الکتاب کے آئینے میں
اِنسان اور ابلیس

علی اصغر چوہدری

Marfat.com

Marfat.com

الکتاب کے آئینے میں
اِنسان اور ابلیس

علی اصغر چوہدری

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

297.216 Ali Asghar Chaudhary
Al - Kitab Ke ainay main Insaan aur Ablees. -- Lahore; Sang-e-Meel Publications, 1997.
128 p.
1. Islam 2.Religions
3. Insaan aur Ablees. I. Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز / مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورت حال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے۔

1997
نیاز احمد نے
کمبائن پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور
سے شائع کی۔
تعداد ۔۔۔ ایک ہزار
قیمت ۔/۹۹ روپے

ISBN 969-35-0676-6

Marfat.com

فہرست

2- آغاز کلام
3- قرآن مجید میں آدم علیہ السلام کا نام پہلی بار
4- قرآن مجید میں ابلیس (شیطان) کا نام پہلی بار
5- شیطان کو ابلیس کیوں کہا گیا ہے
6- ابلیس کے متعلق مزید معلومات
7- تخلیق آدم کا قصہ
8- انسان سے پہلے والی ذی شعور مخلوق
9- انسان کی علمی استعداد اور فرشتوں کا عجز
10- انسانی علم کی کیفیت
11- اختیارات اور علم
12- فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا
13- سجدہ کرنے کے بعد فرشتوں کی پوزیشن
14- شیطان کا کامیاب وار
15- حضرت آدم علیہ السلام پر پابندی
16- تم ظالم ہو جاؤ گے
17- آدم علیہ السلام کو بہکانے کے لئے شیطان کی چالبازیاں
18- آدم علیہ السلام کی توبہ
19- جنت سے اتر جانے کا مقصد
20- شیطان بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے
21- تین نصیحتیں
22- حلال و حرام معاملہ
23- حق تعالیٰ کی طرف سے انتباہ
24- شیطان کی چالیں درحقیقت نہایت کمزور ہوتی ہیں
25- شیطان کو معبود بنانا
26- شیطان کس طرح بہکاتا ہے
27- شیطان کے جھوٹے وعدے
28- شیطان کے وعدوں کی حقیقت
29- عذاب کی ذلت سے کون محفوظ رہے گا
30- انسانی ذہن اور خواہشات
31- قوت متخیلہ
32- شعور
33- لاشعور
34- ماحول
35- آرزوئیں
36- الجھنیں
37- خیالی پلاؤ
38- شیطان کا ایک بہکاوا
39- شیطان انسان اور شیطان جن
40- شیطان جنوں سے اللہ پاک کا خطاب قیامت کے روز
41- شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے
42- انسان اول کی تخلیق اور اس کی صورت بنانا
43- چند ضروری باتیں
44- شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہ کیا

Marfat.com

45- اللہ اور شیطان کے درمیان مکالمہ
46- ضروری نکات
47- شیطان کا آدم علیہ السلام پر کامیاب وار
48- ان آیات کی تشریح میں چند ضروری باتیں
49- اتر جانے کا مقصد
50- انسانی لباس اور شیطانی شعبدہ بازیاں
51- چند اہم نکات
52- عہد الست، انسان کا اقرار
53- یہ معاملہ کب اور کیسے ہوا
54- متقی لوگ اور شیطان کا اثر
55- دعوت حق اور شیطان کا اثر
56- بدر کی جنگ میں شیطان کا کردار
57- ہجرت سے پہلے
58- بدر میں لشکر کفار اور ابلیس کا کردار
59- انسان اور جن کی تخلیق کا مادہ
60- انسان کو سجدہ کرنے کا حکم
61- انسانی روح کیا ہے؟
62- ابلیس کا سجدہ نہ کرنے کا عذر
63- شیطان کے انکار کا نتیجہ
64- شیطان نے چیلنج کر دیا
65- شیطان کا بہکانا
66- بھٹکے ہوئے لوگ
67- شیطان کے وعدے
68- شیطان یا ڈاکو
69- شیطان اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا
70- شیطان اور فرشتے
71- منکرین حق اور شیطان
72- شیطان نے آدم علیہ السلام (انسان اول) کو پھسلایا
73- عزم کی کمی
74- بشری کمزوری اور اس کی معافی
75- نبی کی تمنا اور شیطان کی خلل اندازیاں
76- انسانی تخلیق کے مراحل
77- انسانی زندگی کا ارتقاء
78- شیطان کی اکساہٹوں سے پناہ مانگو
79- شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو
80- شیطان اور قرآن مجید کا نزول
81- شیاطین کن پر اترتے ہیں
82- ہدہد نے ملکہ سبا کے متعلق حضرت سلیمان علیہ السلام کو رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا
83- من مانی خواہشات، شیطان کا حربہ
84- انسانی تخلیق کی ابتداء
85- سلسلۂ تخلیق کا کمال
86- روح
87- شیطان کی بندگی نہ کرو
88- شیطان اور اس کے ساتھیوں کا انجام
89- جھگڑا
90- انسانی تخلیق کی مزید تفصیل
91- اگر تم شیطانی اکساہٹ محسوس کرو تو؟
92- شیطان بدترین ساتھی
93- ذاتی خواہشات
94- خواہش نفس کو خدا بنالیا
95- آخرت کا انکار اور خواہش نفس
96- شیطان اور جھوٹی توقعات
97- سب سے بڑا دھوکے باز

Marfat.com

98- شیطان کی پارٹی کے لوگ
99- شیطان کہتا ہے کفر کر
100- بازگشت

1.1 آخرت میں ابلیس اور اس کے ساتھیوں کی قیام گاہیں

1- فساد پھیلانے والے
2- دین سے پھر جانے والے
3- سود کھانے والے
4- یتیموں کا حق کھانے والے
5- اللہ اور رسول کی نافرمانی کرنے والے
6- اللہ کی آیات کا انکار کرنے والے
7- منافق
8- ظالم
9- دین کو تفریح بنانے والے
10- مال کے پجاری
11- برائیاں کمانے والے
12- اپنے رب سے کفر کرنے والے
13- رب کی دعوت کا انکار کرنے والے
14- اللہ کے عہد کو توڑنے والے
15- شیطان کے وعدوں پر اعتبار کرنے والے
16- انبیاء کی دعوت کے خلاف چالیں چلنے والے
17- حق کا انکار کرنے والے
18- اللہ کے ساتھ شریک کرنے والے
19- سرکشی کرنے والے
20- جرم کرنے والے
21- ظلم کا بوجھ اٹھانے والے
22- کفر کرنے والے
23- خود کو گھاٹے میں ڈالنے والے
24- قیامت کو جھٹلانے والے
25- ابلیس کے لشکر
26- برائی اپنے ساتھ لانے والے
27- گھمنڈ کرنے والے
28- یقین نہ کرنے والے
29- فسق کرنے والے
30- اللہ اور رسول کو اذیت دینے والے
31- قیامت کا مذاق اڑانے والے
32- اللہ کی آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنے والے
33- قرآن پر ایمان نہ لانے والے
34- قیامت میں کیا ہوگا
35- فیصلے کے دن کو جھٹلانے والے
36- جہنم کی گہرائی میں گرنے والے
37- سرکشوں کا انجام
38- اصل دیوالیئے
39- خدا پر جھوٹ باندھنے والے
40- غیر حق میں مگن رہنے والے
41- اللہ کے دشمن
42- اصل نقصان اٹھانے والے
43- مجرمین کس حال میں ہوں گے
44- دوزخیوں کی خوراک
45- قیامت میں شک کرنے والے
46- قیاس و گمان سے حکم لگانے والے
47- ظلم کرنے والے
48- حجت بازیاں کرنے والے
49- مجرم کس حال میں ہوں گے
50- بائیں بازو والوں کا حال

Marfat.com

51- ایمان کو نہ بچانے والے
52- اگلے جہاں کے متعلق نہ سوچنے والے
53- سجدہ نہ کرنے والے
54- جس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا
55- حق سے منہ موڑنے والے
56- برائیاں کرنے والے
57- جھٹلانے والے
58- سرکش لوگ
59- دنیا کی زندگی کو ترجیح دینے والے
60- بدکار لوگ
61- نافرمان لوگ
62- حقوق العباد کا خیال نہ رکھنے والے
63- اللہ کی آیات کو نہ ماننے والے
64- جس نے جھٹلایا
65- دنیا زیادہ جمع کرنے والے
66- طعنے دینے اور برائی کرنے والے
67- جن
68- کتابیات

1.2 دوست کی ضرورت
2- دوستی کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات
3- دوستی کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد
4- انسان کے تین دوست
5- اللہ پاک سے دوستی
6- اللہ کے دوستوں کی پہچان
7- ابنائے جنس (انسان) سے دوستی
8- شیطان کی دوستی
9- برے لوگوں کے دوست
10- شیطان اپنے دوستوں کو بے حیائی سکھاتا ہے
11- شیطان کی پیروی نہ کرو
12- شیطان مفلسی سے ڈراتا ہے
13- شیطان سب سے برا دوست ہے
14- شیطان کی چالیں کمزور ہوتی ہیں
15- شیطان اپنے دوستوں کو کس طرح اپنی راہ پر لگا لیتا ہے
16- شیطان گمراہی کو خوشنما بنا کر انسان کو اس کی دعوت دیتا ہے اور اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے
17- شیطان انسان کا سب سے بڑا حاسد ہے
18- اللہ کے دوستوں پر شیطان کا بس نہیں چلتا
19- شیطان کے نادان دوست
20- شیطان کے دوست کس طرح بنتے ہیں
21- شیطان کن لوگوں کو دوست بناتا ہے
22- شیطان کے بہکانے کا طریقہ کار
23- شیطانی ہتھکنڈوں سے بچنے کا طریقہ
24- شیطان اور ماڈرن ازم
25- حکمت کی باتیں
26- دعا

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آغاز کلام

اللہ پاک نے انسان کو ان گنت صلاحیتیں اور قوتیں دیکر اس دنیا میں بھیجا اور کرۂ ارض پر بھیجنے سے پہلے اسے مسجود ملائکہ بنایا۔ فرمایا میں نے تجھے تمام مخلوقات پر عزت و تکریم بخشی، اور خلافت ارضی سے سرفراز فرمایا۔ بے شمار نعمتیں عطا کیں اور فرمایا اگر تو اپنے ازلی دشمن ابلیس کے بہکاوے میں آگیا تو ان تمام وسائل اور فضائل سے محروم رہ جائے گا اور جنت تک تیری رسائی ناممکن ہو جائے گی۔

شیطان نے آدم علیہ السلام کے سامنے ہی اللہ پاک کو چیلنج کر دیا تھا۔ کہ میں اس کی اولاد کو گمراہ کروں گا۔ میں اسے امیدوں اور آرزوؤں میں الجھاؤں گا۔ اس کے اعمال کو آراستہ کرکے اسے دکھاؤں گا تاکہ یہ ان ہی میں مگن رہے۔ اس کے جواب میں اللہ پاک نے فرمایا تھا جا تجھے اس کی آزادی ہے۔ لیکن میرے خاص بندے تیرے بہکاوے میں نہیں آئیں گے۔

اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے انسان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ اپنے مکرم و محترم بندوں یعنی انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا تاکہ وہ انسان کو شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچانے کے لئے مناسب رہنمائی مہیا کریں اور اپنا ذاتی نمونہ اس کے سامنے پیش کریں جس کی تقلید کرکے وہ اپنے رب کی رضامندی حاصل کرے اور آخرت میں جنت اس کی قیام گاہ ہو۔

اگرچہ ابلیس (شیطان) انسان اول یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ حضرت حوا کو بہکانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن وہ اپنی بھول سے واقف ہوتے ہی نادم ہوئے اور اپنے رب سے عرض کرنے لگے۔

Marfat.com

"اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے"

اسی پر اللہ پاک نے انہیں معاف کر کے پھر اسی مرتبہ پر بحال کر دیا۔ ہاں یہ حکم دے دیا کہ اب آپ کرہ ارض پر چلے جائیں۔ تا کہ آپ کی نسل وہاں آباد ہو، اور خلافت ارضی کی ذمہ داریاں پوری کرے۔

لیکن اس کے خلاف ابلیس نے انہیں سجدہ نہ کر کے حکم ربانی کی نافرمانی کی اور نادم ہونے کی بجائے تکبر سے اکڑ گیا، اور جب اللہ پاک نے دریافت فرمایا کہ تم نے میرے حکم پر آدم کو سجدہ کیوں نہ کیا۔ تو تکبر کرتے ہوئے بولا "میں اس سے افضل ہوں" اس پر نہ تو ندامت طاری ہوئی، اور نہ ہی اس نے معافی مانگی۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اس واقعہ کو ذہن میں رکھیں اور یہ معلوم کرنے کے لئے اپنا محاسبہ کرتے رہیں کہ ہم گناہ کر کے ابلیس کی طرح اس پر فخر کرتے ہیں یا آدم علیہ السلام کی طرح نادم ہو کر اللہ پاک سے معافی مانگتے ہیں۔ اس محاسبے پر ہماری آخرت کا دار و مدار ہے کیونکہ گناہ کر کے اکڑنے اور فخر کرنے والے راندہ درگاہ ہو جاتے ہیں اور آخرت میں جہنم ان کا ٹھکانہ ہو گا جبکہ نادم ہونے اور معافی مانگنے والے دنیا میں اپنے روحانی اور اخلاقی درجات و مراتب پر بحال ہو جاتے ہیں اور آخرت میں جنت ان کی منتظر ہوتی ہے۔ انسان اور شیطان میں اگر معافی مانگنے اور نہ مانگنے کا فرق نہ ہو تو پھر انسان شیاطین جن و انس کے لشکر کا ایک سپاہی بن کر رہ جاتا ہے۔

ہم نے اس چھوٹی سی کتاب میں یہ کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کی ان تمام آیات کو اکٹھا کیا جائے جن میں شیطان اور انسان کے باہمی تعلقات کا ذکر ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ شیطان اور اس کے ساتھی کس طرح ہروقت انسان کے تعاقب میں لگے رہتے ہیں۔ انسان انہیں نہیں دیکھ سکتا لیکن وہ انسان کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے انہیں انسان پر وار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

انسان کے حواس خمسہ کی راہ سے شیطان اپنا زہر اس کے قلب میں ڈالتا رہتا ہے، اور اس کام میں وہ ناکام صرف اس وقت ہوتا ہے جب انسان اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انسان کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب یہ درست ہو جاتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے سن لو۔ وہ دل ہے۔ اس لئے دل کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھنے کے لئے حواس خمسہ پر ان حدود و قیود کا پہرہ بٹھانا ضروری ہے جن کی نشاندہی قرآن مجید نے کی ہے، اور اصلی مجاہدہ بھی یہی ہے کہ اس پہرے کو سخت کیا جائے اور نفس (شیطانی خواہشات) کی مخالفت کی جائے، اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کیا جائے۔ لیکن اس کے لئے

Marfat.com

ہمت درکار ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی اور قرآن مجید کا بامعنی مطالعہ ضروری ہے۔ اس سلسلے میں اچھی کتاب اور اچھے احباب بھی نفع بخش ہو سکتے ہیں۔ لیکن ضرورت عمل کی ہے۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں، اور شیطانی وسوسوں سے اپنی پناہ میں رکھیں۔

احقر

علی اصغر چودھری

ارائیں ہاؤس ٹنڈو آدم

بدھ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

Marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید میں آدم علیہ السلام کا نام پہلی بار:

قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کا اسم گرامی پہلی بار سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۳۱ میں آیا ہے۔ جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

"اس کے بعد اللہ نے آدم کو ساری چیزوں کے نام سکھائے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا "اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ۔"

ہم آئندہ صفحات میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ قرآن مجید ے حوالے سے کریں گے۔ تا کہ وہ سارا واقعہ ذہن نشین ہو جائے جس میں انسان، فرشتے اور شیطان سب کے حالات کا ذکر ہے۔

- حضرت آدم علیہ السلام کا نام قرآن مجید میں ۳۵ بار آیا ہے۔

قرآن مجید کی ان آیات کے نام مندرجہ ذیل میں جن میں حضرت آدم علیہ السلام کا نام دیا ہے۔

البقرہ، ال عمران، المائدہ، الاعراف، بنی اسرائیل، الکھف، مریم، طہٰ، یٰسین

قرآن مجید میں ابلیس (شیطان) کا پہلی بار تذکرہ:

ابلیس کا تذکرہ پہلی بار سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۳۴ میں ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

"پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے جھک جاؤ تو سب جھک گئے مگر ابلیس نے انکار کیا وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔"

شیطان کو ابلیس کیوں کہا گیا ہے:

"ابلیس کا لفظی ترجمہ "انتہائی مایوس" ہے اصطلاحاً یہ اس جن کا نام ہے جس نے اللہ کے

Marfat.com

حکم کی نافرمانی کر کے آدم اور بنی آدم کے لئے مطیع و مسخر ہونے سے انکار کر دیا اور اللہ سے قیامت تک کے لئے مہلت مانگی کہ اسے نسل انسانی کو بہکانے اور گمراہیوں کی طرف ترغیب دینے کا موقع دیا جائے۔ اس کو "الشیطان" بھی کہا جاتا ہے۔ درحقیقت شیطان اور ابلیس بھی محض کسی مجرد قوت کا نام نہیں ہے بلکہ وہ بھی انسان کی طرح ایک صاحب تشخص ہستی ہے۔ نیز کسی کو یہ غلط فہمی بھی نہ ہونی چاہئے کہ یہ فرشتوں میں سے تھا۔ آگے چل کر قرآن نے خود تصریح کر دی ہے کہ وہ جنوں میں سے تھا۔ جو فرشتوں سے الگ مخلوقات کی ایک مستقل صنف ہیں"

ابلیس کے متعلق مزید معلومات:

ہم ذیل میں شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر "معارف القرآن" جلد اول صفحہ ۹۲ کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں تاکہ ابلیس کے متعلق مزید معلومات قارئین تک پہنچیں۔

"میں نے سنا ہے کہ اس زمانہ کے بعض ملحد شیطان کو موحد اعظم کہتے ہیں اللہ اکبر۔ جو خبیث ذات اپنے آپ کو خداوند ذوالجلال کا ہم پلہ اور ہم رتبہ سمجھتی ہو وہ تو مشرک اعظم ہے۔ شیطان کو موحد اعظم کہنا اس شخص کے نادان اعظم اور احمق اعظم ہونے کی روشن دلیل ہے۔

ابلیس اصل میں جنات میں سے ہے۔ مگر ابتداً ملائکہ کے ساتھ اختلاط رکھتا تھا۔ فساد اور خونریزی کی وجہ سے جب جنات کو زمین سے نکال کر جزائر اور جبال میں منتشر کیا گیا تو ابلیس ان میں بہت بڑا عالم اور عابد تھا۔ فساد اور خونریزی سے اپنا بے لوث ہونا ظاہر کیا تو فرشتوں کی سفارش سے بچ گیا، اور فرشتوں میں رہنے کی اجازت ہوئی۔ مگر دل میں یہ طمع لگی رہی کہ کسی طرح زمین کی فرمانروائی مجھ کو مل جائے۔ اس طمع میں خوب عبادت کرتا رہا۔ جب حضرت آدم کی خلافت کا وقت آیا اور تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم ہوا۔ تو ابلیس اس وقت ناامید ہوا، اور استکبار اور حسد نے اس کو حق جل شانہ کے مقابلہ اور معارضہ پر آمادہ کیا اور ہمیشہ کے لئے ملعون و مطرود اور رجیم و مردود ہوا۔

ابلیس اگرچہ ملائکہ میں سے نہیں کما قال تعالی کان من الجن (اور تھا ابلیس جنات میں سے) مگر خطاب سجود میں بتبعیتہ ملائکہ بالاولی داخل تھا۔ بادشاہ جب سپاہیوں کو کوئی حکم دیتا ہے۔ تو سائیس اور فراش بدرجہ اولیٰ اس حکم کے مامور ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ شیطان کو علاوہ ملائک کے سجدہ کا کوئی صریحی حکم کیا گیا ہو کیونکہ قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ ہے۔

"تجھ کو سجدہ کرنے سے کیا چیز مانع ہوئی جب کہ تجھ کو میں نے حکم دیا تھا"

Marfat.com

تخلیق آدم علیہ السلام کا قصہ:

سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۳۰ میں (جس میں پہلی بار آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر گیا ہے) اللہ پاک کے فرشتوں سے خطاب کا ذکر ہے۔ ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

"پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو۔ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔" انہوں نے عرض کیا "کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے انتظام کو بگاڑ دیگا اور خونریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لئے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں۔"

فرمایا "میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔"

اس آیت میں صرف اللہ پاک نے فرشتوں کے خطاب کا ذکر ہے اور جس طرح سے آدم علیہ اسلام کو بنایا گیا تھا اس کا ذکر نہیں ہے۔ آئندہ صفحات میں اپنے مناسب مقام پر یہ تذکرہ بھی آئے گا۔

اوپر والی آیت سے جن باتوں کا پتہ چلتا ہے ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ انسان اول کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور اس کائنات میں اس کا درجہ متعین کیا گیا ہے یعنی کائنات میں انسان کی حیثیت کیا ہے اس کے متعلق واشگاف الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ نہ کہ موجودہ دور کے گمراہ سائنس دانوں کے نظریہ کے مطابق انسان بندر سے ترقی کرکے اس موجودہ صورت اور حالت تک پہنچا ہے۔ یہ انسان کی عظمت کی دلیل ہے کہ اللہ نے اسے کائنات میں اپنا نائب مقرر کیا ہے، اور اس حیثیت سے اس کا فرض صرف یہی نہیں ہے کہ اللہ کی بندگی کرے بلکہ یہ فرض بھی اس پر عائد ہوتا ہے کہ اس کی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق اپنی زندگی گزارے کیونکہ نائب اور خلیفہ اپنی مرضی سے اختیارات کو استعمال نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے تو اپنے مالک و خالق کی مرضی کو پورا کرنا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو وہ باغی اور سرکش ہو گا اور سزا پائے گا۔

۲۔ فرشتے دراصل یہ جاننا چاہتے تھے کہ اللہ کی اس کائنات میں ایک با اختیار مخلوق کی گنجائش کیسے ہو گی کیونکہ وہ تو اپنی مرضی کریگی جس سے فتنہ و فساد پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

انسان سے پہلے والی ذی شعور مخلوق:

انسان سے پہلے دو قسم کی مخلوق موجود تھی جو ذی شعور تھی ایک فرشتے دوسرے جن، لیکن یہ دونوں علوی، سفلی، ارضی اور سماوی اشیا سے مکمل طور پر نفع نہیں اٹھا سکتیں کیونکہ

Marfat.com

فرشتے تو حاجات سے مبرا ہیں یعنی ان کو بیوی بچوں اور کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی ان میں شہوت اور غضب کا میلان ہے جنات اگرچہ بعض چیزوں سے نفع اٹھاتے ہیں اور ان میں حاجات بھی ہیں لیکن بدنی لطافت ور غلبہ ناریت کی وجہ سے بہت سی چیزوں سے لا تعلق ہیں لیکن انسان بہت سی حاجات اور فہم و ادراک کی بلندیوں کی وجہ سے ان دونوں (جنات اور فرشتوں) سے بالا تر اور قابل قدر ہے اور ان عقلی جسمانی، روحانی اور خود اختیاری و خود مختاری کی صلاحیتوں کے باعث انسان ہی خلافت ارضی کا مستحق ہو سکتا تھا۔ اللہ پاک نے فرشتوں کے سامنے آدم علیہ السلام کے عہدہ خلافت کا اعلان اس لئے فرمایا کہ کائنات ارضی اور سماوی کے منافع فرشتوں کے ہاتھ میں ہیں۔ جیسے آسمان سے بارش برسانا۔ زمین سے نباتات اگانا۔ گرم اور سرد ہواؤں کا چلانا وغیرہ۔ ان تمام چیزوں پر الہ پاک کی طرف سے فرشتوں کا پہرہ اور انتظام ہے اور یہ تمام امور فرشتوں ہی کی محافظت اور نگرانی میں ہیں۔ پس جب تک فرشتے اللہ کے مقرر کردہ خلیفہ کی اطاعت نہ کریں۔ اس وقت تک خلافت کا کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ اس سے پہلے اللہ پاک نے فرشتوں کے سامنے حضرت آدم علیہ اسلام کا علمی فضل و کمال ظاہر فرمایا اور پھر ان کو سجدہ کا حکم دیا یہ انسان کی بزرگی اور بالاتری کا اعلان تھا۔ گویا انسان ان درجات و مراتب تک پہنچ سکتا ہے۔ جہاں یہ دونوں قسم کی مخلوق نہیں پہنچ سکتی۔ انسان کے اندر ودیعت کی گئی قوت شہویہ اور قوت غضبیہ جب الہ پاک کے مقرر کردہ حدود کے اندر فعال ہوتی ہیں تو حضرت انسان سے اس قدر حیرت انگیز کارنامے سرزد ہوتے ہیں کہ فرشتے بھی عش عش کر اٹھتے ہیں یعنی غلبہ عشق خداوندی اور خدا کی محبت کا جوش و ولولہ جب قلب انسان کو بے چین کرتے ہیں تو ملائکہ بھی ان انسانوں پر رشک کرتے ہیں کیونکہ وہ فرمانبروا بندے تو ضرور ہیں مگر سوز و گداز اور جوش و جذبہ کی ان میں رمق بھی نہیں ہے وہ اس قوت سے بے بہرہ ہیں۔

انسان کی علمی استعداد اور فرشتوں کا عجز:

قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ جب فرشتوں نے عرض کیا۔

"کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لئے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں۔"

تو اللہ پاک نے فرمایا۔ "میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔"

اور پھر---

اس کے بعد اللہ نے آدم کو ساری چیزوں کے نام سکھائے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا۔

Marfat.com

"اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ۔"

انہوں نے عرض کیا۔

"نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے۔ حقیقت میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں۔"

پھر اللہ نے آدم سے کہا۔ "تم ان چیزوں کے نام بتاؤ؟"

جب اس نے ان کو سارے نام بتا دیئے تو اللہ نے فرمایا۔

"میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی وہ ساری حقیقتیں جانتا ہوں جو تم سے مخفی ہیں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی مجھے معلوم ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اسے بھی میں جانتا ہوں۔"

(البقرہ ۳۱۔ ۳۳)

انسانی علم کی کیفیت:

انسان کے سارے علم کا مرکز اسما (نام) ہیں وہ تمام چیزوں کے علم کو ناموں کے ذریعے اپنے ذہن میں لاتا ہے یعنی دنیا کی ہر چیز "نام" ہے اور ناموں کے مجموعہ کو ہی علم کی مختلف شاخیں قرار دیا گیا ہے۔ آدم علیہ السلام کو اللہ پاک کی طرف سے سارے نام سکھانا گویا ان کو تمام اشیاء کا علم دینا تھا۔

اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام مع ان کے خواص اور آثار کے سکھائے کیونکہ جب تک وہ ان تمام کیفیات سے واقف نہ ہوتے تو ان کا انتظام چلانا اور ان میں تصرف کرنا ان کے لئے ممکن نہ ہوتا۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ قیامت کے روز اول اہل ایمان شفاعت کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے۔

"آپ سب انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو پیدا کیا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے۔"

حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے فرشتوں کو بھی بعض چیزوں کے نام کا علم تھا مگر ان کا علم انہیں چیزوں میں منحصر تھا۔ جن کی خدمت پر وہ مامور تھے۔ دوسری چیزوں سے ان کو کوئی تعلق اور سروکار نہ تھا۔ لیکن انسان کو ان کے برعکس تمام اشیاء کے جامع علم سے سرفراز کیا گیا۔ ایک ایک شعبے کے متعلق چاہے اس کا علم فرشتوں سے کم ہو لیکن بحیثیت مجموعی انسان کو جو جامع علم دیا گیا ہے۔ وہ فرشتوں کو میسر نہیں ہے۔

Marfat.com

اختیارات اور علم:

اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء کا علم دینے اور فرشتوں کو لاجواب کر دینے سے گویا انہیں بتا دیا تھا کہ میں آدم کو صرف اختیارات ہی نہیں دے رہا ہوں۔ تا کہ اسے اچھے اور برے کی تمیز ہو اور اپنے اختیارات کو مثبت انداز میں استعمال کرے۔ اس کے تقرر سے تمہیں جو فتنہ و فساد اور خونریزیوں کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ تمہاری سوچ کا ایک ہی پہلو ہے تمہاری نظر دوسرے پہلو پر نہیں گئی جو اصلاح کا پہلو ہے اور وہ فساد کے پہلو سے زیادہ وزنی۔ فعال اور زیادہ بیش قیمت ہے اللہ پاک حکیم ہیں اور ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اصلاح کا پہلو نمایاں نہ کریں ان کا یہ کام نہیں ہے کہ چھوٹی خرابی کی وجہ سے بڑی بہتری کو نظر انداز کر دیں۔

فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا:

اللہ پاک فرماتے ہیں:

"پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے جھک جاؤ تو سب جھک گئے (یعنی سب نے سجدہ کیا) مگر ابلیس نے انکار کیا وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا، اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔"

(البقرہ ٣٤)

سجدہ کرنے کے بعد فرشتوں کی پوزیشن:

اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین اور اس سے تعلق رکھنے والے طبقہ کائنات میں جس قدر فرشتے مامور ہیں ان سب کو انسان کے لئے مطیع و مسخر ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ چونکہ اس علاقے میں اللہ کے حکم سے انسان خلیفہ بنایا جا رہا تھا۔ اس لئے فرمان جاری ہوا۔ کہ صحیح یا غلط جس کام میں بھی انسان اپنے ان اختیارات کو جو ہم اسے عطا کر رہے ہیں۔ استعمال کرنا چاہئے اور ہم اپنی مشیت کے تحت اسے ایسا کرنے کا موقع دے دیں۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تم میں سے جس جس کے دائرہ عمل سے وہ کام متعلق ہو وہ اپنی دائرے کی حد تک اس کا ساتھ دے۔

شیطان کا کامیاب وار:

ابلیس کو نافرمانی (آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے) کی وجہ سے راندہ درگاہ بنا دیا گیا اس کی خلافت ارضی کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں اور اس نے دیکھا کہ آدم علیہ السلام اب

Marfat.com

نائب خداوندی ہیں اور جنت میں اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ بڑے آرام سے وقت گزار رہے ہیں اس لئے حسد اور بغض کی آگ نے اسے اس قدر بے چین کر دیا کہ وہ طرح طرح کی تجویزیں سوچنے لگا تا کہ آدم علیہ السلام کو جنت سے بھی نکلوائے اور خلافت کے تاج سے بھی محروم کرے آخر بڑی سوچ کے بعد اس نے ایک اسکیم بنائی اور اس پر عمل کیا۔ اس کا تذکرہ قرآن مجید نے اس طرح کیا ہے۔

(ترجمہ) "پھر ہم نے آدم سے کہا کہ تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ مگر اس درخت کا رخ نہ کرنا۔ ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے۔"

آخر کار شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کی ترغیب دے کر ہمارے حکم کی پیروی سے ہٹا دیا، اور انہیں اس حالت میں نکلوا کر چھوڑا جس میں وہ تھے۔

ہم نے حکم دیا کہ "اب تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے۔" اس وقت آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی۔ جس کو اس کے رب نے قبول کر لیا۔ کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(البقرہ ۳۵-۳۷)

حضرت آدم علیہ السلام پر پابندی:

فرشتوں کے سجدہ کرنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں رکھا گیا ان کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ بی بی حوا بھی تھیں اور اسی سے غالباً ان کے ذہنی رجحانات کی آزمائش کرنا مقصود تھا۔ تا کہ انہیں خلافت ارضی کے لئے تیار کیا جائے اور اس مقصد کے لئے انہیں اس بات کا پابند کر دیا گیا کہ وہ ایک مخصوص درخت کے قریب تک نہ جائیں (تا کہ اس کا پھل نہ کھالیں) اگرچہ یہ کوئی کراماتی درخت نہ تھا، اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا ہے کہ وہ کسی چیز کا درخت تھا۔ کیونکہ دیکھنا تو یہ تھا کہ آیا آدم علیہ السلام اس حکم کی پابندی کرتے ہوئے اس درخت سے دور ہی رہتے ہیں۔ یا لغزش کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جس جنت میں آدم علیہ السلام کو رہنے کا حکم دیا گیا تھا وہ کوئی جنت ارضی نہ تھی بلکہ اصلی اور حقیقی جنت تھی جس میں قیامت کے روز حساب کتاب ہو جانے کے بعد کامیاب انسانوں اور مومنین کو ہمیشہ کے لئے رکھا جائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کی ہر چیز سے فائدہ اٹھانے کی اجازت تھی ہر جگہ جانے اور لطف اندوز ہونے کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ ہاں صرف یہ پابندی تھی کہ فلاں مخصوص درخت کے پاس نہ جائیں اور یہ حکم ان کی آزمائش

Marfat.com

کے لئے دیا گیا تھا۔

تم ظالم ہو جاؤ گے

پھر فرمایا گیا ہے کہ اگر آپ نے اس درخت کا رخ کیا تو ظالموں میں شمار ہو گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ظالم خدا کو سخت ناپسند ہیں کہ اس حکم عدولی کی سزا میں حضرت آدم علیہ السلام کا شمار ظالموں میں ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ظلم دراصل حق تلفی کو کہتے ہیں اور ظالم وہ ہے جو کسی کی حق تلفی کرے جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ درحقیقت تین بڑے بنیادی حقوق تلف کرتا ہے۔

۱۔ خدا کا حق کیونکہ وہ اس کا مستحق ہے۔ کہ اس کا فرمانبراری کی جائے۔

۲۔ ان تمام چیزوں کے حقوق جن کو اس نے اس نافرمانی کے ارتکاب میں استعمال کیا۔ اس کے اعضائے جسمانی۔ اس کے قوائے نفس۔ اس کے ہم معاشرت انسان۔ وہ فرشتے جو اس کے ارادے کی تکمیل کا انتظام کرتے ہیں اور وہ اشیاء جو اس میں استعمال ہوتی ہیں ان سب کا اس پر یہ حق تھا۔ کہ وہ صرف ان کے مالک ہی کی مرضی کے مطابق ان پر اپنے اختیارات استعمال کرے مگر جب اس کی مرضی کے خلاف اس نے ان پر اختیارات استعمال کئے تو درحقیقت ان پر ظلم کیا۔

۴۔ خود اپنا حق کیونکہ اس پر اس کی ذات کا یہ حق ہے کہ وہ اسے تباہی سے بچائے مگر نافرمانی کر کے جب وہ اپنے آپ کو اللہ کی سزا کا مستحق بناتا ہے۔ تو دراصل اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے انہیں وجوہ سے قرآن میں جگہ جگہ گناہ کے لئے ظلم اور گناہ گار کے لئے ظالم کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

آدم علیہ السلام کے بہکانے کے لئے شیطان کی چالبازیاں:

شیطان کو جب پتہ چلا کہ اللہ پاک نے آدم علیہ اسلام کو ایک مخصوص درخت کے قریب نہ جانے کا حکم دیا ہے تو اس نے سوچا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے دشمن (حضرت آدم علیہ السلام) پر کوئی وار کرنا چاہئے تا کہ وہ اس پابندی کو توڑ کر حکم عدولی کر گزریں چنانچہ اس نے آدم علیہ السلام کو بہکانے اور پھسلانے کے لئے طریقہ کار پر غور کیا اور ایک پروگرام طے کر کے دونوں میاں بیوی کے پاس بڑا ناصح مشفق اور ان کا ہمدرد و غم خوار بن کر پہنچا۔ (ان کے درمیان جو مکالمہ ہوا اس کی تفصیل قرآن مجید میں مختلف جگہوں میں موجود ہے لیکن ہم اس کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔)

Marfat.com

اور کہا میں تمہارا ہمدرد ہوں بس مجھ سے ایک غلطی ہو گئی تھی کہ تمہیں سجدہ نہ کر سکا۔ لیکن اب غلطی کی تلافی کے لئے تمہیں ایک راز بتا رہا ہوں۔ اس کی تفصیل ہم "معارف القرآن" جلد اول صفحہ ۹۴۔۹۸ کے حوالہ سے درج کرتے ہیں۔

شیطان نے حضرت آدم اور بی بی حوا سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنی اس تعظیم و تکریم پر مغرور نہ ہونا اپنے انجام کو بھی سوچو۔ انجام تمہارا موت ہے حضرت آدم نے پوچھا کہ موت کیا ہے۔ شیطان نے مردہ جانور کی صورت بنا کر نزع اور قبض روح کی طرح کچھ کیفیت اور شدت اور غرغرہ کی حالت ان کو دکھائی وہ دیکھتے ہی گھبرا گئے، اور خوف زدہ ہو کر پوچھا کہ اس سے محفوظ رہنے کی کیا تدبیر ہے شیطان نے کہا۔

"کیا میں تم کو اس درخت کی نشاندہی نہ کروں کہ جس کے پھل کھانے سے موت اور فنا نہ آئے۔ اور بقا اور دوام اور دائمی سلطنت اور لازوال بادشاہت حاصل ہو جائے۔"

حضرت آدم نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے شیطان نے وہی درخت بتایا کہ جس کے قریب جانے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو منع فرمایا تھا۔ حضرت آدم نے کہا کہ یہ درخت تو فنا اور زوال کا ہے بقا اور دوام کا نہیں ہے بلکہ رسوائی اور ندامت کا درخت ہے۔ قرب اور وجاہت کے بجائے بعد اور ذلت کا موجب ہے اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے ہم کو اس کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا ہے اگر اس درخت میں یہ فائدے ہوتے تو وہ ارحم الراحمین ہم کو منع نہ فرماتا۔

شیطان نے کہا:

"تمہارے پروردگار نے اس درخت سے اس لئے منع نہیں کیا کہ اس کا پھل تمہارے لئے موجب ضرر ہو گا۔ بلکہ اس لئے منع کیا ہے کہ تم اس کے کھانے سے ہمیشہ زندہ رہنے والے یا فرشتے بن جاؤ گے جو ایک لمحہ کے لئے بھی خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، اور کھانے اور پینے اور زن و فرزند اور دنیا و مافیہا سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔"

پس اگر یہ حالت تم کو حاصل ہو جائے تو خلافت کا کام کیسے انجام پائے حق تعالیٰ کو چونکہ تم سے خلافت کا نام لینا ہے اس لئے تم کو اپنے سے دور بھیج رہا ہے تم کو محض آئین خلافت سکھانے کے لئے چند روز بہشت میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد تمہیں اپنی بارگاہ قرب سے علیحدہ کر کے دنیا میں بھیجے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام ابلیس کی ان دلفریب باتوں سے تردد اور اضطراب میں پڑ گئے۔ ابلیس نے جب دیکھا کہ اس کا وار ٹھیک نشانے پر بیٹھا ہے اس نے بہت سی قسمیں کھا کر انہیں اپنی بات کا یقین دلایا حتی کہ آپ اس ظالم کی عداوت کو بھول گئے،

Marfat.com

اور اس درخت کا پھل کھا لیا۔ جس کی وجہ سے اللہ پاک نے انہیں جنت چھوڑ دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم دونوں (شیطان اور خود آدم علیہ السلام) ایک دوسرے کے دشمن ہو۔"

یہ بات خاص پور پر یاد رکھنی چاہئے کہ شیطان کی گفتگو (مکالمہ) اللہ سے براہ راست نہیں تھی بلکہ فرشتے کی معرفت تھی ایسا نہیں تھا کہ شیطان بلاواسطہ اللہ پاک سے گفتگو کرتا بلکہ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی شیطان اور اللہ پاک کی گفتگو کا ذکر آتا ہے وہ سب فرشتے کی معرفت ہوئی تھی اللہ پاک فرشتوں کے سوا کسی سے براہ راست یا بلاواسطہ گفتگو نہیں فرماتے۔

آدم علیہ السلام کی توبہ:

جب حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا کو جنت چھوڑ کر کرہ ارض پر جانے کا حکم دیا گیا تو آپ کو اپنی لغزش کا بہت شدت سے احساس ہوا اور سخت بے چین اور بے تاب ہو گئے۔ اللہ پاک نے ان پر اپنا کرم کیا اور انہیں معافی مانگنے کے لئے بعض کلمات سکھائے۔ (جن کا ذکر اگلے صفحات میں آئے گا) اور اللہ پاک نے انہیں معاف فرمایا اور پھر ان کی طرف متوجہ ہوا۔ کیونکہ ان کی لغزش سہو اور نسیان کی وجہ سے ہوئی تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہو جانے اور ان کا توبہ کر لینے اور پھر زمین پر اتارے جانے کے متعلق ہم ذیل میں ایک تجزیہ درج کرتے ہیں۔

قرآن اس نظریے کی تردید کرتا ہے کہ گناہ کے نتائج لازمی ہیں اور وہ بہرحال انسان کو بھگتنے ہی ہوں گے۔ یہ تو شیطان اس سے کہتا ہے کہ تیرے بچنے کی اب کوئی امید نہیں جو کچھ تو کر چکا ہے۔ اس کے نتائج بہرحال تیری جان کے لاگو ہی رہیں گے۔ قرآن اس کے برعکس یہ بتاتا ہے کہ بھلائی کی جزا اور برائی کی سزا دینا بالکل اللہ کے اختیار میں ہے تمہیں جس بھلائی پر انعام ملتا ہے وہ تمہاری بھلائی کا طبعی نتیجہ نہیں ہے بلکہ اللہ کا فضل ہے چاہے عنایت فرمائے چاہے نہ فرمائے اسی طرح جس برائی پر تمہیں سزا ملتی ہے وہ بھی برائی کا طبعی نتیجہ نہیں ہے کہ لازماً مرتب ہو کر ہی رہے۔ بلکہ اللہ پورا اختیار رکھتا ہے کہ چاہے معاف کر دے اور چاہے سزا دے دے۔ وہ سزا اس قصور پر دیتا ہے جو باغیانہ جسارت کے ساتھ کیا جائے اور جس کے پیچھے شرمساری کے بجائے مزید ارتکاب جرم کی خواہش موجود ہو اور اپنی رحمت سے معافی اس قصور پر دیتا ہے جس کے بعد بندہ اپنے کئے پر شرمندہ اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح پر آمادہ ہو۔

Marfat.com

جنت سے اترنے کا مقصد:

قرآن مجید میں وارد ہوا ہے
”ہم نے کہا کہ ”تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے۔ ان کی لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہو گا۔“

اس فقرے کا دوبارہ اعادہ معنی خیز ہے اوپر کے فقرے میں یہ بتایا گیا ہے کہ آدم نے توبہ کی اور اللہ نے قبول کر لی۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ آدم اپنی نافرمانی پر عذاب کے مستحق نہ رہے۔ اب جو جنت سے نکلنے کا حکم پھر دہرایا گیا۔ تو اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ قبول توبہ کا یہ مقتضی نہ تھا کہ آدم کو جنت میں ہی رہنے دیا جاتا اور زمین پر نہ اتارا جاتا زمین ان کے لئے دارالعذاب نہ تھی۔ وہ یہاں سزا کے طور پر نہیں اتارے گئے۔ بلکہ انہیں زمین کی خلافت ہی کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ جنت ان کی اصل جائے قیام نہ تھی۔ اصلی تجویز تو ان کو زمین ہی پر اتارنے کی تھی۔ البتہ اس سے پہلے ان کو اس امتحان کی غرض سے جنت میں رکھا گیا تھا۔ جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

شیطان بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے:

انسان اول (حضرت آدم علیہ السلام) کے مقابلے میں خلافت ارض سے محروم رہنے کے بعد شیطان نے اس کی اولاد سے بدلہ لینے کی ٹھان لی اور اللہ پاک سے اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے ڈھیل حاصل کر لی جس کا تذکرہ ہم اگلے صفحات میں کریں گے فی الحال ہم سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۶۸ کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں جس سے انسان کو پتہ چل سکے گا کہ شیطان اس کے خلاف کیا کر رہا ہے اور اللہ پاک اس کی چالبازی سے بچنے کے لئے انسان کے کو کیا ہدایت دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

”لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔“
تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔
اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی ہے۔“

Marfat.com

تین نصیحتیں:

اوپر کی آیات کی روشنی میں اللہ پاک نے انسان کو جو تین نصیحتیں کی ہیں ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ کھانے پینے کے معاملہ میں ان تمام پابندیوں کو توڑ ڈالو جو توہمات اور جاہلانہ رسموں کی بنا پر لگی ہوئی ہیں۔

۲۔ یہ وہم ذہن سے نکال دو کہ یہ پابندیاں خدا کی طرف سے لگائی گئی ہیں۔ کیونکہ یہ خالص شیطان وسوسہ ہے۔

۳۔ ان فضول رسموں اور جاہلانہ تصورات کی اللہ پاک کی طرف سے کوئی سند موجود نہیں ہے۔ یہ شیطانی اکساہٹ کی بنا پر خالی ذہنی اختراع ہے، اور ان رسوم کی پابندی کرنے والے ساری تبلیغ و اصلاح کے جواب میں کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا سے یہ رسوم یونہی پائی ہیں لہٰذا ہم ان کو چھوڑ نہیں سکتے۔

حلال و حرام کا معاملہ:

یہ بات ایمان کی علامت ہے کہ حلال و حرام کے معاملہ میں اللہ پاک کے احکام کی تابعداری کی جائے کیونکہ کسی چیز کو حلال اور حرام کرنے کا سارا اختیار صرف اللہ پاک کو ہے انسان اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا شیطانی وسوسوں کی بنا پر کسی کھانے سے پرہیز نہ کرو۔ کیونکہ شیطان تمہارا قدیمی اور کھلا دشمن ہے اس لئے تمہیں برائی کا حکم دیتا ہے تاکہ تم بھی اس کے ساتھ ہی عذاب آخرت کے مستحق ہو جاؤ۔

تمہیں مشورہ دیتا ہے کہ تم اللہ کو مشورہ دو نیز اس بات کا بھی حکم دیتا ہے کہ تم اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جن کا تم کو علم نہیں ہے وہ ایسے عقائد اور اعمال کی تمہیں تلقین کرتا اور ترغیب دیتا ہے جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے ہم اپنے گرد و پیش ایسے بے شمار آدمی دیکھتے ہیں جو اللہ کو مشورہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کو ایسا کرنا چاہئے تھا۔۔۔ کیونکہ ہمارے خیال میں یوں ہونا چاہئے تھا۔ وہ اللہ کی مرضی کو اپنی مرضی کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سب شیطانی فریب ہے حالانکہ خدا کے کارخانے میں کسی کی رائے کوئی معنی نہیں رکھتی اور ایسی باتیں کرنا ذلیل و خوار ہونے کا باعث ہیں۔

Marfat.com

حق تعالیٰ کی طرف سے انتباہ:

اللہ پاک نے انسان کو شیطان کے حیلوں سے بچانے کے لئے ایک واضح انتباہ کیا ہے تا کہ انسان اس کے جال میں نہ پھنس جائے قرآن مجید کی سورہ البقرہ کی آیات نمبر ۲۰۸ میں فرمایا ہے۔

"اے ایمان لانے والو تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی استثناء اور تحفظ کے بغیر اپنی پوری زندگی کو اسلام کے تحت لے آؤ۔ تمہاری زندگی کا ہر شعبہ اسلام کے مقرر کردہ حدود و قیود کے اندر رہے اور اس کا کوئی ادنیٰ سا حصہ بھی باہر نکلنے کی جرات نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زندگی کو مختلف حصوں میں تقسیم کر لو اور بعض حصوں میں اسلام کی تابعداری کرو اور بعض کو اس کی پیروی سے علیحدہ کر لو۔ بدعت کی حقیقت بھی یہی ہے کہ جو چیز دین نہ ہو اس کو دین سمجھ لیا جائے معارف القرآن جلد اول صفحہ ۳۱۱ کے حوالہ سے یہ آیت۔ حضرت عبداللہ بن اسلام (جو یہود کے عالم تھے اور پھر مسلمان ہو گئے تھے) اور دیگر علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی کہ اسلام لانے کے بعد حضور علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ ہم کو اسلامی احکام کی تعمیل کے ساتھ اس کی بھی اجازت دی جائے کہ شریعت موسویہ کے مطابق ہفتہ کے روز کی تعظیم اور اونٹ کے گوشت اور اس کے دودھ سے پرہیز کرتے رہیں اور توریت کی بھی تلاوت کرتے رہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ان کے غلط خیالات کی اصلاح فرمائی اور حکم دیا کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد صرف اسلام ہی کے مطابق عمل کرنا فرض اور لازم ہے اور جو امر اسلام میں قابل رعایت نہیں دین سمجھ کر اس کی رعایت کرنا بدعت ہے جو شیطان کا وسوسہ ہے۔

شیطان کی چالیں درحقیقت نہایت کمزور ہوتی ہیں:

اگر انسان حوصلہ مضبوط رکھے تو اسے اپنی جدوجہد کے نتیجہ میں یہ بات صاف طور پر معلوم ہو جائے گی کہ شیطان اگرچہ بہت سی چالیں چلتا ہے تا کہ اسے مغلوب کرے مگر حق کی راہ میں ثابت قدم رہنے والے انسان کے سامنے شیطان کی ساری چالیں ناکام رہ جاتی ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔

"جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے

Marfat.com

کفر کا راستہ اختیار کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔

(النساء ۷۶)

شیطان کو معبود بنانا:

شیطان کی عبادت تو کوئی بھی نہیں کرتا بلکہ ہر کوئی اس پر لعنت بھیجتا ہے مگر بہت سے لوگ زبانی طور پر اسے لعنتی کہنے کے باوجود اسے اپنا معبود بنا لیتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اور وہ جدھر چاہتا ہے انہیں ادھر لے جاتا ہے گویا اس کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں اور عملی زندگی سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ اس کے بندے اور شیطان خود ان کا خدا ہے جس کے احکام کی بے چوں و چرا پیروی کر رہے ہیں۔ مثلاً آجکل لوگ ڈاکے، قتل، اغوا، زنا، رشوت اور ایسے ہی دیگر گناہ محض شیطان کے اشارہ پر کرتے ہیں حالانکہ اگر ان سے پوچھا جائے کہ یہ کام جو تم کر رہے ہو کیا حلال ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے کہ نہیں حلال تو نہیں ہیں مگر بس ضرورت کے تحت ایسا کر رہے ہیں۔ گویا شیطان کی ترغیب پر دھڑلے سے یہ سب گناہ کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ شیطان کو اپنا معبود سمجھتے ہیں۔

قرآن مجید میں سورہ النساء کی آیت (۱۱۶-۱۱۷) میں ارشاد الٰہی ہے:

"اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہیے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا۔ وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں۔ جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔"

شیطان کس طرح بھٹکاتا ہے:

سورہ النساء کی آیات ۱۱۸-۱۱۹ میں ارشاد ہے:

(وہ لوگ اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ

"میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا میں انہیں بھٹکاؤں گا۔ میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں رد و بدل کریں گے۔"

Marfat.com

شیطان کہتا ہے کہ میں اپنے پیروکاروں کے اوقات میں ان کی محنتوں اور کوششوں میں ان کی قوتوں اور قابلیتوں میں ان کے مال اور ان کی اولاد میں اپنا حصہ لگاؤں گا اور ان کو فریب دے کر ایسا پرچاؤں گا کہ ان ساری چیزوں کا ایک معتدبہ حصہ میری راہ میں صرف کریں گے۔

اللہ پاک کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ گمراہی میں بہت دور جا پڑے ہیں۔ کہ قادر و توانا خدا کو چھوڑ کر کمزوروں عاجزوں اور دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں کس درجہ کے بے عقل ناسمجھ اور گمراہ ہیں یہ لوگ درحقیقت شیطان کی پوجا کرتے ہیں جس پر اللہ نے لعنت کی ہے شیطان نے اللہ پاک کو چیلنج کر دیا تھا کہ اے پروردگار تیرے کچھ بندے تجھے چھوڑ کر میری راہ پر چلیں گے، اور اس طرح تیرے بندوں میں میرا بھی حصہ ہو گا۔ میں انہیں بہکاؤں گا اور طرح طرح کی امیدوں میں الجھاؤں گا تا کہ وہ بے دھڑک ہو کر گناہ کریں اور انہیں جزا و سزا اور آخرت کا خیال تک نہ آئے۔

شیطان کے جھوٹے وعدے:

گذشتہ صفحات میں آپ نے سورہ النساء کی ایات ۱۱۸-۱۱۹ کے حوالے سے پڑھا ہے کہ شیطان نسل آدم کو بہکانے کے لئے کون کون سے کام کرے گا اسی ضمن میں اس کی مزید چالبازیوں کا ذکر گیا ہے۔ (بحوالہ آیات نمبر۱۱۹ تا ۱۲۱)

"جس نے اس شیطان کو اللہ کے بجائے اپنا ولی و سرپرست بنا لیا۔ وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے۔
اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔
مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔
ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔"

شیطان کے وعدوں کی حقیقت:

دراصل شیطان کا سارا دھندہ اس کی طرف سے کئے گئے جھوٹے وعدوں اور لامتناہی امیدوں کے آسرے پر چلتا ہے اور انسان ساری عمر اس چکر میں پھنسا ہوا اپنی دنیا اور عاقبت برباد کرتا رہتا ہے۔ شیطان کے پاس سوائے زبانی وعدوں اور خیالی آرزوؤں کے اور رکھا بھی کیا ہے وہ اپنے جال میں پھنسنے والوں کو کہتا رہتا ہے کہ دنیا کی یہ لذتیں انہیں ہمیشہ میسر رہیں گی۔

Marfat.com

آخرت اور حساب کتاب صرف ایک ڈھکوسلہ ہے۔ لیکن جو شخص اس کی ان باتوں پر یقین نہیں کرتا اسے یہ آرزو دلاتا ہے کہ ابھی زندگی بہت پڑی ہے جلدی کیا ہے ابھی عیش و عشرت کرو۔ اپنی زندگی کو رنگین بناؤ، دولت اکٹھی کرو۔ شہرت، رتبہ اور جاہ و جلال حاصل کرو شراب و شاہد کا لطف اٹھاؤ۔ دوسروں کو بے وقوف بناؤ اپنی راہ میں حائل ہونے والے کو گولی ماردو۔ خوب ٹھاٹھ سے زندگی گزارو اور جی بھر کر دل کی بھڑاس نکالو۔ اگر تمہیں توبہ بھی کرنی ہوگی تو جب بوڑھے ہو جاؤ گے تو یہ دھندے بھی کر لینا۔

انسان کتنا نادان ہے کہ اس کی باتوں میں آجاتا ہے اور زندگی برباد کر کے بڑھاپے میں اہیں بھرتا ہے مگر اس وقت بھی عبادت کی توفیق کسی نصیب والے کو ہی ملتی ہے جوانی میں تو کہتے رہتے ہیں۔ ناصحا توبہ کی جلدی کیا ہے۔ یہ بھی کرلیں گے جو فرصت ہو گی۔

عذاب کی ذلت سے کون محفوظ رہے گا:

اللہ پاک نے شیطان کی تمام چالبازیوں کا ذکر فرمانے کے بعد انسان کے لئے ایک لائحہ عمل طے کر دیا ہے چنانچہ سورہ النساء کی آیت نمبر ۱۲۲ میں فرمایا ہے۔

رہے وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں تو انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہو گا۔

انسانی ذہن اور خواہشات:

اللہ پاک نے انسان کو فہم و ادراک کے لئے پانچ ذرائع وسائل اور مراکز عطا فرمائے ہیں جنہیں حواس خمسہ یا (Five Senses) کہتے ہیں ان کے ذریعہ سے انسان ہر چیز کے متعلق جانتا ہے پھر سوچتا ہے اور پھر کسی کام کا ارادہ کر کے اس کی تکمیل کے لئے عمل کا سہارا لیتا ہے یا اسے نامکمل ہی رہنے دیتا ہے یہ حواس خمسہ دیکھنا، سننا، چکھنا، سونگھنا اور چھونا ہیں۔ اگر یہ ماؤف ہو جائیں تو انسان پاگل ہو جائے گا اور اگر ان میں کوئی کام کرتے کرتے رک جائے تو انسان کی ترقی کی رفتار ماند پڑ جائے گی یا معذور ہو کر گھر بیٹھ رہے گا۔ شیطان ان حواس خمسہ کے ذریعہ اپنا وار کرتا ہے یعنی بدن کے ان دروازوں سے اندر داخل ہوتا ہے اپنا سحر اور افسوں پھونکتا ہے، اور انسان کو غلط راہ پر ڈالنے کے لئے غلط مشوروں، جھوٹے وعدوں اور رنگا رنگ کی امیدوں سے بہکاتا ہے۔ ذیل میں ہم انسانی ذہن کے کام کرنے کی بابت چند ضروری باتیں درج کرتے ہیں

Marfat.com

تا کہ شیطانی وار سے بچنا آسان ہو جائے۔

قوت متخیلہ:

ہر انسان آرزؤں اور الجھنوں کا شکار ہوتا رہتا ہے اور یہ سلسلہ ساری زندگی جاری رہتا ہے یہ قدرتی امر ہے کیونکہ اللہ پاک نے انسان کو تخیل (Imagination) کی ایسی زبردست قوت عطا فرمائی ہے کہ انسان آنکھ جھپکنے میں ذہنی طور پر فرش سے عرش اور مشرق سے مغرب تک پہنچ سکتا ہے اگر یہ تخیل شیطان کے جال میں نہ پھنسے تو انسانی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے اور اس کی دنیا و آخرت دونوں ہی سدھر جاتی ہیں لیکن اگر یہ تخیل شیطان کا آلہ کار بن جائے تو پھر دنیا و خرت کی بربادی کا باعث بن جاتا ہے۔

شعور (Conscious):

یہ سوچ سمجھ اور عقل و فکر کا مرکز ہے۔ اسی کی بدولت انسان دوسری تمام مخلوقات سے ممتاز ہے اور انسانی تہذیب کی نمود و نمائش اور نشوونما اس کی وجہ سے ہے۔

لاشعور (Un-Conscious):

یوں سمجھئے کہ یہ نفس (Mind) (دماغ کا وہ حصہ) ہے جہاں ایسی خواہشات جمع ہوتی رہتی ہیں جو پاکیزہ نہیں ہوتیں۔ جو پوری نہیں ہو سکتیں۔ یا جنہیں ہم معاشرہ کے دباؤ کی وجہ سے پورا نہیں کر سکتے۔ مثلاً چوری کرنا، زنا کرنا وغیرہ وغیرہ۔ گویا منع کی ہوئی خواہشات اس حصے میں جمع ہو جاتی ہیں۔ نیز ہر واقعہ جسے ہم بھول جانا چاہتے ہیں۔ یہ سب مل جل کر اس حصہ میں اپنا ایک علیحدہ نظام قائم کر لیتے ہیں جو آہستہ آہستہ کردار پر اثر ڈالتا رہتا ہے، اور یہ خواہشات اپنی تکمیل کی لئے شیطانی طریقے اور ذرائع اختیار کر لیتی ہیں۔ یہاں شیطان کو شب خون مارنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ معمولی تحریص یا ترغیب دیکر وہ اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے اس طرح انسان ان کی تکمیل کے لئے ٹیڑھے اور ناپسندیدہ راستے اختیار کر لیتا ہے۔

اب مختصراً یہ سمجھ لیجئے کہ شعور تو ہر قسم کی اچھی بری خواہشات پیدا کرتا رہتا ہے جبکہ لاشعور ان خواہشات کی پرورش کرتا ہے جو پوری نہ ہو سکیں اور یوں ہمارے لئے الجھنیں اور آزمائشیں پیدا کرتا رہتا ہے لاشعور میں سے بری خواہشات کو نکالنے اور اچھی خواہشات کو جمع کرنے کے لئے صوفیائے کرام نے ذکر اللہ پر زور دیا ہے اس سے قلب میں صفائی پیدا ہوتی ہے شعور میں بری خواہش جڑ نہیں پکڑ سکتی اور لاشعور آہستہ آہستہ اللہ کا مرکز بن کر پورے

Marfat.com

کردار کو صوفیانہ بنا دیتا ہے یہ طریقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے اس پر اس کا بس نہیں چلتا اور اس کی چالبازیاں دم توڑ جاتی ہیں۔

ماحول (Environ-ment):

شیطان کی نسل اور اسکے چیلے چانٹے ماحول میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں اور ہر وقت انسان کو اس کے برے اعمال آراستہ کرکے دکھا رہے ہیں تا کہ انسان کے لئے ان پر گہری سوچ و فکر کی چھاپ نہ لگ سکے ماحول ہر وہ خارجی سبب ہے جو انسانی زندگی پر کسی نہ کسی طریقے سے اثر انداز ہوتا رہے اگر ماحول خراب ہے تو اس سے مطابقت (Adjustment) کرنے کی بجائے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا جائے جسے تصوف کی اصطلاح میں مجاہدہ یا نفس کشی کہا جاتا ہے تا کہ اس کے بد اثرات سے محفوظ رہ سکیں اور اگر ماحول میں نیکی اور بھلائی کی چاندنی ہے تو اس سے مطابقت کرکے دنیا و آخرت سنواری جائے۔

آرزوئیں:

اس دنیا میں رہتے ہوئے ہمیں بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ کھانے پینے رہنے سہنے شادی بیاہ کرنے اور کمانے کے بغیر زندگی گزارنا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے پھر ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مختلف قسم کی اشیاء درکار ہوتی ہیں اور طرح طرح کے کام کرنے پڑتے ہیں۔ نام و نمود، آرائش و زیبائش کا جذبہ بھی ہمیں دوسروں سے آگے بڑھ جانے پر مجبور کرتا ہے۔ عیش و آرام کا خیال بھی پیدا ہوتا ہے اس طرح گوناگوں خواہشات ہمارے اندر پیدا ہوتی رہتی ہیں، اور ہم ان کو کسی صورت میں بھی روک نہیں سکتے۔ خیالات بجلی کی سی تیزی سے ذہن میں آتے ہیں اگر ان پر غور نہ کیا جائے تو مختلف خیالات کی زنجیر (Chain) کا ایک لامتناہی سلسلہ بن جاتا ہے اور اگر ان پر غور کرنا شروع کریں تو شیطان ان میں اپنا زہر ملاتا رہتا ہے تا کہ اسے بالادستی حاصل ہو جائے۔

الجھنیں (Complexes):

جو خواہشات ضروریات زندگی سے بڑھ کر عیش و عشرت تک جا پہنچتی ہیں (وہ حرام کمائی اور شیطانی زندگی کی طرف لے جاتی ہیں) یا جن خواہشات کا پورا کرنا معاشرے یا مذہب کی نگاہ میں جرم اور گناہ ہوتا ہے وہ خواہشات ہمارے ذہن میں کئی قسم کی الجھنیں پیدا کر دیتی ہیں۔ کیونکہ جرم اور گناہ کا احساس ہر آدمی کو اس وقت تک پریشان کرتا رہتا ہے جب تک کہ اس کا

Marfat.com

قلب مکمل طور پر سیاہ نہ ہو جائے اور وہ انسانی روپ میں شیطان نہ بن جائے ایسے شیطانوں کا قرآن مجید میں ذکر موجود ہے جو ہم اگلے صفحات میں پیش کریں گے۔

ایسی خواہشات ہر روز بڑھتی ہی رہتی ہیں لہٰذا پوری نہ ہونے والی خواہشات ہمارے لاشعور میں جمع ہوتی اور طرح طرح سے پریشان کرتی ہیں۔ کبھی ایک خواہش اپنی تکمیل کے لئے تنگ کرتی ہے کہ پہلے مجھے پورا کرو کبھی دوسری کہتی ہے میری تکمیل کرو اور ہم کسی کو بھی پورا نہیں کر سکتے کیونکہ مذہب اور معاشرہ اسے پورا کرنے کی اجازت نہیں دیتے اس طرح ذہن میں ایک مستقل جنگ اور کشمکش کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ذہن تھک جاتا ہے، بدن کمزور ہونے لگتا ہے اور پھر اعصابی بیماریاں گھیر لیتی ہیں۔ اس وقت ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور خدا سے شکوے اور شکایت کے لئے زبان کھل جاتی ہے جو شیطان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خیالی پلاؤ (Day Dreaming):

جب خواہشات پوری نہیں ہوتیں اور ہم ان کو اپنے شعور سے کھرچ کر باہر نکال دینے کی قوت نہیں پاتے بلکہ انہیں دبانے میں بھی ناکام ہی رہتے ہیں تو بے بس ہو کر ان سے نجات حاصل کرنے کی کوشش ترک کر دیتے ہیں اور دل ہی دل میں ان کا لطف اٹھاتے رہتے ہیں اور ہر قسم کی اچھی بری باتوں کے چٹخارے لیتے رہتے ہیں۔ اسے خیالی پلاؤ پکانا کہتے ہیں۔ شیطان کا یہ وار سب سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے کیونکہ زنا، چوری، ڈاکہ، قتل، اغوا اور ایسے ہی دیگر گناہوں کے متعلق ہم خیالی پلاؤ پکا کر ان کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح تقویٰ ختم ہو جاتا ہے اور برائی رگ و پے میں رچ بس جاتی ہے عملی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات کسی خارجی معاون کی مدد سے ارتکاب جرم کر بیٹھتے ہیں۔ یوں خیالی پلاؤ کے ذریعے شیطان کی امیدیں دلانا، سبز باغ دکھانا، بہکانا اور اپنا غلام بنا لینا اس کی زبردست کامیابی ہے۔

شیطان کا ایک بہکاوا:

سورہ المائدہ آیت نمبر ۹۔ ۹۲ میں ارشاد ہے۔

"اے ایمان لانے والو! یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز

Marfat.com

رہو گے؟

اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور باز آ جاؤ۔

لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔"

شیطان انسان اور شیطان جن:

سورہ الانعام آیت نمبر ۱۱۲۔ ۱۱۳ میں ارشاد ہے:

"اور ہم نے تو اس طرح ہمیشہ شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے جو ایک دوسرے پر خوش آئند باتیں دھوکے اور فریب کے طور پر القا کرتے رہتے ہیں۔

اگر تمہارے رب کی مشیت یہ ہوتی کہ وہ ایسا نہ کریں تو وہ کبھی نہ کرتے۔ پس تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کہ اپنی افترا پردازیاں کرتے رہیں۔ (یہ سب کچھ ہم انہیں اس لئے کرنے دے رہے ہیں کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل اس (خوشنما دھوکے) کی طرف مائل ہوں، اور وہ اس سے راضی ہو جائیں اور ان برائیوں کا ارتکاب کریں۔ جن کا ارتکاب وہ کرنا چاہتے ہیں۔"

شیطان دراصل اس کو کہتے ہیں جو سرکش شریر بدذات اور باغی ہو خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے اور آیت میں شیاطین سے مراد سرکش جن اور انسان ہیں حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ شیطان انس (گندہ انسان) شیطان جن سے زیادہ نقصان دہ ہے کیونکہ جب میں اعوذ باللہ پڑھتا ہوں اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو شیطان جن تو میرے پاس سے بھاگ جاتا ہے مگر شیطان انس میرے پاس سے نہیں ٹلتا۔

اور زخرف القول سے ملمع سازی کی باتیں مراد ہیں۔ جو بظاہر آراستہ ہوں اور باطنی طور پر دھوکہ اور فریب ہوں۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ ان باتوں پر یقین کر لیتے ہیں اور پھر دل کھول کر برے کام کرتے چلے جاتے ہیں۔

شیطان جنوں سے اللہ پاک کا خطاب، قیامت کے روز:

سورہ الانعام ۱۲۸ میں ارشاد ہے:

"جس روز اللہ ان سب لوگوں کو گھیر کر جمع کرے گا اس روز وہ جنوں سے خطاب کر کے فرمائے گا کہ

Marfat.com

"اے گروہ جن (ان سے مراد شیطان جن ہیں) تم نے تو نوع انسانی پر خوب ہاتھ صاف کیا۔"

انسانوں میں سے جو ان کے رفیق تھے وہ عرض کریں گے۔

"پروردگار ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے کو خوب استعمال کیا ہے اور اب ہم اس وقت پر آپہنچے ہیں جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر دیا تھا۔"

اللہ پاک فرمائے گا۔

"اچھا اب تمہارا ٹھکانہ آگ ہے۔ اس میں تم ہمیشہ رہو گے۔"

اس سے بچیں گے صرف وہی جنہیں اللہ بچانا چاہے گا۔

بے شک تمہارا رب دانا اور علیم ہے۔"

شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے:

سورہ الانعام آیت نمبر۱۴۲ میں ارشاد ہے:

"کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

انسان اول کی تخلیق اور اس کی صورت بنانا:

بحوالہ سورہ الاعراف آیت نمبر۱۱

"ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو اس حکم پر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

چند ضروری باتیں:

۱۔ فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ان کی آدم یعنی انسان ہونے کی حیثیت میں نہیں کرایا گیا تھا بلکہ نوع انسانی کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے تھا۔ یہ انسان کے مکرم ہونے کی علامت ہے۔

۲۔ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جس مادے سے پیدا کرنے (بنانے) کا ارادہ کیا تھا پہلے وہ مادہ تیار کیا گیا لیکن مادہ تیار کرنے سے پہلے ہی انسان اول کی تخلیق کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔

۳۔ جب یہ مادہ تیار ہو گیا (اگلے صفحات میں بتایا جائے گا کہ یہ مادہ کس چیز سے تیار کیا گیا تھا) تو اللہ پاک نے اس انسان اول (آدم علیہ السلام) کی صورت بنائی جو ساری مخلوق میں

Marfat.com

سے حسین ترین تھی، اور بالکل عجوبہ تھی۔

۴۔ جب صورت تیار ہو گئی تو اس میں روح پھونکی گئی جیسا کہ قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا جائے گا۔

۵۔ جب یہ مادہ حضرت ادم علیہ السلام کی صورت میں ایک جیتا جاگتا انسان بن گیا تو اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا کہ سجدہ کرو۔

۶۔ اللہ پاک کے اس حکم پر فرشتوں نے تو سجدہ کیا مگر شیطان نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا اور سجدہ نہ کیا۔ اس نے کس وجہ سے سجدہ نہ کیا اس کا ذکر آئندہ آیات میں آئے گا۔

شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہ کیا:

بحوالہ سورہ الاعراف آیت نمبر ۱۲

"تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا۔"

بولا "میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔"

اللہ پاک اور شیطان کے درمیان مکالمہ:

فرمایا "اچھا تو یہاں سے نیچے اتر

تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑائی کا گھمنڈ کرے نکل جا کہ درحقیقت تو ان میں سے ہے جو خود اپنی ذلت چاہتے ہیں۔"

بولا "مجھے اس دن تک مہلت دے دے۔ جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔"

فرمایا "تجھے مہلت ہے۔"

بولا "بس تو جیسا تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔"

فرمایا "نکل یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا

یقین رکھ کہ ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے ان سے اور تجھ سے جہنم کو بھر دوں گا۔"

اور اے آدم تو اور تیری بیوی دونوں اس جنت میں رہو جہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے

Marfat.com

کھاؤ۔
مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔"

ضروری نکات:

۱۔ شیطان کا اپنی بڑائی اور گھمنڈ کا اعلان کرنا اس کے حق میں ذلت و خواری کا باعث ہوا یہی حال انسان کا ہے کہ اگر وہ اس کمزوری میں مبتلا جائے تو ذلت اور رسوائی اس کا مقدر بن جائے گی۔

۲۔ شیطان نے اپنے قصور کی معافی مانگنے کے بجائے اللہ پاک سے قیامت تک کی مہلت مانگ لی اور چیلنج کر دیا کہ میں آدم کی اولاد کو بہکاتا اور گمراہ کرتا رہوں گا۔ تا کہ یہ ثابت کر سکوں کہ انسان اس فضیلت کا مستحق نہیں ہے جو آپ نے اسے دی ہے کیونکہ یہ ناشکرا، نمک حرام اور احسان فراموش ہے میں اس کی یہ کمزوریاں اپنی چالبازیوں سے ثابت کر کے دکھا دوں گا۔ (ہم اپنے گرد و پیش میں ہزاروں انسانوں کو ان کمزوریوں کا چلتا پھرتا اشتہار بنا دیکھتے ہیں)

۳۔ اللہ پاک نے اسے ان چالبازیوں سے روکا نہیں بلکہ وہ سب راہیں کھلی چھوڑ دیں جن سے وہ انسان کو فتنہ میں ڈال سکے۔ تا کہ انسان کی آزمائش ہوتی رہے۔

۴۔ شیطان کو مہلت تو دے دی مگر اسے صاف طور پر بتا دیا کہ میرے بندوں پر تیرا کوئی اقتدار نہ ہو گا اور انہیں تو صرف بہکا اور پھسلا سکے گا ان کا ہاتھ پکڑ انہیں گمراہی کی راہ پر نہ لے جا سکے گا۔

۵۔ شیطان نے اپنی غلطی سرکشی نافرمانی اور گمراہی کا ذمہ دار بھی خدا ہی کو ٹھہرایا اس کو یہ شکایت تھی کہ خدا نے اسے آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیکر آزمائش میں ڈال دیا۔ گویا اس کے نفس کے تکبر کو جو ٹھیس پہنچی وہ خود اس کی غلطی نہ تھی بلکہ اللہ پاک نے اسے فتنے میں ڈال دیا تھا۔

۶۔ اللہ پاک نے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا کہ تو بھی جہنم میں جائے گا اور تیری تابعداری کرنے والے انسان بھی تیرے ساتھ ہی جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

۷۔ آدم علیہ السلام کو فرمایا کہ تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو اور جو تمہارا دل چاہے کھاؤ پیو۔

۸۔ ایک درخت کی نشاندہی کر دی کہ اس کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں تمہارا شمار ہو گا۔

Marfat.com

یہ آدم علیہ السلام کی آزمائش تھی کہ ان کے اندر کتنا استقلال ہے۔

شیطان کا آدم علیہ السلام کے خلاف کامیاب وار:

بحوالہ سورہ الاعراف آیات ۲۰۔۲۳

پھر شیطان نے ان کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے۔

اس نے کہا "تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے
اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔"

اور اس نے قسم کھا کر ان سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکا دیکر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا آخر کار جب انہوں نے اس درخت کا مزہ چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے، اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے۔

تب ان کے رب نے انہیں پکارا "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ رُوکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔"؟ دونوں بول اٹھے "اے رب ہم نے اپنے اوپر ستم کیا۔
اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا، اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"
فرمایا "اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔
اور تمہارے لئے ایک خاص مدت تک زمین ہی میں جائے قرار اور سامان زیست ہے۔"
اور فرمایا "وہیں تم کو جینا اور وہیں مرنا ہے، اور اسی میں سے تم کو آخر کار نکالا جائے گا۔"

ان آیات کی تشریح میں چند ضروری باتیں:

ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ ان آیات کی تشریح کریں کیونکہ اس حصے سے چند اہم حقیقتوں پر روشنی پڑتی ہے۔

۱۔ انسان کے اندر شرم و حیا کا جذبہ ایک فطری جذبہ ہے اور اس کا اولین مظہر وہ شرم ہے جو اپنے جسم کے مخصوص حصوں کو دوسروں کے سامنے کھولنے میں آدمی کو فطرتاً محسوس ہوتی ہے۔

۲۔ شیطان کی پہلی چال جو اس نے انسان کو فطرت انسانی کی سیدھی راہ سے ہٹانے کے لئے چلی یہ تھی کہ اس کے اس جذبہ شرم و حیا پر ضرب لگائی اور برہنگی کے راستے سے اس

Marfat.com

کے لئے خواہش کا دروازہ کھولے اور اس کو خفی معاملات میں بدراہ کردے۔

۳۔ انسان کے اندر معالی امور مثلاً بشریت سے بالا تر مقام پر پہنچنے یا حیات جاوداں حاصل کرنے کی ایک فطری پیاس موجود ہے۔

۴۔ عام طور پر یہ جو مشہور ہو گیا ہے کہ شیطان نے حضرت حوا کو دام فریب میں گرفتار کیا اور پھر انہیں حضرت آدم کو پھانسنے کے لئے آلہ کار بنایا قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ شیطان نے دونوں کو دھوکا دیا اور دونوں اس سے دھوکا کھا گئے۔

۵۔ شیطان یہ ثابت کرنا چاہتا تھا۔ کہ انسان اس فضیلت کا مستحق نہیں ہے جو اس کے مقابلے میں انسان کو دی گئی ہے۔ لیکن پہلے ہی معرکے میں اس نے شکست کھائی۔ اس میں شک نہیں کہ اس معرکے میں انسان اپنے رب کے امر کی فرمانبرواری کرنے میں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکا، اور اس کی یہ کمزوری ظاہر ہو گئی کہ وہ اپنے حریف کے فریب میں آکر اطاعت کی راہ سے ہٹ سکتا ہے۔ مگر بہرحال اس اولین مقابلہ میں یہ قطعی ثابت ہو گیا کہ انسان اپنے اخلاقی مرتبہ میں ایک افضل مخلوق ہے۔

۶۔ اس طرح شیطان کی راہ اور وہ راہ جو انسان کے لائق ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے بالکل ممیز ہو گئیں خالص شیطانی راہ یہ ہے کہ بندگی سے منہ موڑے خدا کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرے متبنہ کئے جانے کے باوجود پورے استکبار کے ساتھ اپنے باغیانہ طرز عمل پر اصرار کئے چلا جائے، اور جو لوگ اطاعت کی راہ چل رہے ہوں۔ ان کو بھی بہکانے اور معصیت کی راہ پر لانے کی کوشش کرے بخلاف اس کے جو راہ انسان کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اول تو وہ شیطانی اغوا کی مزاحمت کرے، اور اپنے اس دشمن کی چالوں کو سمجھے اور ان سے بچنے کے لئے ہروقت چوکنا رہے۔ لیکن اگر کبھی اس کا قدم بندگی و اطاعت کی راہ سے ہٹ بھی جائے تو اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی ندامت و شرمساری کے ساتھ فوراً اپنے رب کی طرف پلٹے اور اس قصور کی تلافی کردے جو اس سے سرزد ہو گیا ہے۔ شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔

اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی فتنے میں مبتلا کردے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا، اور ان کے لباس ان پر سے اتروا دیئے تھے تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے۔ وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ ان شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔"

Marfat.com

چند اہم نکات:

ان آیات پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آجاتے ہیں:

۱۔ انسان میں شرم و حیا کا مادہ فطری ہے۔

۲۔ لباس انسان کے لئے ایک فطری مطالبہ ہے۔ اسے ننگا رہنا یا قابل شرم خفی اعضا کو ننگا رکھنا گوارہ نہیں ہے۔

۳۔ لباس کے مقاصد میں تین مقصد اہم ہیں اور ان کی ترتیب یہ ہے کہ

(۱) ستر ڈھانپنا اس لیے جو لباس ستر نہ ڈھانپے وہ لباس کہلانے کا مستحق نہیں۔

(۲) جسم کو موسمی تغیر و تبدل (یعنی سردی گرمی) وغیرہ سے محفوظ رکھنا چنانچہ اس میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

(۳) زینت اور آرائش و زیبائش کا کام دے۔

(۴) انسانی لباس تقویٰ کا لباس ہو۔ اکثر لوگوں نے یہاں تقوی کے لباس سے مراد پرہیز گاری لیا ہے حالانکہ یہ بات لباس ہی کے ضمن میں کہی گئی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لباس ستر پوشی بھی کرے، زینت میں بھی حد سے بڑھا ہوا نہ ہو اور نہ ہی اس کی حیثیت سے کم تر ہو۔ اس میں فخر و غرور اور تکبر دریا بھی نہ ہو اور نہ ہی ایسا ہو کہ ان کے ذہن میں چھپی ہوئی خباثت کو ظاہر کرے یعنی عورتیں مردانہ وضع کا لباس پہن کر اور مرد عورتوں کی وضع کا لباس پہن کر اپنی ان چھپی ہوئی آرزوؤں کی ترجمانی کردیں جو ان کے ذہن میں کلبلاتی رہتی ہیں یہ لباس، لباس تقویٰ کے عین متضاد ہے۔

شریفانہ لباس انسان اسی صورت میں پہنتا ہے جب کہ اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات اس کے ذہن میں ہوتے ہیں جو آپ نے لباس کے متعلق فرمائے ہیں خود جیسا لباس زیب تن کیا ہے اور آپکے جانثار صحابہ کرام نے جیسا لباس پہنا ہے یہ تقوی کا لباس ہے اور ہمیں بھی اس کی تقلید کرنا چاہئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ضرور ویسا ہی لباس پہنا جائے بلکہ ان خوبیوں مصلحتوں اور فائدوں کا حامل ہو۔ بہرحال یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس کا احترام لازمی ہے اور اس سلسلہ میں اسلام کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔

۵۔ شیطان کے چیلے اس دور میں بھی انسان کو ننگا رکھنے کی تحریکیں چلا رہے ہیں اور جو لباس ایسے لوگ پہنتے بھی ہیں وہ برہنگی کے برابر ہیں بلکہ جنسی کشش کے اعتبار سے زیادہ

Marfat.com

مہلک ہیں۔ نت نئے فیشن برہنگی کی دعوت دیتے ہیں جو اسلام کے سراسر خلاف ہے۔

۶۔ اللہ پاک نے یاد دلایا ہے کہ اگر تم نے شیطان کی تابعداری کی یا اس کی بتائی ہوئی راہ اختیار کر لی تو تم بھی جنت میں نہ جا سکو گے۔ اس نے پہلے بھی چالبازی کر کے تمہارے والدین (حضرت آدم و حوا) کو جنت سے نکلوایا تھا۔ اب تمہیں بہلا پھسلا کر جنت سے محروم نہ کر دے۔

۷۔ یہ شیاطین ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر خود ہمیں ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں۔ اس سے انہیں ہم پر وار کرنے کی آسانیاں میسر ہیں پس ہمیں زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

عہد الست، انسان کا اقرار:

بحوالہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲۔ ۱۷۳

اور اے نبی لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جب کہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔"

انہوں نے کہا "ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔"

یہ ہم نے اس لئے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ "ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔" یا یہ نہ کہنے لگو کہ "شرک کی ابتدا تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کی تھی، اور ہم بعد کو ان کی نسل سے پیدا ہوئے پھر کیا آپ ہمیں اس قصور میں پکڑتے ہیں جو غلط کار لوگوں نے کیا تھا۔"

یہ معاملہ کب اور کیسے ہوا:

احادیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ یہ معاملہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے موقع پر پیش آیا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے نسل آدم کو جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی۔ بیک وقت وجود اور شعور بخش کر اپنے سامنے حاضر کیا اور ان سے اپنے رب ہونے کی گواہی لی۔

حضرت ابی بن کعب کا ارشاد ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے سب کو جمع کیا (اور ایک ایک قسم یا ایک ایک دور کے) لوگوں کو الگ الگ گروہوں کی شکل میں مرتب کر کے انہیں انسانی صورت اور گویائی عطا کی پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں آپ اپنے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" انہوں نے

Marfat.com

عرض کیا ضرور آپ ہمارے رب ہیں تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تم پر زمین و آسمان سب کو اور خود تمہارے باپ آدم کو گواہ ٹھہراتا ہوں تاکہ تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ سکو کہ ہم کو اس کا علم نہ تھا۔ خوب جان لو کہ میرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور میرے سوا کوئی رب نہیں تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ میں تمہارے پاس اپنے پیغمبر بھیجوں گا۔ جو تم کو یہ عہدو میثاق جو تم میرے ساتھ باندھ رہے ہو یاد دلائیں گے اور تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا۔ اس پر سب انسانوں نے کہا کہ ہم گواہ ہوئے آپ ہی ہمارے معبود ہیں۔ آپ کے سوا نہ کوئی ہمارا رب ہے نہ کوئی معبود!"

یہ معاملہ کوئی تمثیل نہیں ہے بلکہ حقیقت میں ایسا ہوا ہے اور اب بھی انسان کے لاشعور میں اس کی یاد تازہ ہے جب اسے یہ واقعہ یاد دلایا جاتا ہے تو اس کے لاشعور میں اس کی کرنیں سی پھوٹنے لگتی ہیں۔ صوفیائے کرام میں سے اکثر حضرات بتاتے ہیں کہ شیریں آواز اور خوبصورت نظارے انسانی شعور کو اس لئے بھلے محسوس ہوتے ہیں کہ اس کے لاشعور میں ابھی تک روز الست میں سنی گئی اللہ پاک کی آواز اور جہاں یہ روحانی اجتماع ہوا تھا وہاں کے نظاروں کا حسن و جمال محفوظ ہے اسی لئے شیرین آواز سن کر اور خوبصورت نظارہ دیکھ کر لاشعور وجد میں آجاتا ہے۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ ۱۶۱۔ ۱۶۲ میں ہے "اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہیں رہا تو پھر کیا حاصل تو اس کو یوں سمجھئے کہ وہ عہد اگرچہ یاد نہیں رہا مگر اس کا نشان تو ہر ایک دل میں موجود ہے۔ انسان کے دل میں قدرتی طور پر حق تعالیٰ کی طرف ایک میلان پایا جاتا ہے جب کبھی کوئی پریشانی پیش آتی ہے تو دل خدا کی طرف دوڑتا ہے۔ اور اس سے اس مصیبت کے دفعیہ کا طلب گار اور امیدوار ہوتا ہے پس انسان کا دل خود اندر سے گواہی دیتا ہے کہ کوئی میرا پروردگار ضرور ہے بہرحال یہ میلان تمام طبیعتوں میں پایا جاتا ہے کسی میں کم اور کسی میں زیادہ خواہ وہ اس میلان کے منشاء کو سمجھے یا نہ سمجھے، اور اس کے مقتضا پر عمل کرنے کو آمادہ ہو یا نہ ہو۔ اب رہا یہ امر کہ اس طبعی اور فطری میلان کا منشاء کیا ہے تو معلوم یوں ہوتا ہے کہ اس پیدائش سے پہلے انسان کو جناب باری تعالیٰ کی کسی قسم کی تجلی ضرور میسر آئی ہے جس کے سبب اس کے دل میں خدا کی محبت اس قدر جم گئی ہے کہ صدہا تکالیف اٹھاتا ہے اور پھر بھی خدا ہی کی طرف جھکتا ہے ورنہ کسی چیز کی محبت بے دیکھے اور بے برتے پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس یہ طبعی میلان روزالست یا یوم میثاق کا ایک نشان ہے کہ اس وقت اپنے پروردگار کو دیکھا ہے اور اس ایک جلوہ نے سب کو پرودگار کا عاشق بنا دیا ہے تمام افراد کا اقرار ربوبیت پر متفق ہونا اور یقین

Marfat.com

کے ساتھ اقرار کرنا کہ کوئی ہمارا پروردگار ہے سو یہ طبعی میلان اور فطری اذعان اسی پرانے عہد میثاق کا دھندلا سا نشان ہے کہ جو ایک لمحہ یا دو لمحہ یا ایک گھڑی یا دو گھڑی کے قصہ کو مرور زمانہ اور انتقال مکانی سے بھول جانا کوئی مستبعد (ناممکن) نہیں تھوڑی دیر کے لئے عہد الست کے وقت سب نے اپنے خدائے پروردگار کے جمال بے مثال کو دیکھا ہے اس لئے خدا کی محبت فطری طور پر دلوں میں ایسی راسخ اور پختہ ہو گئی ہے کہ کسی طرح نکالے سے نہیں نکلتی اور اگر کسی شخص میں یہ دیکھو کہ اس میں خدا کا میلان بالکل نہیں ہے تو سمجھ لو کہ اس کی انسانی فطرت بالکل مسخ ہو چکی ہے اور خارجی اثرات سے یہ میلان اس سے سلب اور نابود ہو چکا ہے۔ بعض اوقات خارجی اثرات سے انسانی خصلتیں سلب اور نابود ہو جاتی ہیں جیسے بعض اوقات خارجی اثرات سے خدا کا میلان طبیعت سے بالکل نکل جاتا ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ اس منکر خدا کی فطرت انسانی مسخ ہو چکی ہے۔ اکثر عالم بلکہ تمام علماء کا اس میلان پر متفق ہو جانا اس امر کی نشانی ہے کہ کبھی نہ کبھی یہ بات کان میں پڑی ہے جو ہر ایک کی زبان پر آتی ہے مگر یہ امر کہ یہ بات کس موقعہ اور محل پر کان میں پڑی ہے وہ یاد نہیں رہا مکان اور زمان اگرچہ یاد نہیں رہا۔ مگر اس کا نشان تو موجود ہے مرور زمانہ کی وجہ سے یہ عہد یاد نہیں رہا۔ جس وقت عہد لیا گیا تھا۔ اس وقت ذریت چھوٹے چھوٹے ذرات کی مقدار میں تھی۔ اس وقت سے لیکر توالد و تناسل تک ایک طویل عرصہ گزرا اور ذرات مختلف اطوار اور ادوار سے گزرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس عالم فانی میں داخل ہوئے تو مدت مدیدہ کا یہ وعدہ بھول گئے۔"

متقی لوگ اور شیطان کا اثر:

بحوالہ سورۃ الاعراف آیات نمبر ۱۹۹ سے ۲۰۲ تک

"اے نبیؐ نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو۔ معروف کی تلقین کئے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو

اگر شیطان کبھی تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو۔

وہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں ان کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال اگر انہیں چھو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں، اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے۔ کہ ان کے لئے صحیح طریق کار کیا ہے۔

رہے ان کے (یعنی شیاطین کے) بھائی بند تو وہ انہیں ان کی کج روی میں کھینچے لئے چلے

Marfat.com

جاتے ہیں، اور انہیں بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔"

دعوت حق اور شیطان کا اثر:

• ان آیات میں بظاہر خطاب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے مگر مقصود تمام مومنین کو خبردار کرنا ہے کہ جب بھی تم دعوت حق اور تبلیغ دین کا کام شروع کرو گے تو شیطان مردود تمہاری راہ میں کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا کریگا اور سب سے پہلا اور زوردار وار وہ مدعی کو غصہ اور اشتعال دلانے کا کرے گا۔ یعنی مخالفین کے دلوں میں اشتعال انگیزی کی آگ لگا دے گا اور وہ ایسی باتیں کریں گے جنہیں سن کر داعی حق کو اشتعال آئے گا اس لئے یہاں ارشاد فرمایا ہے کہ داعی حق کو نرم خو اور عالی ظرف ہونا چاہئے (اور یہ بات صرف داعی حق تک ہی محدود نہیں رہنی چاہئے ہر شخص کو اشتعال انگیزی سے بچنا ضروری ہے) مخالفوں کی طرف سے خواہ کیسی سخت کلامی بہتان تراشی ایذارسانی اور شریرانہ مزاحمت کا اظہار ہو مگر مسلمان اور داعی حق کو درگزر سے ہی کام لینا چاہئے۔

جب کبھی داعی حق یہ محسوس کرے کہ اسے مخالفین کی باتیں سن سن کر غصہ آرہا ہے تو اسے جان لینا چاہئے کہ یہ شیطانی وار ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ تبلیغ کا کام آگے بڑھے اس لئے جذبات میں اشتعال پیدا کر رہا ہے داعی حق کو اس وقت اللہ پاک سے شیطان کی اس اکساہٹ سے پناہ مانگنی چاہئے چنانچہ متقی کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ شیطان کی اکساہٹ کے مقابلے میں فوراً چوکنا ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ شیطان انہیں اس نیک کام سے روکنا چاہتا ہے۔ یہی حال ان کا ہر اس برے خیال کے موقع پر ہوتا ہے جس سے وہ اپنے دل میں کھٹک محسوس کرتے ہیں اور اس کے فوراً چھٹکارہ پانے کے لئے بے تاب ہو جاتے ہیں۔

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب مومن کو گناہ کا خیال آتا ہے تو خدا کو یاد کرکے اس خیال سے باز آجاتا ہے، اور شیطانی وسوسہ اس کے دل سے نکل جاتا ہے بخلاف کفار کے کہ ان کے برادران یعنی شیاطین جب ان کے ساتھ لگ جاتے ہیں تو ان کو خوب اپنے قابو میں کر لیتے ہیں اور ہمیشہ ان کو مصیبت میں مبتلا رکھتے ہیں۔

بدر کی جنگ میں شیطان کا کردار:

ذرا خیال کرو اس وقت کا جب کہ شیطان نے ان لوگوں کے کرتوت ان کی نگاہوں میں خوشنما بنا کر دکھائے تھے، اور ان سے کہا تھا کہ آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اور یہ کہ میں

Marfat.com

تمہارے ساتھ ہوں۔ مگر جب گروہوں کا آمنا سامنا ہوا۔ تو وہ الٹے پاؤں پھر گیا۔ اور کہنے لگا کہ میرا تمہارا ساتھ نہیں ہے میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں۔ جو تم لوگ نہیں دیکھتے۔ مجھے خدا سے ڈر لگتا ہے اور خدا بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔

(الانفال آیت نمبر ۴۸)

ہجرت سے پہلے:

ذیل میں ہم ہجرت کے واقعہ کا ایک حصہ اس لئے بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا تھا لیکن اس میں اس کے چیلے ناکام رہے لہٰذا یہ پھر دوبارہ بدر کی جنگ کے موقع پر حاضر ہوا اور اپنے مشوروں سے نوازا۔

معارف القرآن جلد سوم کے صفحہ ۲۲۶ کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

"جب کفار قریش کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نہ بڑھ جائے اور آپ کا دین تمام دینوں پر غالب نہ آجائے تو اس کی روک تھام اور انسداد کی تدبیر کرنے کے لئے سرداران قریش دارالندوہ میں جمع ہوئے تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپس میں مشورہ کریں، اور مشورہ کے بعد جو بات طے پائے اس پر عمل کریں۔ اس مجمع کے بڑے سردار عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابو جہل، ابو سفیان، طعیمہ بن عدی نضر بن حارث ابو البختری بن ہشام اور حکیم بن حزام وغیرہ تھے۔

جب سب لوگ جمع ہو گئے تو ابلیس لعین بھی ایک مقدس شیخ کی صورت بنا کر ان میں آموجود ہوا۔ لوگوں نے جب اس کو دیکھا تو اس سے حال پوچھا کہ آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں تو اس نے کہا میں بخدا ایک شیخ ہوں۔ میں نے تمہارے مجمع کا حال سنا تو میں بھی تمہارے پاس آگیا۔ تاکہ عمدہ رائے سے تمہاری خیر خواہی کروں۔ لوگوں نے کہا کہ اچھا آیئے۔ بیٹھے، غرض یہ کہ وہ شیخ العین بھی ان کے مجمع میں شامل ہو گیا۔ جب سب لوگوں سے رائے لی گئی تو البرالبختری نے کہا میری رائے یہ ہے کہ تم محمدؐ کو پکڑ کر مضبوط باندھ لو اور ایک گھر میں مقید کر کے اس کا دروازہ بند کر دو اور ایک روشن دان کھلا رہنے دو اس میں سے اس کی طرف کھانا پانی ڈال دیا کرو اور اس کے بارے میں گردش زمانہ کے منتظر رہو۔ یہاں تک کہ جس طرح اس سے پہلے اور شاعر مر گئے وہ بھی مر جائے جب ابلیس لعین نے یہ رائے سنی تو چلایا کہ تمہاری رائے غلط اور بری ہے اگر تم نے اسے قید کر لیا۔ تو یہ ناممکن ہے کہ اس کی خبر دروازہ سے باہر نہ نکلے۔ جب اس کے اصحاب اس بات کو سنیں گے تو جنگ کر کے تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں

Marfat.com

گے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ شیخ نجدی سچ کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اور اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ تم اس کو ایک اونٹ پر سوار کر کے اسے یہاں سے نکال دو۔ جب وہ تم سے غائب ہو جائے گا تو وہ تم کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا، اور تم اس کے شر سے راحت میں ہو جاؤ گے۔ شیخ نجدی نے کہا کہ یہ رائے تو بہت نکمی ہے تم ایسے شخص کو جس نے تمہاری عقلوں پر جادو کر دیا ہے اپنے غیروں کی طرف نکالتے ہو۔ کیا تم نے اس کی فصاحت کلامی اور شیرین زبانی کو نہیں دیکھا اور اس بات پر نظر نہیں کی کہ اس کی باتیں لوگوں پر کیا اثر کرتی ہیں۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ یہاں سے چلا جائے گا اور دوسری قوموں کو مائل کر کے ان کو تم پر چڑھا لائے گا اور پھر تم کو تمہارے شہر سے نکال دے گا۔ جب لوگوں نے اس کا یہ قول سنا۔ تو سب نے کہا کہ شیخ بخدی نے سچ کہا ہے اس کے بعد ابوجہل نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک آدمی لیا جائے، اور سب مل کر دفعتاً اس کو قتل کر دیں۔ تاکہ اس کا خون تمام قبیلوں میں بٹ جائے اور ظاہر ہے کہ بنی ہاشم تمام قبائل عرب سے نہیں لڑ سکتے ضرور باالفرد دیت پر راضی ہو جائیں گے، اور ہم دیت دیکر چھوٹ جائیں گے۔ اس کے سوا میری اور کوئی رائے نہیں شیخ بخدی نے جب ابوجہل کی یہ رائے سنی تو خوشی کے مارے اچھل پڑا اور کہا کہ بے شک رائے تو یہی ہے جو اس جوان نے دی ہے اس سے بہتر کوئی رائے نہیں۔ غرض ابوجہل کے قول پر سب کا اتفاق ہو گیا کہ اسی شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں اور مجمع برخاست ہو گیا۔ ابوجہل کی رائے کو سن کر ابلیس لعین کو خوشی اس امر کی ہوئی کہ میرا ایک شاگرد مکروفریب کی اس منزل پر پہنچ گیا ہے۔ جہاں تک میرا کفر نہ پہنچا تھا۔"

بدر میں لشکر کفار اور ابلیس کا کردار:

معارف القرآن جلد سوم صفحہ ۲۴۶۔۲۴۷ میں لکھا ہے کہ جب قریش نے بدر کی روانگی کا قصد کیا تو ان کو بنی بکر بن کنانہ کی طرف سے اندیشہ ہوا کیونکہ قریش نے بنی کنانہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا، اور ان دونوں قبیلوں میں دشمنی اور جنگ کا سلسلہ قائم تھا اور چھیڑ چھاڑ جاری تھی۔ اس لئے قریش کو اندیشہ ہوا کہ مبادا بنی کنانہ راستہ میں آڑے آئیں۔ ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ بنی کنانہ کے اندیشہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لئے نکلنے میں پس و پیش کر رہے ہیں تو فوراً یہ لعین ان کی ہمت بڑھانے کے لئے بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک کی صورت بنا کر ان کے پاس آیا اور کہا تم گھبراؤ نہیں۔ بنی کنانہ کی طرف سے تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اس کا میں ذمہ دار ہوں، اور تم میری پناہ میں ہو۔ آج تم پر کوئی غالب

Marfat.com

نہیں آسکتا اس طرح شیطان نے ابوجہل وغیرہ کو اطمینان دلایا۔ قریش نے جب دیکھا کہ بنی کنانہ کا سردار ان کے ساتھ ہے۔ تو ان کا اندیشہ جاتا رہا اور ان کی ہمت بڑھ گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر جاڈٹے۔ پس جب میدان بدر میں پہنچ گئے، اور دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے اور شیطان کو جبریل اور فرشتے آسمان سے اترتے ہوئے نظر آئے تو شیطان الٹے پاؤں پیچھے ہٹا اور کہا میں تم سے بیزار ہوں اور بے تعلق ہوں بے شک میں اس چیز کو دیکھ رہا ہوں جس کو تم نہیں دیکھتے۔ یعنی میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے مسلمانون کی مدد کر رہے ہیں۔ تحقیق میں اللہ سے ڈر رہا ہوں کہ کہیں قیامت سے پہلے ہی نہ پکڑ لیا جاؤں اور اللہ کا غضب سخت ہے باوجود مہلت کے بھی چھوٹا موٹا عذاب دنیا میں بھی مجھے دے سکتا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ملعون نے جھوٹ بولا اس کے دل میں خدا کا خوف نہ تھا۔ اس نے دیکھ لیا کہ قریش کا لشکر ہلاکت کے بھنور میں پھنس چکا ہے اور اس کی قدم عادت ہے کہ وہ اپنے متبعین (ماننے والے) کو دھوکا دیکر اور ہلاکت میں پھنسا کر عین وقت پر کھسک جاتا ہے اسی عادت کے مطابق اس نے یہاں بھی کیا۔

جب مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہونے لگی تو ابلیس لعین حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔ جب اس نے آسمان سے فرشتوں کو اترتے دیکھا تو حارث کا ہاتھ جھٹک کر بھاگنے لگا حارث بولا کہ اے سراقہ تو ہم کو ایسے حال میں چھوڑ کر بھاگتا ہے ابلیس نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم کو نظر نہیں آتی اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اس کا بھاگنا تھا کہ کافروں نے شکست کھائی۔ بدر کے بھگوڑے جب مکہ پہنچے تو وہاں جاکر کہا کہ ہم کو سراقہ نے شکست دلائی اور سراقہ کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تو نے ہم کو شکست دلائی جب یہ خبر سراقہ کو ملی تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو اتنی بھی خبر نہیں کہ تم لڑائی کے ارادہ سے نکلے تھے۔ ہاں جب تم شکست کھا کر واپس آئے اس وقت مجھ کو تمہاری لڑائی اور شکست کا حال معلوم ہوا۔ تو قریش نے کہا کہ تو فلانے فلانے روز ہمارے پاس نہیں آیا تھا اور کیا تو نے ہم سے یہ باتیں نہیں کی تھیں۔ اس نے قسم کھائی کہ مجھے ان باتوں کو ذرا بھی خبر نہیں۔ تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔ جو سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا ۔۔، اور ابلیس کا یہ قصہ روایات کثیرہ سے ثابت ہے جس کو ابن کثیر نے عبداللہ ابن عباس اور مجاہد قتادہ ضحاک اور سدی اور محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

انسان اور جن کی تخلیق کا مادہ:

بحوالہ سورۃ الحجر آیات ۲۶-۲۷

Marfat.com

"ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم لو کی پست سے پیدا کر چکے تھے۔"

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جن انسان سے پہلے پیدا کیے گئے تھے شیطان چونکہ جن تھا اس لئے اس نے انسان اول یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا منظر دیکھا۔

انسان کو سجدہ کرنے کا حکم:

پھر یاد رکھو اس موقع کو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ "میں سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔"

(سورۃ الحجر آیات ۲۸-۲۹)

انسانی روح کیا ہے:

"اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے اندر جو روح پھونکی گئی ہے وہ دراصل صفات الٰہی کا ایک عکس یا پر تو ہے حیات، علم، قدرت، ارادہ، اختیار، اور دوسری جتنی بھی صفات انسان میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے مجموعہ ہی کا نام روح ہے یہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی صفات کا ایک ہلکا سا پر تو ہے جو اس کالبد خاکی پر ڈالا گیا اور اسی پر تو (عکس) کی وجہ سے انسان زمین پر خدا کا خلیفہ اور ملائکہ سمیت تمام موجودات ارضی کا مسجود قرار پایا۔

یوں تو ہر وہ صفت جو مخلوقات میں پائی جاتی ہے اس کا مصدر و منبع اللہ تعالیٰ ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں تقسیم فرمایا پھر ان میں سے ۹۹ حصے اپنے پاس رکھے، اور صرف ایک حصہ زمین پر اتارا یہ اسی حصے کی برکت ہے جس کی وجہ سے مخلوقات آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر ایک جانور اپنے بچے پر سے اپنا کھر اٹھاتا ہے تاکہ اسے ضرر نہ پہنچ جائے۔ تو یہ بھی دراصل اسی حصہ رحمت کا اثر ہے۔"

مگر جو چیز انسان کو دوسری مخلوقات پر فضیلت دیتی ہے وہ یہ ہے کہ جس جامعیت کے ساتھ اللہ کی صفات کا پر تو اس پر ڈالا گیا ہے۔ اس سے کوئی دوسری مخلوق سرفراز نہیں کی گئی۔

ابلیس کا سجدہ نہ کرنے کا عذر:

چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ

Marfat.com

دینے سے انکار کر دیا رب نے پوچھا۔

"اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا؟"

اس نے کہا

"میرا یہ کام نہیں ہے کہ میں اس بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا ہے۔"

(الحجر ۳۲-۳۳)

شیطان کے انکار کا نتیجہ:

رب نے فرمایا:

"اچھا تو نکل جا یہاں سے کیونکہ تو مردود ہے اور اب روز جزاء تک تجھ "پر لعنت ہے۔"

(الحجر ۳۴ ۳۵)

شیطان نے چیلنج کر دیا:

اس نے عرض کیا:

"میرے رب یہ بات ہے تو پھر مجھے اس روز تک کے لئے مہلت دے جبکہ سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔"

فرمایا۔

"اچھا تجھے مہلت ہے اس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے۔"

وہ بولا۔

"میرے رب جیسا تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لئے دلفریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکاؤں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔"

فرمایا

"یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے بے شک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا۔ تیرا بس تو صرف ان بھکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں، اور ان سب کے لئے جہنم کی وعید ہے۔

(الحجر ۳۶ ۴۳)

Marfat.com

شیطان کا بہکانہ:

شیطان نے تکبر میں آکر کہا کہ جس طرح تو نے مجھے اس حقیری مخلوق کو جو گارے سے بنائی ہے سجدہ کرنے کا حکم دیکر مجبور کیا کہ میں تیری نافرمانی کروں اسی طرح اب میں انسانوں کو بھی تیرا نافرمان بناؤں گا اور وہ اس طرح کہ ان کے سامنے دنیا کو ایسا دلفریب بنا کر اٹھاؤں گا کہ انسان اس سے دھوکا کھا کر تیرا نافرمان بن جائے گا۔ اور دنیاوی لذتوں میں میری تحریک اور تلقین سے اس قدر گرفتار ہو جائے گا کہ وہ خلافت کی ذمہ داریاں اور آخرت کی جواب دہی کو بھول جائے گا اور تجھے فراموش کر دے گا یا تجھے یاد رکھنے کے باوجود تیرے احکام کی خلاف ورزی کرے گا۔

بہکے ہوئے لوگ:

اللہ پاک نے فرمایا کہ میرے بندوں (یعنی عام انسانوں) ہوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہو گا کہ تو انہیں زبردستی نافرمان بنا دے۔ البتہ جو خود ہی بہکے ہوئے اور آپ ہی تیری پیروی کرنا چاہیں انہیں تیری راہ پہ جانے کی لئے چھوڑ دیا جائے گا انہیں ہم زبرستی اس سے باز رکھنے کی کوشش نہ کریں گے۔

شیطان کے وعدے:

اور یاد کرو جبکہ ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔

اس نے کہا۔ "کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے؟"

پھر وہ بولا۔ "دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟"

اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں۔ بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اچھا تو جا ان میں سے جو بھی تیری پیروی کریں تجھ سمیت ان سب کے لئے جہنم ہی بھرپور جزا ہے تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے۔ ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا، مال اور اولاد میں ان کے ساتھ ساجھا لگا اور ان کو وعدوں کے جال میں پھانس۔

اور شیطان کے وعدے ایک دھوکے کے سوا اوز کچھ بھی نہیں یقیناً میرے بندوں پر تجھے

Marfat.com

کوئی اقتدار حاصل نہ ہو گا اور توکل کے لئے تیرا رب کافی ہے۔

(بنی اسرائیل ۶۱-۶۵)

شیطان یا ڈاکو:

شیطان کو اللہ پاک نے فرمایا تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے۔ پھسلا ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا ---- اس فرمان میں شیطان کو ایک ڈاکو سے تشبیہ دی گئی ہے جو کسی بستی پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لائے اور ان کو اشارہ کرتا جائے کہ ادھر لوٹو ادھر چھاپہ مارو اور وہاں غارت گری کرو شیطان کے سواروں اور پیادوں سے مراد وہ سب جن اور انسان ہیں جو بے شمار مختلف شکلوں اور حیثیتوں میں ابلیس کے مشن کی خدمت کر رہے ہیں۔

شیطان اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا:

"یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا اس لئے اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ بڑا ہی برا بدل ہے جسے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں۔"

(الکھف ۵۰)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ شیطان کے بیوی بچے بھی ہیں اس لئے کہ ذریت بغیر بیوی کے نہیں ہوتی۔ (مجاہد، شعبی، اعمش کی روایت) اللہ پاک کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ارحم الراحمین کو چھوڑ کر اپنے آبائی دشمن کو دوست بنانا بہت ہی برا بدل ہے۔ یہ گمراہ انسانوں کے لئے تنبیہہ ہے کہ اپنے مہربان مالک و خالق اور رحیم و شفیق پیغمبروں کو چھوڑ کر اس ازلی دشمن یعنی ابلیس کے پھندے میں پھنس رہے ہیں۔ جو روز اول سے ہی ان کا دشمن ہے۔

شیطان اور فرشتے:

اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ابلیس جنوں میں سے تھا اس سے ان تمام غلط فہمیوں کی جڑ کٹ جاتی ہے جو عموماً لوگوں میں پائی جاتی ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں تھا اور فرشتہ بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ معلم الملکوت چونکہ یہ جنوں میں سے تھا اس لئے یہ ذی اختیار بھی تھا۔ کیونکہ اسے فرشتوں کی طرح پیدائشی فرمان بردار نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ نیکی اور بدی دونوں کی توفیق دی گئی تھی۔ اس لئے اس نے خود اپنی مرضی سے گمراہی اور نافرمانی کی راہ اختیار

Marfat.com

کی چنانچہ فرشتوں کے ساتھ یہ سب مخلوق سر بسجود ہوئیں مگر ابلیس نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

(جلد سوم صفحہ ۱۳۰-۳۱)

منکرین حق اور شیاطین:

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم نے ان منکرین حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں خوب خوب (مخالفت حق پر) اکسا رہے ہیں اچھا تو اب ان پر نزول عذاب کے لئے بے تاب نہ ہو۔ ہم ان کے دن گن رہے ہیں۔"

(مریم ۸۳-۸۴)

شیطان نے آدم علیہ السلام (انسان اول) کو پھسلایا:

ہم نے اس سے پہلے آدم کو ایک حکم دیا تھا۔ مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا

یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو۔ وہ سب تو سجدہ کر گئے۔ مگر ایک ابلیس تھا۔ کہ انکار کر بیٹھا اس پر ہم نے آدم سے کہا کہ "دیکھو یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں جنت سے نکلوا دے اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ یہاں تو تمہیں یہ آسائشیں حاصل ہیں۔ نہ بھوکے ننگے رہتے ہو نہ پیاس اور دھوپ تمہیں ستاتی ہے۔

لیکن شیطان نے اسے پھسلایا اور کہنے لگا۔

"آدم بتاؤں تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے؟" آخر کار دونوں (میاں بیوی) اس درخت کا پھل کھا گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً ہی ان کے ستر ایک دوسرے کے آگے کھل گئے اور لگے دونوں اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے۔

آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گیا پھر اس کے رب نے اسے برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے ہدایت بخشی اور فرمایا۔

"تم دونوں (انسان اور شیطان) یہاں سے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا اور جو میرے ذکر (اس نصیحت) سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔" وہ کہے گا "پروردگار

Marfat.com

دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا۔ یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "ہاں اس طرح تو ہماری آیات کو جبکہ وہ تیرے پاس آئی تھیں--- تو نے بھلا دیا تھا۔ اس طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔"

اس طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والے کو (دنیا میں) بدلہ دیتے ہیں اور اخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ دیرپا ہے۔

(طٰہٰ ۱۱۵-۱۲۷)

عزم کی کمی:

آدم علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے خلاف جو کچھ کیا وہ کسی تکبر اور قصد اور ارادہ سرکشی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ غفلت، اور بھول میں پڑجانے اور عزم و ارادے کی کمزوری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے تھا۔ انہوں نے اللہ پاک کے حکم کو یاد رکھنے کی کوشش نہ کی بلکہ بھول گئے اور نہ ہی ان کے ارادے میں اتنی پختگی پائی گئی کہ اس حکم کے خلاف نہ جاتی اس لئے شیطان نے انہیں جھوٹ بول کر فریب دے کر اور جھوٹی امیدیں دلا کر آسانی سے پھسلا لیا--- حالانکہ دونوں میاں بیوی کو یہ بات بتادی گئی تھی۔ کہ اگر تم نے اس دشمن کے بہکاوے میں آکر ہمارے حکم کی خلاف ورزی کی تو نہ جنت میں رہ سکو گے نہ اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا سکو گے۔ یہ سب آسائشیں تم سے چھین جائیں گی۔

بشری کمزوری اور اس کی معافی:

"یہاں اس بشری کمزوری کی حقیقت کو سمجھ لینا چاہیئے جو آدم علیہ السلام سے ظہور میں آئی۔ اللہ تعالیٰ کو وہ اپنا خالق اور رب جانتے تھے، اور دل سے مانتے تھے۔ جنت میں ان کو آسائشیں حاصل تھیں ان کا تجربہ انہیں خود ہر وقت ہو رہا تھا۔ ان کے ساتھ وہی سلوک ہوا جو وفادار بندے کے ساتھ کیا جاتا ہے جو محض "بھول" اور "فقدان عزم" کی وجہ سے قصور کر گزرا ہو اور پھر ہوش آتے ہی اپنے کئے پر شرمندہ ہو جائے یہ سلوک حضرت آدم علیہ السلام و حوا سے کیا گیا کیونکہ اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی وہ پکار اٹھے تھے۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین

"اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اور اگر تو ہمیں درگزر نہ فرمائے اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔"

Marfat.com

نبی کی تمنا اور شیطان کی خلل اندازیاں:

اور اے محمدؐ اس سے پہلے جو رسول اور نبی بھی ہم نے بھیجا ہے (اس کے ساتھ یہ ضرور ہوا ہے کہ) جب اس نے تمنا کی شیطان اس کی تمنا میں خلل انداز ہو گیا۔ اس طرح جو کچھ بھی شیطان خلل اندازیاں کرتا ہے اللہ ان کو مٹا دیتا ہے، اور اپنی آیات کو پختہ کر دیتا ہے اللہ علیم اور حکیم ہے۔

(وہ اس لئے ایسا ہونے دیتا ہے) تاکہ شیطان کی ڈالی ہوئی خرابی کو فتنہ بنا دے ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا ہے اور جن کے دل کھوٹے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ عناد میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

(الحج ۵۲-۵۳)

انسانی تخلیق کے مراحل:

ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا
پھر اسے ایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا
پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی
پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا
پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں
پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا
پھر اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا کھڑا کیا۔
پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ۔ سب کاریگروں سے اچھا کاریگر پھر اس کے بعد تم کو ضرور مرنا ہے۔
پھر قیامت کے روز یقیناً تم اٹھائے جاؤ گے۔

(المؤمنون ۱۲-۱۶)

انسانی زندگی کا ارتقا:

کوئی بھی یہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ منی کے ایک حقیر سے قطرے میں چھ فٹ کا ایک انسان بند ہے جس میں بے پناہ قوتیں موجود ہیں، اور جو دنیا میں آنے کے بعد محیرالعقول کارنامے سرانجام دے گا۔ یہ سب خالق اکبر کی قدرت سے ہے کہ انسانی تخلیق کے یہ تمام مراحل اس طرح مکمل ہو جاتے ہیں کہ خود انسان حیران ہو کر پکار اٹھتا ہے کہ سب کاریگروں میں بہترین

Marfat.com

کاریگر خود اللہ کی ذات پاک ہے شکم مادر سے باہر آنے کے بعد تو انسان کا بچہ صرف گوشت پوست کا ایک لوتھڑا ہی ہوتا ہے جسے کسی بات کی سمجھ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی قوت ہوتی ہے لیکن بڑا ہونے کے بعد اس کی گوناگون صلاحیتیں اپنا لوہا منوانے لگتی ہیں۔ حتیٰ کہ بڑھاپے تک پہنچ کر ایک عجیب کمزور سا انسان بن جاتا ہے اور نئی نسلوں کو اس کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ اس بوڑھے کا بچپن اور لڑکپن کیسا تھا اور جوانی کیسی تھی۔ اس وقت اگر انسان اس پر غور کرے کہ آج سے اتنے سال پہلے جو بوند رحم مادر میں ٹپکی تھی اس نے کتنے روپ بدلے ہیں اور کس قدر انقلابات کا موجب بنی ہے تو سر بے اختیار اللہ کی جبروتیت اور قدرت کے سامنے جھک جاتا ہے کیونکہ اللہ پاک واقعی لامحدود قدرتوں کا مالک ہے جو مٹی کے ست کو ترقی دیکر ایک پورے انسان کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے اور اسے اس قدر قوتوں اور صلاحیتوں سے نوازتا ہے کہ ان کا اندازہ کرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔

شیطان کی اکساہٹوں سے پناہ مانگو:

اے محمدؐ برائی کو اس طریقہ سے دفع کرو جو بہترین ہو جو کچھ باتیں وہ تم پر بناتے ہیں وہ ہمیں خوب معلوم ہیں اور دعا کرو کہ

"پروردگار میں شیاطین کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں بلکہ اے میرے رب میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔"

(المؤمنون ۹۷-۹۸)

(اگرچہ یہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا جا رہا ہے مگر اس سے ہر مومن کے لئے رہنمائی ہے کہ وہ یہ دعا کیا کرے)

شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اس کی پیروی جو کوئی کرے گا۔ تو وہ اسے فحش اور بدی ہی کا حکم دے گا۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی شخص پاک نہ ہو سکتا تھا۔ مگر اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

(النور ۲۱)

شیطان تو تمہیں برائی کی نجاستوں میں آلودہ کرنے کے لئے اس طرح تلا بیٹھا ہے کہ اگر اللہ اپنے فضل و کرم سے تم کو نیک اور بد کی تمیز نہ سمجھائے اور تم کو اصلاح کی تعلیم و توفیق سے

Marfat.com

نہ نوازے تو تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بل بوتے پر پاک نہ ہو سکے۔

شیطان اور قرآن مجید کا نزول:

اس (کتاب مبین) کو شیاطین لے کر نہیں اترے ہیں نہ یہ کام ان کو سجتا ہے اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے ہیں۔ وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے ہیں۔

(الشعراء ۲۱۰-۲۱۲)

شیطاطین کن پر اترتے ہیں:

لوگو کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟ وہ ہر جعل ساز بدکار پر اترا کرتے ہیں سنی سنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

(الشعراء ۲۲۱-۲۲۳)

بخاری نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا۔ اپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض اوقات تو وہ ٹھیک بات بتا دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ٹھیک بات جو ہوتی ہے اسے کبھی کبھار جن لے اڑتے ہیں اور جا کر اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتے ہیں پھر وہ اس کے ساتھ جھوٹ کی بہت سی آمیزش (ملاوٹ) کر کے ایک داستان بنالیتا ہے۔

ہد ہد نے ملکہ سبا کے متعلق حضرت سلیمان علیہ السلام کو رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا:

شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے خوشنما بنا دیئے اور انہیں شاہراہ سے روک دیا اس وجہ سے وہ یہ سیدھا راستہ نہیں پاتے کہ اس خدا کو سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں نکالتا ہے۔

(النمل ۲۴-۲۵)

یعنی دنیا کی دولت کمانے اور اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کے جس کام میں وہ منہمک تھے شیطان نے ان کو سمجھا دیا کہ بس یہی عقل و فکر کا ایک منبع اور قوائے ذہنی و جسمانی کا ایک استعمال ہے اس سے زیادہ کسی چیز پر سنجیدگی سے غور کرنے کی حاجت ہی نہیں ہے کہ تم خواہ مخواہ اس فکر میں پڑو۔ کہ اسی ظاہری حیات دنیا کے پیچھے حقیقت واقعیہ کیا ہے۔

Marfat.com

من مانی خواہشات شیطان کا حربہ:

اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو گا جو خدائی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے اللہ ایسے ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا۔

(القصص ۵۰)

انسانی تخلیق کی ابتداء:

وہی ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا زبردست اور رحیم جو چیز بھی اس نے بنائی خوب ہی بنائی۔ اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی۔ پھر اس کی نسل ایک ایسی ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح کا ہے پھر اس کو نک سک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی اور تم کو کان دیئے آنکھیں دیں، اور دل دیئے تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔

(السجدہ ٦-٩)

سلسلہ تخلیق کا کمال:

اللہ پاک نے انسانی تخلیق کا کمال درجے کا حیرت انگیز سلسلہ شروع کیا پہلے اس نے گارے یعنی مٹی کے ست سے اپنی قدرت اور تخلیقی عمل سے انسان کو پیدا کیا پھر اسے طرح طرح کی صلاحتیں اور قوتیں دیں، اور اس کی بعد خود اس انسان میں توالدوتناسل کی یہ عجیب و غریب طاقت رکھ دی۔ کہ اس کے نطفہ سے ویسے ہی انسان پیدا ہوتے چلے جائیں اور خود خالق اکبر کو بار بار گارے سے انسان نہ بنانے پڑیں۔ یعنی ایک کمال قدرت تو یہ تھا کہ مٹی کے پتلے میں زندگی اور عقل و شعور پیدا کر دیا جس سے انسان جیسی حیرت انگیز مخلوق وجود میں آگئی، اور دوسرا کمال یہ ہے کہ انسانوں کی آئندہ پیدائش کے سلسلہ توالدوتناسل کو جاری کرنے کے لئے ایک ایسی عجیب مشینری خود انسانی ساخت کے اندر رکھ دی جس کی ترکیب اور کارگزاری کو دیکھ کر خود انسانی عقل مبہوت ہو جاتی ہے۔

روح:

روح سے مراد محض وہ زندگی نہیں ہے جس کی بدولت ایک ذی حیات جسم کی مشین متحرک ہوتی ہے بلکہ اس سے مراد وہ خاص جوہر ہے جو فکر و شعور اور عقل و تمیز اور فیصلہ و اختیار کا حامل ہوتا ہے۔ جس کی بدولت انسان تمام دوسری مخلوقات ارضی سے ممتاز ایک صاحب

Marfat.com

شخصیت ہستی، صاحب انا ہستی اور حامل خلافت ہستی بنتا ہے۔ اس روح کو اللہ تعالیٰ نے اپنی روح یا تو اس معنی میں فرمایا ہے کہ وہ اس کی ملک ہے اور اس کی ذات پاک کی طرف اس کا انتساب اسی طرح کا ہے جس طرح ایک چیز اپنے مالک کی طرف منسوب ہو کر اس کی چیز کہلاتی ہے۔

شیطان کی بندگی نہ کرو:

اور اے مجرموں آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔

آدم کے بچو کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری ہی بندگی کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

(یٰسین ۵۹-۶۱)

"یہ قیامت کے دن ہو گا، اور شیطان کی تابعداری کرنے والے سب مجرم سخت گھاٹے اور نقصان میں ہوں گے۔"

شیطان اور اس کے ساتھیوں کا انجام:

(ان سے کہو) "مجھے اس وقت کی کوئی خبر نہ تھی جب ملاء اعلی میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ مجھ کو تو وحی کے ذریعہ سے یہ باتیں صرف اس لئے بتائی جاتی ہیں کہ میں کھلا کھلا خبردار کرنے والا ہوں۔"

جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا:

"میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں پھر جب میں اسے پوری طرح سے بنادوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں۔ تو تم اس کے آگے سجدے میں گر جاؤ۔"

اس حکم کے مطابق فرشتے سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر ابلیس نے اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا، اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

رب نے فرمایا:

"اے ابلیس تجھے کیا چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے؟ تو بڑا بن رہا ہے یا تو ہے ہی کچھ اونچے درجے کی ہستیوں میں سے؟"

اس نے جواب دیا۔

"میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے ور اس کو مٹی سے۔"

فرمایا

Marfat.com

"اچھا تو یہاں سے نکل جا۔ تو مردود ہے اور تیرے اوپر یوم الجزاء تک میری لعنت ہے۔"

وہ بولا۔

"اے میرے رب یہ بات ہے تو پھر مجھے اس وقت تک کے لئے مہلت دے دے۔ جب یہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔"

فرمایا

"اچھا تجھے اس روز تک کی مہلت ہے۔ جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔"

اس نے کہا۔

"تیری عزت کی قسم میں ان سب لوگوں کو بہکا کر رہوں گا۔ بجز تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے خالص کر لیا ہے۔"

فرمایا

"تو حق یہ ہے اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب لوگوں سے بھر دوں گا۔ جو ان انسانوں میں سے تیری پیروی کریں گے۔

(ص ۶۹-۸۵)

جھگڑا:

یہ اس جھگڑے کی تفصیل ہے جو آیت نمبر ۷۰ (پہلی آیت) میں دی گئی ہے اور اس جھگڑے سے مراد شیطان کا اللہ سے جھگڑا ہے جیسا کہ آگے کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے ملاء اعلیٰ سے مراد فرشتے ہیں (بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ ملاء اعلیٰ وہ جگہ ہے جہاں سے فرشتے اللہ پاک سے احکام وصول کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ سے شیطان کا مکالمہ روبرو نہیں بلکہ کسی فرشتے ہی کے توسط سے ہوا ہے اس لئے کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بھی ملاء اعلیٰ میں شامل تھا۔

انسانی تخلیق کی مزید تفصیل:

وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔
پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے۔
پھر وہ تمہیں بچے کی شکل میں نکالتا ہے۔
پھر تمہیں بڑھاتا ہے. تاکہ تم اپنی پوری طاقت کو پہنچ جاؤ۔
پھر اور بڑھاتا ہے تاکہ تم بڑھاپے کو پہنچو۔

Marfat.com

اور تم میں سے کوئی پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے۔

یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ تم اپنے مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور اس لئے کہ تم حقیقت کو سمجھو۔

وہی ہے زندگی دینے والا اور وہی موت دینے والا ہے۔

وہ جس بات کا بھی فیصلہ کرتا ہے بس ایک حکم دیتا ہے کہ وہ ہو جائے اور وہ ہو جاتا ہے۔

(المومن ۶۷-۶۸)

اگر تم شیطانی اکساہٹ محسوس کرو تو؟:

اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(حم السجدہ ۳۶)

شیطان جب دیکھتا ہے کہ حق و باطل کی جنگ میں کمینگی کا مقابلہ شرافت سے اور بدی کا مقابلہ نیکی کے ساتھ ہو رہا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ حق کی خاطر لڑنے والوں کو اکسا کر دوسروں کو اعتراض کا موقع دے، اور یہ سارا معاملہ جوپٹ ہو کر رہ جائے تاکہ حق کا کام بند ہو اور فتنہ و فساد پھیلے اس مقام کی بہترین تفسیر وہ واقعہ ہے جو امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی للہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بے تحاشا گالیاں دینے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموشی کے ساتھ اس کی گالیاں سنتے رہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکراتے رہے آخر کار جناب صدیق رضی اللہ عنہ کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور انہوں نے بھی جلال میں ایک سخت بات کہہ دی۔ ان کی زبان سے وہ بات نکلتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شدید انقباض طاری ہوا جو چہرۂ مبارک پر نمایاں ہونے لگا اور آپ فوراً اٹھ کر تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئے اور راستے میں عرض کیا کہ کیا بات ہے وہ مجھے گالیاں دیتا رہا، اور آپ خاموش مسکراتے رہے۔ مگر جب اسے جواب دیا تو آپ ناراض ہو گئے؟ فرمایا "جب تک تم خاموش تھے ایک فرشتہ تمہارے ساتھ رہا، اور تمہاری طرف سے اس کو جواب دیتا رہا۔ مگر جب تم بول پڑے تو فرشتے کی جگہ شیطان آ گیا۔ میں شیطان کے ساتھ تو نہیں بیٹھ سکتا تھا۔"

ان آیات کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپ کے واسطے سے اہل ایمان کو

Marfat.com

دعوت دین اور اصلاح خلق کی یہ حکمت سکھائی گئی ہے کہ شیطانی اکساہٹ محسوس ہوتے ہی اللہ پاک سے پناہ مانگ لو۔

شیطان بدترین ساتھی:

جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے۔
ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔
یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں۔
اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں۔
آخر کار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا۔ تو اپنے شیطان سے کہے گا۔
''کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا بعد (فاصلہ) ہوتا تو تو بدترین ساتھی نکلا۔
اس وقت ان سے کہا جائے گا۔ کہ جب تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہارے لئے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔

(الزخرف ۳۶ ۳۹)

ذاتی خواہشات:

پھر کیا تم نے کبھی اس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعد اب اور کون ہے جو اسے ہدایت دے کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے
یہ لوگ کہتے ہیں کہ
''زندگی بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے یہیں ہمارا مرنا اور جینا ہے۔
اور گردش ایام کے سوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو۔'' درحقیقت اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی علم نہیں ہے۔ یہ محض گمان کی بنا پر یہ باتیں کرتے ہیں۔''

(الجاثیہ ۲۳۔۲۴)

خواہش نفس کو خدا بنالیا:

ابن جرید اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ ''اس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا لیا

Marfat.com

جس چیز کی نفس نے خواہش کی اس کا ارتکاب کر گزرا نہ اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حرام کیا نہ اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال کیا۔"

ابو بکر جصاص اس کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ "وہ خواہش نفس کی اس طرح اطاعت کرتا ہے جیسی کوئی خدا کی اطاعت کرے۔"

زمخشری اس کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ وہ خواہش نفس کا نہایت فرمانبردار ہے جدھر اس کا نفس اسے بلاتا ہے اسی طرف وہ چلا جاتا ہے گویا کہ وہ اس کی بندگی اس طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے خدا کی بندگی کرے۔

آخرت کا انکار اور خواہش نفس:

اخرت کا انکار دراصل وہی لوگ کرتے ہیں۔ جو خواہشات نفس کی بندگی کرنا چاہتے ہیں اور عقیدہ آخرت کو اپنی اس آزادی میں مانع سمجھتے ہیں۔ یہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ عقیدہ و آخرت کا انکار انسانی اخلاق کے لئے تباہ کن ہے۔ آدمی کو آدمیت کے دائرے میں اگر کوئی چیز رکھ سکتی ہے تو وہ صرف یہ احساس ہے کہ ہم غیر ذمہ دار نہیں ہیں۔ بلکہ ہمیں خدا کے حضور اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ اس احساس سے خالی ہو جانے کے بعد کوئی شخص بڑے سے بڑا عالم بھی ہو تو وہ جانوروں سے بدتر رویہ اختیار کئے بغیر نہیں رہتا۔

شیطان اور جھوٹی توقعات:

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اس سے پھر گئے ان کے لئے شیطان نے اس روش کو سہل بنا دیا ہے، اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔

(محمد ۲۵)

سب سے بڑا دھوکے باز:

اس روز (قیامت کے دن) منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہو گا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے ہٹ جاؤ اپنا نور کہیں اور تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہو گا۔ اس دروازے کے اندر رحمت ہو گی، اور باہر عذاب وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے۔ ہاں مگر تم نے اپنے

Marfat.com

آپ کو خود فتنے میں ڈالا موقع پرستی کی- شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں- یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آگیا، اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکا دیتا رہا--- لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کھلا کھلا کفر کیا- تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے--- وہی تمہاری خبر گیری کرنے والا ہے اور یہ بدترین انجام ہے-

(الحدید ۱۳-۱۵)

شیطان کی پارٹی کے لوگ:

کیا تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے دوست بنایا ہے ایک ایسے گروہ کو جو اللہ کا مغضوب ہے وہ نہ تمہارے ہیں نہ ان کے اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں- اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے بڑے ہی برے کرتوت ہیں جو وہ کر رہے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے جس کی آڑ میں وہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اس پر ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے- بچانے کے لئے نہ ان کے مال کچھ کام آئیں گے- نہ ان کی اولاد- وہ دوزخ کے یار ہیں- اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے- جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا- وہ اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے- جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں، اور اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا- خوب جان لو وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں- شیطان ان پر مسلط ہو چکا ہے، اور اس نے خدا کی یاد ان کے دل سے بھلا دی ہے- وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں- خبردار رہو- شیطان کی پارٹی والے ہی خسارے میں رہنے والے ہیں-

یقیناً ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہو کر رہیں گے- فی الواقع اللہ زبردست اور زور آور ہے-

(المجادلہ ۱۴-۲۱)

شیطان کہتا ہے کفر کر:

ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں- مجھے تو اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے-

Marfat.com

(الحشر ۱۶)

بازگشت:

ذیل میں چند اہم باتیں درج کی جاتی ہیں۔

اللہ پاک نے فرمایا ہے۔

۱۔ بلاشبہ ہم نے انسانوں کو بہترین انداز سے بنایا۔

۲۔ بلاشبہ ہم نے نسل آدم کو تمام کائنات پر بزرگی اور برتری بخشی۔

۳۔ میں زمین پر (آدم کو) اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

۴۔ ہم نے بار امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس امانت الٰہی کے بار کو اٹھانے سے انکار کر دیا، اور اس سے ڈر گئے، اور انسان نے اس بار گراں کو اٹھالیا۔

یہ ساری آیات انسانی عظمت و شان اور اس کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کرتی ہیں، لیکن شیطان کے بہکاوے میں آکر انسان شتر بے مہار کی طرح عرصہ حیات میں محو خرام رہنا چاہتا ہے اور اسی بات کی طرف اللہ پاک نے ارشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

۱۔ کیا لوگوں (انسانوں) نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ بے مقصد چھوڑ دیئے جائیں گے؟

۲۔ (اللہ تعالیٰ نے) انسان کو پیدا کیا اور پھر (نیک و بد) کی راہ دکھلائی۔

مقصد یہ تھا کہ انسان کو ارادہ اور اختیار کی آزادی بھی دی جائے اور ذمہ داری کا بوجھ ڈال کر اسے زندگی گذارنے کے حدود و قیود سے بھی روشناس کرا دیا جائے۔ پیغمبروں کا سلسلہ اسی لئے جاری رکھا گیا تھا۔

آدم علیہ السلام کو صفت "علم" سے اس طرح نوازا گیا کہ فرشتوں کے لئے بھی ان کی برتری اور استحقاق خلافت کے اقرار کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا۔

جنت میں حضرت آدم علیہ السلام ایک عرصہ تک تنہا زندگی بسر کرتے رہے مگر اپنی زندگی اور راحت و سکون میں ایک وحشت اور خلا محسوس کرتے تھے۔ ان کی طبیعت اور فطرت کسی مونس و ہمدم کی جویا نظر آتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو پیدا کیا اور حضرت آدم اپنا ہمدرد و رفیق پا کر بے حد مسرور ہوئے اور اطمینان قلب محسوس کیا۔ حضرت آدم و حوا کو اجازت تھی کہ وہ جنت میں رہیں سہیں اور اس کی ہر چیز سے فائدہ اٹھائیں مگر ایک درخت کو متعین کر کے بتایا گیا کہ اس کا پھل نہ کھائیں بلکہ اس کے پاس تک نہ جائیں۔

جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہو گئی اور انہوں نے اس درخت کا پھل کھالیا تو

Marfat.com

اللہ پاک نے انہیں اپنا فیصلہ سنا دیا کہ اب تم اور تمہاری اولاد کو ایک مقررہ وقت تک زمین پر قیام کرنا ہو گا' اور تمہارا دشمن ابلیس بھی اپنے تمام سامان عداوت کے ساتھ وہاں موجود رہے گا' اور تم کو اس طرح ملکوتی اور طاغوتی طاقتوں کے درمیان زندگی بسر کرنی ہو گی اس کے باوجود اگر تم اور تمہاری اولاد مخلص بندے اور سچے نائب ثابت ہوئے تو تمہارا اصلی وطن "جنت" ہمیشہ کے لئے تمہاری ملکیت میں دے دیا جائے گا۔ لہٰذا تم اور حوا دونوں یہاں سے جاؤ اور میری زمین پر جا کر بسو اور مقررہ مدت تک حق عبودیت ادا کرتے رہو۔ اس طرح انسانوں کے باپ اور اللہ تعالیٰ کے خلیفہ آدم علیہ السلام نے اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ اللہ کی زمین پر قدم رکھا۔

ابلیس بلاشبہ فرشتوں میں سے نہ تھا بلکہ جنوں میں سے تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو یہ اس وقت اس مجلس میں موجود تھا' اور غیر معلوم مدت تک فرشتوں کے ساتھ تسبیح و تہلیل میں مشغول رہنے کی وجہ سے وہ بھی اس حکم کا مخاطب تھا اور وہ بھی خود کو مخاطب سمجھتا تھا۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو اس نے یہ جواب نہیں دیا کہ میں فرشتہ نہیں ہوں۔ اس لئے اس حکم کا مخاطب ہی نہ تھا کہ سجدہ کرتا۔ بلکہ از راہ غرور کیا تو کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں اس لئے سجدہ سے باز رہا۔

شیطان نے جنت میں جا کر حضرت آدم علیہ السلام کو بہکایا ہو یا جنت سے باہر اس کا وسوسہ نفس انسانی تک پہنچ گیا ہو۔ بہرحال اس نے دونوں کو بہکایا۔

بخاری اور مسلم کی روایتوں میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عورتوں کے ساتھ نرمی اور خیر خواہی سے پیش آؤ اس لئے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔

حضرت آدم جس جنت میں رہتے تھے وہ "جنت الماوی" تھی۔ کیونکہ ہبوط (اترنا) کے الفاظ آتے ہیں یعنی عرش سے فرش پر اتر آئے۔ یہ جنت ارضی نہیں تھی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے بتائیے کیا آدم نبی تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں وہ نبی تھے اور رسول بھی ہیں انہیں اللہ رب العالمین سے شرف تخاطب و تکلم حاصل ہوا ہے۔"

Marfat.com

آخرت میں ابلیس اور اس کے ساتھیوں کی قیام گاہیں

قرآن مجید میں اللہ پاک نے نہایت واضح الفاظ میں ان قیام گاہوں کی تصویر کشی کی ہے جن میں ابلیس اور اس کے ساتھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ ذیل میں ہم ان قرآنی سورتوں کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جن میں ان کی تفصیل دی گئی ہے تاکہ قارئین اس سے عبرت حاصل کریں۔

۱۔ فساد پھیلانے والے:

انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اپنے وقار کا خیال اس کو گناہ پر جما دیتا ہے ایسے شخص کے لئے تو بس جہنم ہی کافی ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

(البقرہ ۲۰۴-۲۰۶)

۲۔ دین سے پھر جانے والے:

(اور یہ خوب سمجھ لو کہ) تم میں سے جو کوئی اس دین سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا۔ اس کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے۔ ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔

(البقرہ ۲۱۷)

۳۔ سود کھانے والے:

لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خوری سے باز آجائے۔ تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

(البقرہ ۲۷۵)

Marfat.com

۴۔ یتیموں کا حق کھانے والے:

لوگوں کو اس بات کا خیال کر کے ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑتے۔ تو مرتے وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں کیسے کچھ اندیشے لاحق ہوتے۔ پس چاہئے کہ وہ خدا کا خوف کریں، اور راستی کی بات کریں۔

جو لوگ یتیموں کے مال کھاتے ہیں در حقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں، اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

(النساء ۹-۱۰)

۵۔ اللہ اور رسول کی نافرمانی کرنے والے:

یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا۔ اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن سزا ہے۔

(النساء ۱۳-۱۴)

۶۔ اللہ کی آیات کا انکار کرنے والے:

جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے، اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے، اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے۔

(النساء ۵۶)

۷۔ منافق:

یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مدد گار نہ پاؤ گے۔ البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور اللہ کا

Marfat.com

دامن تھام لیں، اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیں۔ ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اور اللہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

(النساء ۱۴۵-۱۴۶)

۸- ظالم:

اے بنی آدم یاد رکھو اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنا رہے ہوں۔ تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا، اور اپنے رویے کی اصلاح کر لے گا اس کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے، اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلہ میں سرکشی برتیں گے۔ وہی اہل دوزخ ہونگے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

ظاہر ہے کہ اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو بالکل جھوٹی باتیں گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرے۔ یا اللہ کی سچی آیات کو جھٹلائے ایسے لوگ اپنے نوشتہ تقدیر کے مطابق اپنا حصہ پاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ گھڑی آجائے گی۔ جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لئے پہنچیں گے۔ اس وقت وہ ان سے پوچھیں گے کہ بتاؤ اب کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جن کو تم خدا کے بجائے پکارتے تھے۔ تو وہ کہیں گے کہ "سب ہم سے گم ہو گئے" اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے۔ کہ ہم واقعی منکر حق تھے۔ اللہ فرمائے گا جاؤ تم بھی اسی جہنم میں چلے جاؤ۔ جس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے گروہ جن و انس جا چکے ہیں ہر گروہ جب جہنم میں داخل ہو گا۔ تو اپنے پیش رو گروہ پر لعنت کرتا ہوا داخل ہو گا۔ حتیٰ کہ جب سب وہاں جمع ہو جائیں گے تو ہر بعد والا گروہ پہلے گروہ کے حق میں کہے گا کہ اے رب یہ لوگ تھے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا لہٰذا انہیں آگ کا دوہرا عذاب دے جواب میں ارشاد ہو گا ہر ایک کے لئے دوہرا ہی عذاب ہے مگر تم جانتے نہیں ہو، اور پہلا گروہ دوسرے گروہ سے کہے گا کہ (اگر ہم قابل الزام تھے) تو تمہی کو ہم پر کونسی فضیلت حاصل تھی اب اپنی کمائی کے نتیجہ میں عذاب کا مزا چکھو۔

(الاعراف ۳۵-۳۹)

۹- دین کو تفریح بنانے والے:

پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے "ہم نے ان سارے وعدوں کو ٹھیک پا لیا۔ جو ہمارے رب نے ہم سے کئے تھے۔ کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا جو

Marfat.com

تمہارے رب نے کئے تھے۔" وہ جواب دیں گے "ہاں" تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ "خدا کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے، اور آخرت کے منکر تھے۔"

ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہو گی۔ جس کی بلندیوں (اعرف) پر کچھ اور لوگ ہوں گے یہ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہیں۔ یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانیں گے۔ جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ

"سلامتی ہو تم پر" اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے "اے رب ہمیں ان ظالم لوگوں میں نہ شامل کیجیو۔" پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے کہ دیکھ لیا تم نے آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے، اور نہ وہ ساز و سامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے، اور کیا یہ اہل جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ بھی نہ دے گا۔؟ آج انہی سے کہا گیا کہ داخل ہو جنت میں تمہارے لئے نہ خوف ہے نہ رنج۔"

اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ "اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں۔ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا، اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے، اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔"

(الاعراف ۴۴-۵۱)

۱۰- مال کے پجاری:

دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا--- یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

(التوبہ ۳۴-۳۵)

Marfat.com

۱۱- برائیاں کمانے والے:

اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں ان کی برائی جیسی ہے ویسا ہی بدلہ وہ پائیں گے۔ ذلت ان پر مسلط ہو گی کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہو گا۔ ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوئی ہو گی۔ جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوں۔ وہ دوزخ کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(یونس ۲۷)

۱۲- اپنے رب سے کفر کرنے والے:

اب اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل لوگوں کا یہ قول ہے کہ "جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟" یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں۔ یہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

(الرعد ۵)

۱۳- رب کی دعوت کا انکار کرنے والے:

جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر لی۔ ان کے لئے بھلائی ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا وہ اگر زمین کی ساری دولت کے بھی مالک ہوں، اور اتنی ہی اور فراہم کر لیں۔ تو وہ خدا کی پکڑ سے بچنے کے لئے اس سب کو فدیہ میں دے ڈالنے پر تیار ہو جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ بہت ہی برا ٹھکانہ۔

(الرعد ۱۸)

۱۴- اللہ کے عہد کو توڑنے والے:

رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں جو ان رابطوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لئے آخرت میں بہت برا ٹھکانہ ہے۔

(الرعد ۲۵)

Marfat.com

۱۵۔ شیطان کے وعدوں پر اعتبار کرنے والے:

اور یہ لوگ جب اکٹھے اللہ کے سامنے بے نقاب ہونگے۔ تو اس وقت ان میں سے جو دنیا میں کمزور تھے وہ ان لوگوں سے بڑے بنے ہوئے تھے۔ کہیں گے "دنیا میں ہم تمہارے تابع تھے اب کیا تم اللہ کے عذاب سے ہم کو بچانے کے لئے بھی کچھ کر سکتے ہو۔" وہ جواب دیں گے "اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم ضرور تمہیں بھی دکھا دیتے۔ اب تو یکساں ہے خواہ ہم جزع فزع کریں یا صبر، بہرحال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں، اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا "حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کئے تھے وہ سب سچ تھے اور میں نے جتنے وعدے کئے۔ ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا۔ میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں۔ میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تمہیں دعوت دی، اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا اب مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ ہی کو ملامت کرو یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا۔ میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ ایسے ظالموں کے لئے تو دردناک سزا یقینی ہے۔"

(ابراہیم ۲۱-۲۲)

۱۶۔ انبیاء کی دعوت کے خلاف چالیں چلنے والے:

ڈراؤ انہیں اس دن سے جبکہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے، اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے۔ اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہونگے۔ تار کول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے، اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔ یہ اس لئے ہو گا کہ اللہ ہر متنفس کو اس کے کئے کا بدلہ دے اللہ کو حساب لینے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔

(ابراہیم ۴۸-۵۱)

۱۷۔ حق کا انکار کرنے والے:

صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اب جس کا جی چاہے مان لے ــ، اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپیٹ انہیں گھیرے میں لے چکی ہے وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی۔ جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا، اور ان کا منہ بھون ڈالے گا۔

Marfat.com

بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ۔"

(الکہف ۲۹)

۱۸۔ اللہ کے ساتھ شریک کرنے والے:

پھر کیا کریں گے یہ لوگ اس روز جب کہ ان کا رب ان سے کہے گا کہ پکارو اب ان ہستیوں کو جنہیں تم میرا شریک سمجھ بیٹھے تھے۔ یہ ان کو پکاریں گے مگر وہ ان کی مدد کو نہ آئیں گے، اور ہم ان کے درمیان ایک ہی ہلاکت کا گڑھا مشترک کر دیں گے سارے مجرم اس روز آگ دیکھیں گے، اور سمجھ لیں گے کہ اب انہیں اس میں گرنا ہے اور وہ اس سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ نہ پائیں گے۔

(الکہف ۵۲-۵۳)

۱۹۔ سرکشی کرنے والے:

انسان کہتا ہے کیا واقعی جب میں مرچکوں گا۔ تو پھر زندہ کرکے نکال لایا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یہ یاد نہیں آتا کہ ہم پہلے اس کو پیدا کر چکے ہیں جبکہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟ تیرے رب کی قسم ہم ضرور ان سب کو اور ان کے ساتھ شیاطین کو بھی گھیر لائیں گے پھر جہنم کے گرد لا کر انہیں گھٹنوں کے بل گرا دیں گے پھر ہر گروہ میں سے ہر اس شخص کو چھانٹ لیں گے جو رحمان کے مقابلے میں زیادہ سرکش بنا ہوا تھا پھر یہ ہم جانتے ہیں کہ ان میں سے کون سب سے بڑھ کر جہنم میں جھونکے جانے کا مستحق ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک طے شدہ بات ہے جسے پورا کرنا تیرے رب کا ذمہ ہے پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو (دنیا میں) متقی تھے اور ظالموں کو اسی میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

(مریم ۶۶-۷۲)

۲۰۔ جرم کرنے والے:

حقیقت یہ ہے کہ جو مجرم بن کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گا اس کے لئے جہنم ہے جس میں وہ نہ جئے گا نہ مرے گا۔

(طٰہٰ ۷۴)

۲۱۔ ظلم کا بوجھ اٹھانے والے:

اس روز (قیامت کے دن) سب لوگ منادی کی پکار پر سیدھے چلے آئیں گے۔ کوئی ذرا

Marfat.com

اکڑ نہ دکھا سکے گا' اور آوازیں رحمان کے آگے دب جائیں گی۔ ایک سرسراہٹ کے سوا تم کچھ نہ سنو گے۔ اسی روز شفاعت کارگر نہ ہو گی۔ الا یہ کہ کسی کو رحمان اس کی اجازت دے اور اس کی بات سننا پسند کرے۔ وہ لوگوں کا اگلا پچھلا سب حال جانتا ہے' اور دوسروں کو اس کا پورا علم نہیں ہے۔ لوگوں کے سر اس حی وقیوم کے آگے جھک جائیں گے۔ نامراد ہو گا جو اس وقت کسی ظلم کا بار گناہ اٹھائے ہوئے ہو۔

(طٰہٰ ۱۰۸-۱۱۱)

۲۲۔ کفر کرنے والے:

یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے' اور ان کی خبر لینے کے لئے لوہے کے گرز ہونگے۔ جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ۔

(الحج ۱۹-۲۲)

۲۳۔ خود کو گھاٹے میں ڈالنے والے:

(یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجائے گی۔ تو کہنا شروع کر دے گا۔ کہ "اے میرے رب مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج دیجئے۔ جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا۔" ہرگز نہیں یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے۔ اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک۔ پھر جونہی کہ صور پھونک دیا گیا ان کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے اس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے۔ وہی فلاح پائیں گے' اور جن کے پلڑے ہلکے ہونگے۔ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔

"کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟" وہ کہیں گے "اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی۔ ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار اب ہمیں یہاں سے نکال دے۔ پھر ہم ایسا قصور کریں۔ تو ظالم ہوں

Marfat.com

گے۔"

اللہ تعالیٰ جواب دے گا "دور ہو میرے سامنے سے۔ پڑے رہو اسی میں اور زبان مت کھولو۔ تم وہی لوگ تو ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم ایمان لائے۔ ہمیں معاف کر دے۔ ہم پر رحم فرما۔ تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے۔ تو تم نے ان کا مذاق اڑایا۔ یہاں تک کہ ان کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں اور تم ان پر ہنستے رہے۔ آج ان کے اس صبر کا میں نے یہ پھل دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔" پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا "بتاؤ زمین میں تم کتنے سال رہے۔" وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔" ارشاد ہو گا "تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہو نا، کاش! تم نے یہ اس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے، اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے۔"

(المؤمنون ۹۹-۱۱۵)

۲۴- قیامت کو جھٹلانے والے:

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اس گھڑی کو جھٹلا چکے ہیں اور جو اس گھڑی کو جھٹلائے اس کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے وہ جب دور سے ان کو دیکھے گی تو یہ اس کے غضب اور جوش کی آوازیں سن لیں گے، اور جب یہ دست و پابستہ اس میں ایک تنگ جگہ ٹھونسے جائیں گے تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے (اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔

(الفرقان ۱۱-۱۴)

۲۵- ابلیس کے لشکر:

(اس روز یعنی قیامت کا دن) جنت پرہیزگاروں کے قریب لے آتی جائے گی اور دوزخ بہکے ہوئے لوگوں کے سامنے کھول دی جائے گی، اور ان سے پوچھا جائے گا کہ

"اب کہاں ہیں وہ جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟

کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر رہے ہیں یا خود اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں؟"

پھر وہ معبود اور یہ بہکے ہوئے لوگ اور ابلیس کے لشکر سب کے سب اس میں اوپر تلے دھکیل دیئے جائیں گے وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے اور یہ بہکے ہوئے لوگ (اپنے معبودوں سے) کہیں گے کہ۔

Marfat.com

"خدا کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ جبکہ تم کو رب العالمین کی برابری کا درجہ دے رہے تھے، اور وہ مجرم لوگ ہی تھے۔ جنہوں نے ہم کو اس گمراہی میں ڈالا۔ اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی جگری دوست، کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہوں۔"

(الشعراء ۹۰-۱۰۲)

۲۶۔ برائی اپنے ساتھ لانے والے:

اور جو برائی لئے ہوئے آئے گا ایسے سب لوگ اوندھے منہ آگ میں پھینکے جائیں گے۔۔۔ کیا تم لوگ اس کے سوا کوئی اور جزا پا سکتے ہو کہ جیسا کرو ویسا بھرو۔

(النمل ۹۰)

۲۷۔ گھمنڈ کرنے والے:

اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں اچھا مژدہ سنا دو اسے ایک دردناک عذاب کا

(لقمان ۷-۸)

۲۸۔ یقین نہ کرنے والے:

کاش تم دیکھو وہ وقت جب یہ مجرم سر جھکائے اپنے رب کے حضور کھڑے ہونگے۔ (اس وقت یہ کہہ رہے ہونگے) "اے ہمارے رب ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں واپس بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ ہمیں اب یقین آگیا ہے۔" (جواب میں ارشاد ہو گا) "اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے۔ مگر میری وہ بات پوری ہو گئی۔ جو میں نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔ پس اب چکھو سزا اپنی اس حرکت کی کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزا اپنے کرتوتوں کی پاداش میں۔"

(السجدہ ۱۲-۱۴)

۲۹۔ فسق کرنے والے:

اور جنہوں نے فسق اختیار کیا ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں"

Marfat.com

گے۔ اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے، اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو اب اسی آگ کے عذاب کا مزا جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

(السجدہ ۲۰)

۳۰۔ اللہ اور رسول کو اذیت دینے والے:

جو لوگ اللہ اور رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے، اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

(الاحزاب ۵۷-۵۸)

۳۱۔ قیامت کا مذاق اڑانے والے:

لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی کب آئے گی کہو اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ تمہیں کیا خبر شاید کہ وہ قریب ہی آگئی ہو بہرحال یہ یقینی امر ہے۔ کہ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر دی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے کوئی حامی و مددگار نہ پا سکیں گے۔ جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے اسی وقت وہ کہیں گے کہ "کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔" اور کہیں گے

"اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہ راست سے بے راہ کر دیا

اے رب ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔"

(الاحزاب ۶۳-۶۸)

۳۲۔ اللہ کی آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنے والے:

منکرین کہتے ہیں کیا بات ہے کہ قیامت ہم پر نہیں آرہی ہے کہو قسم ہے میرے عالم الغیب پروردگار کی وہ تم پر آکر رہے گی۔ اس سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ آسمان میں چھپی ہوگی نہ زمین میں نہ ذرے سے بڑی اور اس سے چھوٹی سب کچھ ایک نمایاں دفتر میں درج ہے اور یہ قیامت اس لئے آئے گی۔ کہ جزا دے اور اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور رزق کریم، اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے زور لگایا ہے ان کے لئے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔

(سبا ۳-۵)

Marfat.com

۳۳۔ قرآن پر ایمان نہ لانے والے:

یہ کافر کہتے ہیں کہ "ہم ہرگز اس قرآن کو نہ مانیں گے اور نہ اس سے پہلے آئی ہوئی کسی کتاب کو تسلیم کریں گے۔"

کاش تم دیکھو ان کا حال اس وقت جب یہ ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے اس وقت یہ ایک دوسرے پر الزام دھریں گے جو لوگ دنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے۔ وہ بڑے بننے والوں سے کہیں گے کہ

"اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔"

وہ بڑے بننے والے ان دبے ہوئے لوگوں کو جواب دیں گے۔

"کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے روکا تھا۔ جو تمہارے پاس آئی تھی؟

نہیں۔ بلکہ تم خود مجرم تھے۔"

وہ دبے ہوئے لوگ ان بڑے بننے والوں سے کہیں گے۔

"نہیں بلکہ شب و روز کی مکاری تھی۔ جب تم ہم سے کہتے تھے۔ کہ ہم اللہ سے کفر کریں۔ اور دوسروں کو اس کا ہم سر ٹھہرائیں"

آخر کار جب یہ لوگ عذاب دیکھیں گے۔ تو اپنے دلوں میں پچھتائیں گے اور ہم ان منکرین کے گلوں یں طوق ڈال دیں گے۔ کیا لوگوں کو اس کے سوا اور کوئی بدلہ دیا جا سکتا ہے کہ جیسے اعمال ان کے تھے۔ ویسی ہی جزا وہ پائیں۔"

(سبا ۳۱۔۳۳)

۳۴۔ کفر کرنے والے:

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ ان کا قصہ پاک کر دیا جائے گا کہ مرجائیں، اور نہ ان کے لئے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔ اس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر اس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو۔ وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے کہ "اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال لے۔ تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے۔"

(انہیں جواب دیا جائے گا) "کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا۔؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا۔ اب مزا چکھو ظالموں کا یہاں کوئی مدد گار نہیں ہے۔"

Marfat.com

(فاطر ۳۶-۳۷)

۳۵- قیامت میں کیا ہو گا:

ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق ہے (اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) قیامت کے روز پوری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے دست راست میں لپٹے ہوئے ہوں گے پاک و بالاتر ہے۔ وہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں اور اس روز صور پھونکا جائے گا، اور وہ سب مر کر گر جائیں گے۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔

پھر ایک دوسرا صور پھونکا جائے گا، اور یکایک سب کے سب اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی کتاب اعمال لا کر رکھ دی جائے گی۔ انبیاء اور تمام گواہ حاضر کر دیئے جائیں گے لوگوں کے درمیان ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہو گا، اور ہر نفس کو جو کچھ بھی اس نے عمل کیا تھا۔ اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔ لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

(اس فیصلہ کے بعد) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا۔ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے، اور اس کے کارندے ان سے کہیں گے۔

"کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے۔ جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں، اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہوا۔ کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہو گا؟"

وہ جواب دیں گے۔

"ہاں آئے تھے۔ مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا۔"

کہا جائے گا داخل ہو جاؤ۔ جہنم کے دروازوں میں یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے یہ متکبروں کے لئے۔

(الزمر ۶۷-۷۲)

۳۶- فیصلے کے دن کو جھٹلانے والے:

بس ایک ہی جھڑکی ہو گی اور یکایک یہ اپنی آنکھوں سے (وہ سب کچھ جس کی خبر دی جا رہی ہے) دیکھ رہے ہونگے۔ اس وقت یہ کہیں گے ہائے ہماری کم بختی یہ تو یوم الجزاء ہے۔

Marfat.com

"یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
(حکم ہو گا) گھیر لاؤ سب ظالموں اور ان کے ساتھیوں اور ان کے معبودوں کو جن کی وہ خدا کو چھوڑ کر بندگی کیا کرتے تھے۔ پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھاؤ۔

(الصفت ۱۹۔ ۲۳)

۳۷۔ جہنم کی گہرائی میں گرنے والا:

(اہل جنت) پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حالات پوچھیں گے ان میں سے ایک کہے گا۔

دنیا میں میرا ایک ہم نشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا۔ کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا واقعی جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے۔ تو ہمیں جزا و سزا دی جائے گی؟ اب کیا آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اب کہاں ہیں؟"

یہ کہہ کر جونہی وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اس کو دیکھ لے گا، اور اس سے خطاب کر کے کہے گا۔

"خدا کی قسم تو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں۔ اچھا تو اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟ موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے آچکی ہے اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا۔؟" یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کی لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ بولو یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اسی پر پینے کے لئے ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا، اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش دوزخ کی طرف ہو گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ اور انہی کے نقش قدم پر دوڑ چلے حالانکہ ان سے پہلے بہت سے لوگ گمراہ ہو چکے تھے، اور ان میں ہم نے تنبیہہ کرنے والے رسول بھیجے تھے۔

(الصفت ۵۰۔ ۷۲)

۳۸۔ سرکشوں کا انجام:

اور سرکشوں کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے جہنم جس میں وہ جھلسے جائیں گے بہت ہی بری

Marfat.com

قیام گاہ یہ ہے ان کے لئے پس وہ مزا چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور پیپ لہو اور اسی قسم کی دوسری تلخیوں کا (وہ جہنم کی طرف اپنے پیروؤں کو آتے دیکھ کر آپس میں کہیں گے۔)

"یہ ایک لشکر تمہارے پاس گھسا چلا آرہا ہے کوئی خوش آمدید ان کے لئے نہیں ہے یہ آگ میں جھلسنے والے ہیں۔"

وہ ان کو جواب دیں گے۔

"نہیں بلکہ تم ہی جھلسے جا رہے ہو۔ کوئی خیر مقدم تمہارے لئے نہیں تم ہی تو یہ انجام ہمارے سامنے لائے ہو کیسی بری ہے یہ جائے قرار" پھر وہ کہیں گے۔

"کیا بات ہے ہم ان لوگوں کو کہیں نہیں دیکھتے جنہیں ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے ہم نے یونہی ان کا مذاق بنا لیا تھا۔ یا وہ کہیں نظروں سے اوجھل ہیں۔"

بے شک یہ بات سچی ہے اہل دوزخ میں یہی کچھ جھگڑے ہونے والے ہیں۔

(ص ۵۷-۶۴)

۳۹- اصل دیوالیئے:

کہو اصل دیوالیئے تو وہی ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو گھاٹے میں ڈال دیا۔ خوب سن رکھو۔ یہی کھلا دیوالہ ہے ان پر آگ کی چھتریاں اوپر سے بھی چھائی ہونگی اور نیچے سے بھی یہ وہ انجام ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس اے میرے بندو میرے غضب سے بچو۔

(الزمر ۱۵-۱۷)

۴۰- خدا پر جھوٹ باندھنے والے:

کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے

"افسوس میری اس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا بلکہ میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔"

یا کہے۔

"کاش اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی۔ تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا۔"

یا عذاب دیکھ کر کہے۔

"کاش مجھے ایک موقع اور مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔"

Marfat.com

(اور اس وقت اسے یہ جواب ملے کہ)

"کیوں نہیں میری آیات تیرے پاس آچکی تھیں۔ پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔

جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا جہنم میں متکبروں کے لئے کافی جگہ نہیں ہے۔"

(الزمر ۵۲-۶۰)

۴۱۔ غیر حق میں مگن رہنے والے:

تم نے دیکھا ان لوگوں کو جو اللہ کی آیات میں جھگڑے کرتے ہیں کہاں سے وہ پھرائے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ جو اس کتاب کو اور ان ساری کتابوں کو جھٹلاتے ہیں جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجی تھیں؟ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے اور پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ اب کہاں ہیں اللہ کے سوا وہ دوسرے خدا جن کو تم شریک کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے۔

"کھوئے گئے وہ ہم سے بلکہ ہم اس سے پہلے کسی چیز کو نہ پکارتے تھے۔"

اس طرح اللہ کافروں کا گمراہ ہونا متحقق کر دے گا۔ ان سے کہا جائے گا۔

"یہ تمہارا انجام اسی لئے ہوا ہے کہ تم زمین میں غیر حق پر مگن تھے اور پھر اسی پر اتراتے تھے۔ اب جاؤ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ تمہیں وہیں رہنا ہے۔ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے متکبرین کا۔"

(المومن ۶۹-۷۶)

۴۲۔ اللہ کے دشمن:

اور ذرا اس وقت کا خیال کرو جب اللہ کے یہ دشمن دوزخ کی طرف جانے کے لئے گھیر لائے جائیں گے۔ ان کے اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روک رکھا جائے گا۔ پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے۔ تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان پر گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے۔

"تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی۔"

وہ جواب دیں گی

Marfat.com

"ہمیں اس خدا نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور اب اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔ تم دنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے۔ تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی۔ بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا۔ تمہیں لے ڈوبا اور اسی کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے۔"

اس حالت میں وہ صبر کریں (یا نہ کریں) آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہو گی، اور اگر رجوع کا موقع چاہیں گے تو کوئی موقع انہیں نہ دیا جائے گا۔ ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کر دیئے تھے۔ جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔ آخر کار ان پر بھی وہی فیصلہ عذاب چسپاں ہو کر رہا جو ان سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں کے گروہوں پر چسپاں ہو چکا تھا۔ یقیناً وہ خسارے میں رہ جانے والے تھے۔

(حم السجدہ ۱۹-۲۵)

۴۳۔ اصل نقصان اٹھانے والے:

تم دیکھو گے کہ یہ ظالم جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے اب پلٹنے کی بھی کوئی سبیل ہے؟ اور تم دیکھو گے کہ یہ جہنم کے سامنے جب لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے جھکے جا رہے ہونگے، اور اس کو نظر بچا بچا کر کن انکھیوں سے دیکھیں گے۔ اس وقت وہ لوگ جو ایمان لائے تھے۔ کہیں گے کہ واقعی اصل زیاں کار وہی ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارے میں ڈال دیا۔ خبردار رہو ظالم لوگ مستقل عذاب میں ہونگے، اور ان کے کوئی حامی و سرپرست نہ ہوں گے۔ جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کو آئیں جسے اللہ گمراہی میں پھینک دے۔ اس کے لئے بچاؤ کی کوئی سبیل نہیں۔

(الشوریٰ ۴۴-۴۶)

۴۴۔ مجرمین کس حال میں ہوں گے:

رہے مجرمین تو وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ کبھی ان کے عذاب ہیں کمی نہ ہو گی، اور وہ اس میں مایوس پڑے ہونگے۔ ان پر ہم نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ وہ پکاریں گے۔

"اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دیا تو اچھا ہے۔"

Marfat.com

وہ جواب دے گا۔

"تم یوں ہی پڑے رہو گے ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا۔"

(الزخرف ۷۴-۷۹)

۴۵۔ دوزخیوں کی خوراک:

زقوم کا درخت گناہ گار کا کھاجا ہوگا۔ تیل کے تلچھٹ جیسا پیٹ میں اس طرح جوش کھائے گا۔ جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔

"پکڑو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ اور انڈیل دو۔ اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب۔ چکھو اس کا مزا۔ بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تو یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے۔"

(الدخان ۴۳-۵۰)

۴۶۔ قیامت میں شک کرنے والے:

اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے ہر گروہ کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامہ اعمال دیکھے ان سے کہا جائے گا۔

"آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے جو تم کرتے رہے تھے۔ یہ ہمارا تیار کرایا ہوا اعمال نامہ ہے جو تمہارے اوپر ٹھیک شہادت دے رہا ہے جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جارہے تھے۔"

پھر جو لوگ ایمان لائے تھے، اور نیک عمل کرتے رہے تھے۔ انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا، اور یہی صریح کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا۔ ان سے کہا جائے گا۔

"کیا میری آیات تم کو نہیں سنائی جاتی تھیں؟

مگر تم نے تکبر کیا اور مجرم بن کر رہے، اور جب کہا جاتا تھا۔ کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہوتی ہے۔ ہم تو بس ایک گمان سا رکھتے ہیں یقین ہم کو نہیں ہے۔"

اس وقت ان پر ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گے اور وہ اسی چیز کے پھیر میں آجائیں گے۔ جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ

"آج ہم بھی اسی طرح تمہیں بھلائے دیتے ہیں جس طرح تم اس دن کی ملاقات کو بھول

Marfat.com

گئے تھے۔ تمہارا ٹھکانہ اب دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے۔ یہ تمہارا انجام اس لئے ہوا ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق بنالیا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے کہا جائے گا کہ معافی مانگ کر اپنے رب کو راضی کرو۔"

(الجاثیۃ ۲۸-۳۵)

۴۷- قیاس و گمان سے حکم لگانے والے:

مارے گئے قیاس و گمان سے حکم لگانے والے جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں۔ پوچھتے ہیں آخر وہ روز جزا کب آئے گا؟ وہ اس روز آئے گا۔ جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) اب چکھو مزا اپنے فتنے کا یہ وہی چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے۔

(الذریت ۱۰-۱۴)

۴۸- ظلم کرنے والے:

پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے۔ ان کے حصے کا بھی ویسا ہی عذاب تیار ہے۔ جیسا انہی جیسے لوگوں کو ان کے حصے کا مل چکا ہے اس لئے یہ لوگ جلدی نہ مچائیں۔ آخر کو تباہی ہے کفر کرنے والوں کے لئے اس روز جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے۔

(الذریت ۵۹-۶۰)

۴۹- حجت بازیاں کرنے والے:

تباہی ہے اس روز ان جھٹلانے والوں کے لئے جو آج کھیل کے طور پر اپنی حجت بازیوں میں لگے ہوئے ہیں جس دن انہیں دھکے مار مار کر نار جہنم کی طرف لئے چلایا جائے گا۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ۔

"یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اب بتاؤ یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھ نہیں رہا ہے؟ جاؤ اب جھلسو اس کے اندر۔ تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو۔ تمہارے لئے یکساں ہے تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے۔"

(الطور ۱۱-۱۴)

Marfat.com

۵۰- مجرم کس حال میں ہونگے:

اے گروہ جن وانس اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھگ سکتے ہو- تو بھاگ دیکھو- نہیں بھاگ سکتے- اس کے لئے بڑا زور چاہیے- اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟

(بھاگنے کی کوشش کروگے تو تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کرسکوگے- اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کروگے؟

پھر (کیا بنے گی اس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا؟ اے جن وانس (اس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے-

اس روز کسی انسان اور کسی جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو- مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے، اور انہیں پیشانی کے بال اور پاؤں سے پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا اس وقت تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (اس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے تھے- اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے- پھر اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے-

(الرحمٰن ۳۳-۴۵)

۵۱- بائیں بازو والوں کا حال:

اور بائیں بازو والے- بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا وہ لو کی لپیٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا نہ آرام دہ- یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس انجام کو پہنچنے سے پہلے خوشحال تھے، اور گناہ عظیم پر اصرار کرتے تھے- کہتے تھے: "جب ہم مرکر خاک ہو جائیں گے، اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں گے تو پھر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے وہ باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے جو پہلے گذر چکے ہیں؟"

اے نبی! ان لوگوں سے کہو یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک دن ضرور جمع کئے جانے والے ہیں، جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو تم شجرز قوم کی غذا کھانے والے ہو اسی سے تم پیٹ بھروگے اور اوپر سے کھولتا ہوا پانی تونس لگے ہوئے اونٹ کی طرح پیو گے- یہ ہے بائیں بازو والوں کی ضیافت کا سامان روز جزاء میں-

(الواقعۃ ۴۱-۵۶)

Marfat.com

۵۲- ایمان کو نہ بچانے والے:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو- بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے- جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے- جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں- (اس وقت کہا جائے گا کہ) اے کافرو، آج معذرتیں پیش نہ کرو- تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے-

(التحریم ۶-۷)

۵۳- اگلے جہاں کے متعلق نہ سوچنے والے:

جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے- تو اس کے دھاڑنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہو گی شدت غضب سے پھٹی جاتی ہو گی- ہر بار جب کوئی اس میں ڈالا جائے گا اس کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے-

"کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟"

وہ جواب دیں گے-

"ہاں، خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا- مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا- تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو-"

اور وہ کہیں گے-

"کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں نہ شامل ہوتے-"

اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کر لیں گے- لعنت ہے ان دوزخیوں پر-

(الملک ۶-۱۱)

۵۴- سجدہ نہ کرنے والے:

جس روز وقت آ پڑے گا، اور لوگوں کو سجدہ کرنے کے لئے بلایا جائے گا- تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے- ان کی نگاہیں نیچی ہونگی- ذلت ان پر چھا رہی ہو گی- جب یہ صحیح و سالم تھے- اس وقت انہیں سجدے کے لئے بلایا جاتا تھا- (اور یہ انکار کرتے تھے)

(القلم ۴۲-۴۳)

Marfat.com

۵۵- جس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا:

اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا۔

"کاش میرا نامہ اعمال مجھے نہ دیا گیا ہوتا، اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش میری وہی موت جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی۔ آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا۔"

(حکم ہو گا) پکڑو اسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ پھر اس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہاں اس کا کوئی یار غم خوار ہے، اور نہ زخموں کے دھوون کے سوا اس کے لئے کوئی کھانا جسے خطاکاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔

(الحاقۃ ۲۵-۳۷)

۵۶- حق سے منہ موڑنے والا:

(وہ عذاب اس روز ہو گا) جس روز آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا، اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون جیسے ہو جائیں گے، اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس دن عذاب سے بچنے کے لئے اپنی اولاد کو اپنی بیوی کو اپنے بھائی کو اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے پناہ دینے والا تھا، اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے، اور یہ تدبیر اسے نجات دلا دے ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہو گی۔ جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی۔ ہر اس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا، اور پیٹھ پھیری، اور مال جمع کیا، اور سینت سینت کر رکھا۔

۵۷- برائیاں کرنے والے:

ہر متنفس اپنے کسب (کمائی) کے بدلے رہن ہے دائیں بازو والوں کے سوا جو جنتیوں میں ہونگے۔ وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے۔

"تمہیں دوزخ میں کیا چیز لے گئی۔"

وہ کہیں گے۔ "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روز جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آگیا، اور اس وقت

Marfat.com

سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔"

(المدثر ۳۸-۴۸)

۵۸- جھٹلانے والے:

چلو اب اسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو اب اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے نہ ٹھنڈک پہنچانے والا، اور نہ آگ کی لپیٹ سے بچانے والا۔ وہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی (جو اچھلتی ہوئی یوں محسوس ہوں گی) گویا کہ وہ زرد اونٹ ہے۔ تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کی۔

(المرسلت ۲۹-۳۴)

۵۹- سرکش لوگ:

درحقیقت جہنم ایک گھاٹ ہے سرکشوں کا ٹھکانہ جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے۔ کچھ ملے گا تو بس گرم پانی اور زخموں کا دھوون (ان کے کرتوتوں) کا بھرپور بدلہ وہ کسی حساب کی توقع نہ رکھتے تھے، اور ہماری آیات کو انہوں نے بالکل جھٹلا دیا تھا، اور حال یہ تھا کہ ہم نے ہر چیز گن کر لکھ رکھی تھی۔ اب چکھو مزا ہم تمہارے لئے عذاب کے سوا کسی چیز میں ہرگز اضافہ نہ کریں گے۔

(النبا ۲۱-۳۰)

۶۰- دنیا کی زندگی کو ترجیح دینے والے:

پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہو گا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا، اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی، اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہو گی، اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانہ ہو گی۔

(النزعت ۳۴-۴۱)

۶۱- بدکار لوگ:

رہا وہ شخص جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا تو وہ موت کو پکارے گا، اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا وہ اپنے گھر والوں میں مگن تھا۔ اس نے سمجھا تھا کہ اسے کبھی پلٹنا نہیں ہے۔ پلٹنا کیسے نہ تھا اس کا رب اس کے کرتوت دیکھ رہا تھا۔

Marfat.com

(الانشقاق ۱۰-۱۵)

۶۲- نافرمان لوگ:

کیا تمہیں اس چھا جانے والی آفت کی خبر پہنچی ہے کچھ چہرے اس روز خوف زدہ ہوں گے سخت مشقت کر رہے ہونگے۔ تھکے جاتے ہوں گے شدید آگ میں جھلس رہے ہونگے۔ کھولتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کو دیا جائے گا خاردار سوکھی گھاس کے سوا کوئی کھانا ان کے لئے نہ ہو گا جو نہ موٹا کرے نہ بھوک مٹائے۔

(الغاشیۃ ۱-۷)

۶۳- حقوق العباد کا خیال نہ رکھنے والے:

مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا، اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے، اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو ہرگز نہیں۔ جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنا دی جائے گی، اور تمہارا رب جلوہ فرما ہو گا اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے، اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی۔ اس دن انسان کو سمجھ آئے گی، اور اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟ وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔ پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔

(الفجر ۱۵-۲۶)

۶۴- اللہ کی آیات کو نہ ماننے والے:

اور جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا وہ بائیں بازو والے ہیں۔ ان پر آگ چھائی ہوئی ہو گی۔

(البلد ۱۹-۲۰)

Marfat.com

۶۵۔ جس نے جھٹلایا:

پس میں نے تم کو خبردار کر دیا ہے بھڑکتی ہوئی آگ سے اس میں نہیں جھلسے گا مگر وہ انتہائی بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

(الیل ۱۴۔۱۶)

۶۶۔ دنیا زیادہ جمع کرنے والے:

تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز نہیں عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا پھر (سن لو) ہرگز نہیں عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا ہرگز نہیں اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے۔ (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا) تم دوزخ دیکھ کر رہو گے۔ پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

(التکاثر ۱۔۸)

۶۷۔ طعنے دینے اور برائی کرنے والے:

تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا ہرگز نہیں۔ وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی۔ (اس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں گے)

(الھمزہ ۱۔۹)

۶۸۔ جن:

چونکہ شیطان جن ہے اور جن شیاطین کا ذکر قرآن مجید کی اکثر آیات میں آیا ہے اور لوگوں میں ان کے متعلق بہت سی ارایات مشہور ہو گئی ہیں لہٰذا ہم ذیل میں چند جملے درج کرتے ہیں۔

تاکہ ہمارے قارئین کی معلومات میں اضافہ ہو اور اس مخلوق کی صحیح تصویر ان کے سامنے

Marfat.com

آجائے۔ قرآن مجید میں سورۂ جن کے نام سے ایک سورت بھی ہے۔

قرآن میں ایک جگہ نہیں بکثرت مقامات پر جن اور انسان کا ذکر اس حیثیت سے کیا گیا ہے کہ یہ دو الگ قسم کی مخلوقات ہیں۔ مثال کے طور پر سورہ اعراف، ھود، حم السجدہ، الاحقاف، الزاریات، الناس کی مختلف آیات اور سورہ رحمان تو پوری کی پوری اس پر ایسی صریح شہادت دیتی ہے کہ جنوں کو انسانوں کی کوئی قسم سمجھنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑتی۔

قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ جن انسان کی طرح ایک با اختیار مخلوق ہے اور اس کو طاعت و معصیت اور کفر و ایمان کا ویسا ہی اختیار دیا گیا ہے جیسا انسان کو دیا گیا ہے اس پر ابلیس کا قصہ اور سورہ احقاف اور سورہ جن میں بعض جنوں کے ایمان لانے کا واقعہ صریح دلالت کرتا ہے۔

ان تفصیلات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جن اپنا ایک مستقل خارجی وجود رکھتے ہیں اور وہ انسان سے الگ ایک دوسری ہی نوع کی پوشیدہ مخلوق ہیں ان کی پر اسرار صفات کی وجہ سے جاہل لوگوں نے ان کی ہستی اور ان کی طاقتوں کے متعلق بڑے مبالغہ آمیز تصورات قائم کر رکھے ہیں حتی کہ ان کی پرستش تک کر ڈالی گئی ہے۔

ایک تراشہ:

آخر میں ہم "نوائے وقت" مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۴ء کا ایک تراشہ شامل کرتے ہیں تاکہ ہمارے قارئین کی دلچسپی میں اضافہ ہو۔

ابلیس:

"صحیفہ محبوب" کے مولف لکھتے ہیں۔

سائیں توکل شاہ صاحب کی مجلس میں ایک روز شیطان کا ذکر آگیا۔ کسی نے عرض کیا--- حضور! مولوی غوث علی شاہ کے تزکرہ میں شیطان کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ انہوں نے اسے عاشق الٰہی کا خطاب دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ سچا عاشق تھا۔ (اللہ تعالیٰ) کے حکم پر بھی آدم کو سجدہ نہ کیا)۔ سائیں توکل شاہ صاحب نے فرمایا--- عاشق وہ ہے جو ہمیشہ معشوق کے کہنے پر چلے۔ یہ شیطان مردود اللہ تعالیٰ کا کیسا عاشق ہے، جو اس کا نام لینے والوں کو بہکاتا اور گمراہ کرتا پھرتا ہے اور اپنے معشوق کو چھوڑ کر ہر وقت مخلوق کے پیچھے لگا رہتا ہے۔

ایک روز فرمایا--- حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں۔ مجھے آرزو ہوئی کہ شیطان سے ملوں اور پوچھوں--- تو نے سجدہ سے انکار کیوں کیا۔ ایک دن حضرت جنید بغدادی مسجد سے نکلے ہی تھے کہ ایک ایسا شخص انکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا، جس کی صورت سے وحشت ٹپکتی

Marfat.com

تھی۔ انہوں نے پوچھا--- تو کون ہے؟ اس نے کہا--- آپ کی آرزو یعنی ابلیس لعین۔ پھر آپ نے پوچھا--- اے مردود--- تجھے آدم کو سجدہ کرنے سے کیا امر مانع ہوا؟ اس نے جواب دیا--- توحید--- اس کا جواب سن کر انہیں حیرانی ہوئی--- لیکن پھر امداد الٰہی ان پر وارد ہوئی تو انہوں نے کہا--- مردود! تو جھوٹا ہے۔ اگر تو بندہ ہوتا، تو فرمان الٰہی سے انکار نہ کرتا۔ یہ سن کر اس نے چیخ ماری، اور "میں جلا"--- "میں جلا" کہتا ہوا اڑ گیا۔

بعد ازاں سائیں توکل شاہ صاحب نے فرمایا--- حضرت جنید کے اندر خود خواہش پیدا ہوئی تھی، اس لئے ابلیس آپ کے سامنے آ گیا۔ ورنہ اس کی کیا مجال تھی کہ آپ کے نزدیک آتا۔

پھر فرمایا--- ایک بار ہم نے بھی اسے دیکھا تھا۔ لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑا ہوا اور ہم سے دور ہی دور اڑتا جا رہا تھا۔ ہمارے قریب نہیں آیا۔ بلکہ ہمارے مکان سے بھی دور ہی رہا۔

سائیں توکل شاہ صاحب نے ایک روز فرمایا--- ہم نے کسی کتاب میں لکھا ہوا یہ قصہ سنا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا--- مجھے ایسی بات بتائیں جس سے آپ مجھ سے ہمیشہ خوش رہیں۔ کبھی ناراض نہ ہوں۔ حکم ہوا۔ طور سے نیچے اتر۔ تجھے ایک تجربہ کار ملے گا۔ اس سے یہ بات پوچھنا۔ حضرت موسیٰ نے اس سے یہی سوال کیا۔ ابلیس کو وہ وقت یاد آ گیا جب وہ رحمت کا تاج پہنے فرشتوں کا سردار بنا ہوا تھا۔ اسے بہت افسوس ہوا۔ رویا اور حسرت سے کہنے لگا--- میں نے جس قدر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی کبھی کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نہیں کی۔ (خلافت ارضی کے مرتبہ کے لئے کی)

Marfat.com

دوست اور دوستی

دوست کی ضرورت:

زندگی گزارنے کے لئے آپ کو یقیناً دوست کی ضرورت پڑتی ہے اور آپ دوست کے بغیر رہ بھی نہیں سکتے۔ دراصل راز کی بات کہنے، دکھ درد کا ماجرا سنانے اور ہنسی خوشی میں شریک ہونے کے لئے دوست کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ان نازک لمحات میں آپ کا بھائی بھی آپ کے کام نہیں آسکتا بلکہ آپ کو اس سے رازداری ہی برتنی پڑتی ہے تاکہ وہ آپ کی پوشیدہ سرگرمیوں سے واقف نہ ہوسکے۔ اس لئے یہ ایک حقیقت ہے کہ بے تکلف رازدار اور یار وفادار کے بغیر یہ دنیا اداس اور ویران نظر آنے لگتی ہے۔

داناؤں نے دوستی کے متعلق چند باتیں بتائی ہیں جن میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں:

۱۔ بھائی بازو ہوتے ہیں اور دوست دل --- اور دل کے بغیر کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ خواہ اس کے بازو موجود ہی کیوں نہ ہوں۔

۲۔ دوست دو کو ایک اور ایک کو گیارہ بنا دیتا ہے۔

۳۔ دوست ایسے بھیدوں سے بھی واقف ہوتا ہے جن کے متعلق گھر والوں کو گمان تک نہیں ہوتا۔

۴۔ دوست وہ نہیں جو دسترخوان پر آپ کے ساتھ موجود ہو بلکہ دوست تو وہ ہے جو ہر مشکل میں آپ کا ساتھ دے۔

۵۔ دوست ہمیشہ اچھا مشورہ دیتا ہے۔

۶۔ نیک اور وفادار دوست بہت بڑی نعمت ہے۔

دوستی کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات:

۱۔ ”اگر تم لوہار کے پاس بیٹھو گے تو ایک دن کپڑے جلا کر اٹھو گے مگر عطار کے پاس بیٹھنے

Marfat.com

سے ہروقت خوشبو آئے گی۔"

اس لئے اچھے لوگوں کو دوست بناؤ۔

دوستی کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد:

۱۔ اپنے رفیقوں (دوستوں) سے احسان کرو۔

۲۔ تمہاری دوستی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف ایسے ایماندار لوگوں کے ساتھ ہونی چاہئے جو نماز کو قائم کرتے ہوں، زکوٰۃ دیتے ہوں، رکوع کرنے والے ہوں، نیک باتوں کا حکم دیتے ہوں اور بری باتوں سے روکتے ہوں۔

۳۔ جن لوگوں نے دین اسلام کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور وہ دین اور اذان کا مذاق اڑاتے ہوں اور دنیا کی زندگی کے فریب میں آئے ہوئے ہوں، ان سے دوستی مت رکھو اور ان کو چھوڑ دو۔

۴۔ قیامت کے دن اللہ فرمائے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میرے لئے لوگوں سے دوستی اور محبت کرتے تھے۔ آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔

انسان کے تین دوست:

ہر انسان دوست بناتا ہے یا کسی کا دوست بن کر رہتا ہے۔ اس دنیا میں انسان کی دوستی تین ہستیوں سے ہو سکتی ہے:

۱۔ اللہ پاک

۲۔ شیطان

۳۔ ابنائے جنس (انسان)

ذیل میں ہم ان پر مختصری روشنی ڈالتے ہیں۔

اللہ پاک کی دوستی

مبارک ہیں وہ جنہوں نے اپنی دوستی کے لئے اللہ پاک کو چاہا ہے، ان کی یہ چاہتیں دنیا و آخرت میں ان کے لئے ان گنت انعامات کا باعث ہیں اور ان کی زندگیاں قابل رشک ہیں۔

اللہ کے دوستوں کی پہچان:

سورۃ السجدہ کی آیات ۱۵-۱۶ میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

"ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں یہ آیات سنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے

ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں

اپنے رب کو خوف و طمع کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے اعمال کی جزاء میں ان کے لئے چھپا کر رکھا گیا ہے، اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں ہے۔"

یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ دوست جتنا بڑا ہو گا اس سے نفع ہونے کی امید بھی اتنی ہی بڑی ہو گی۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس لئے اس کی دوستی سے منافع بھی لامحدود ہو گا۔ اللہ کے دوستوں کو آرام اور عیش کے لئے ناچ گانوں، شراب و شاہد اور کھیل تماشوں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ دن بھر کے فرائض ادا کرنے کے بعد اللہ کی دوستی کے اقرار کی تجدید کرتے ہیں اس کے خوف سے کانپتے ہیں۔ مبادا ان کی طرف سے دوستی میں کوئی کمی رہ جائے یا ان سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہو جائے جس سے یہ دوستی داغ دار ہو جائے بلکہ وہ ساری امیدیں اللہ سے وابستہ رکھتے ہیں اور اس کی دوستی کو نبھانے کے لئے اپنی مرضی کو اس کی مرضی کے تابع کر دیتے ہیں۔ اس کے احکام کی فرمانبرداری کرتے ہیں تاکہ یہ دوستی اور زیادہ مستحکم ہو۔

دنیاوی دوستوں میں سے اگر دوستی عورت سے ہو گی تو وہ جب زیادہ مسرور ہو گی، زنا کی ترغیب دے گی اور اگر خوشحال مرد ہو گا تو دولت لٹائے گا اور عیش و عشرت اور شراب و شاہد کی دعوت دے گا۔ اگر مفلس و قلاش ہو گا تو تعریفوں کے پل باندھ دے گا۔

لیکن اللہ سے دوستی کرنے والے کے لئے اس دوستی کو نبھانے کے سلسلے میں جو کچھ ملے گا اس کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں (دوستوں) کے لئے وہ کچھ فراہم کر رکھا ہے جسے نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کبھی کسی کان نے سنا نہ کوئی انسان کبھی اس کا تصور کر سکا ہے۔"

اسی لئے تو پنجابی کے شاعر محرم شاہ نے کہا ہے:

ع محرم شاہ دل اوتھے دیئے جتھے اگلا قدر پچھانے

یعنی دوستی کی جائے تو اس سے کی جائے جو دوستی کی قدر جانتا ہو اور ظاہر ہے اللہ سے بڑھ کر اور کون قدردان ہو سکتا ہے اس لئے دوستی بھی صرف اللہ کی ذات پاک - کی جائے، اس کا

Marfat.com

فرمان ہے:

"اے لوگو! جو ایمان لائے (یعنی میرے دوستو) اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں لائے وہ مومنوں (اپنے دوستوں) پر بہت مہربان ہے جس روز وہ اس سے ملیں گے، ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لئے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔"

کثرت ذکر سے دوست اور دوستی کا نقش شعور لاشعور دونوں میں مرتسم ہو جاتا ہے اور اس طرح دوستی مستحکم ہو جاتی ہے۔

ابنائے جنس (انسان) سے دوستی

انسان انسان سے دوستی کرتا ہے لیکن بھلے اور برے کی پہچان نہیں کرتا بلکہ اسے صرف مفادات تک محدود رکھتا ہے۔ آپ اپنے گردوپیش میں ایسی مثالیں ہر روز دیکھتے ہیں جن میں خود غرض اور بہروپیئے دوست کثرت سے نظر آتے ہیں--- بھلا انسان بے شک بھلی بات کہتا ہے مگر برے انسان سے برائی ہی برآمد ہوتی ہے ورنہ اغواء، قتل، ڈاکے، چوریاں اور ایسی ہی ہیراپھیریاں وجود میں نہ آئیں کیونکہ جو شخص ایسے جرائم کا ارتکاب کرتا ہے اس کی مدد کرنے والے، رہنمائی کرنے والے اور طریقے بتانے والے بھی انسان ہی ہوتے ہیں جو اس کے دوست ہوتے ہیں حالانکہ یہ شیاطین انس ہوتے ہیں یعنی انسان کے روپ میں شیطان ہوتے ہیں، اس لئے انسان انسان کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ شیطان سے دوستی رکھنے والا آدمی انسان کے روپ میں شیطان ہوتا ہے جس سے برائی پھیلتی ہے اور یہ لوگ اپنی فطرت اور سرشت نہیں بدل سکتے سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نال کو سنگی سنگ نہ کریئے تے کل نوں لاج نہ لایئے ہو
کانواں دے بچے ہنس نہ تھیندے توڑ موتی چوگ چگائے ہو
کوڑے کھوہ نہ تھیون مٹھے ہزاراں مناں کھنڈ پایئے ہو
تے مول تربوز نہ تھیندے توڑے توڑ مکے لے جایئے ہو

ایسے انسانوں سے جن کے دل میں عشق الٰہی کی لہریں پیدا نہ ہوں کتے اچھے ہوتے ہیں، شاعر نے کہا ہے:

Marfat.com

جس دل وچ عشق نہ وسیا اس تھیں کتے چنگے
مالک دے در بیٹھے رہندے صابر بھکھے ننگے

انسان سے دوستی ضروری اور فطری بات ہے لیکن یہاں برے اور بھلے کی تمیز کی ضرورت ہے تاکہ دھوکا نہ ہو اور زندگی ذلت و رسوائی کی آماجگاہ نہ بن جائے۔

شیطان کی دوستی

ہمارا اصل موضوع شیطان کی دوستی ہے گزشتہ اوراق تو اس کی تمہید کے امین تھے۔ آپ ضرور کہیں گے کہ کون ایسا بے وقوف آدمی ہے جو یہ کہے کہ شیطان میرا دوست ہے یا میں شیطان کو دوست رکھتا ہوں لیکن دوستی شعوری اور لاشعوری دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ انسان انسان سے شعوری دوستی کرتا ہے یعنی وہ جانتا ہے کہ فلاں میرا دوست ہے اور اس دوستی کے تعلقات کو نبھانے کے لئے اپنی امکانی کوشش بھی کرتا ہے لیکن شیطان کی دوستی لاشعوری ہے یعنی انسان یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں شیطان کا دوست ہوں حالانکہ شیطان اسے دوست رکھتا ہے اور انسان اس کی دوستی کو اس طرح نبھاتا ہے کہ اس کا ہر حکم مانتا ہے۔ اس کی ترغیب اور تحریض پر عمل کرنے کے لئے لپکتا ہے اور ساتھ ساتھ اسے گالیاں بھی دیتا جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ہنسی آتی ہے مجھے حضرت انسان پر
کار بد تو خود کرے اور لعنت شیطان پر

اگر ایک انسان دوسرے کو قتل کرتا ہے تو یہ شیطانی فعل ہے جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوا ہے مگر اس کی ترغیب دلانے والا شیطان ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل میں بھی فتنہ و فساد پیدا کیا اور آخر ایک بھائی کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل کرا دیا۔

شیطان انسان کے اندر اس طرح گردش کرتا ہے جیسے خون رگوں میں گردش کرتا ہے۔ وہ انسان کے دل کے پیالے میں اپنی چونچ رکھ کر وسوسے، اندیشے اور گمراہ کن خیالات سے اس کو لبریز کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے پھر انسان ان پر عمل درآمد کر گزرتا ہے اور کبھی پچھتاتا ہے اور بعض حالتوں میں فخر کرتا ہے لیکن اللہ کے بندے جو اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں ان کے اس ذکر کی برکت سے شیطان ان کے قلب پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

شیطان کی بے شمار اولاد ہے اور اس نے ہر انسان کے ساتھ اپنی ذریت میں سے بہت کو

Marfat.com

انسان پر مسلط کر رکھا ہے۔ اسی طرح کچھ انسان بھی شیطان کا کردار ادا کرتے ہیں اور وہ انسان کے روپ میں شیطان ہوتے ہیں۔

ہم ذیل میں قرآن مجید کی روشنی میں شیطان کی دوستی کے متعلق کچھ معلومات فراہم کرتے ہیں تاکہ قارئین اس سے محتاط رہیں۔

برے لوگوں کے دوست:

قرآن مجید کی سورہ حم السجدہ کی آیت نمبر25 میں ارشاد ہے:

"ہم نے ان (برے لوگوں) پر ایسے ساتھی مسلط کر دیئے ہیں جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں۔ آخر کار ان پر بھی وہی فیصلہ عذاب چسپاں ہو کر رہا جو ان سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں کے گروہوں پر چسپاں ہو چکا تھا۔ یقیناً وہ خسارے میں رہ جانے والے تھے۔"

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے اور یہی تعلیمات قرآن سے بھی آشکار ہے کہ اللہ پاک بری نیت اور بری خواہشات رکھنے والے انسانوں کو کبھی اچھے ساتھی نہیں دلواتا۔ پنجابی محاورے کے مطابق برا برے کو سو میل کا چکر کاٹ کر بھی آ ملتا ہے اور فارسی محاورہ ہے کہ "کند جنس باہم جنس پرواز" اس لئے اللہ پاک کا یہ انتظام ہے کہ برے آدمی کو اسی کے رجحانات کے مطابق برے دوست ہی دلواتا ہے (کیونکہ آدمی اپنی طبیعت اور فطرت کے تقاضوں کے مطابق ہی دوستوں کا انتخاب کرتا ہے) اس کے بعد انسان جس قدر گمراہی اور پستی میں گرتا چلا جاتا ہے اسی قدر برے ہم نشین اور برے دوست اس کے دائیں بائیں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی تو اچھا ہے مگر اس کو دوست برے ملے ہیں۔ تو وہ حقیقت کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ حقیقت کے عین متضاد بات کہتا ہے کیونکہ یہ قانون فطرت بھی ہے اور خود انسان کی فطرت کا تقاضا بھی ہے کہ ہر شخص کو ویسے ہی دوست ملتے ہیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور وہ خود بھی دل پسند دوستوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ایک بدنیت اور بدکردار آدمی کے ساتھ شریف اور نیک انسان کی دوستی اگر اتفاقاً ہو بھی جائے تو زیادہ عرصہ تک نبھ نہیں سکتی کیونکہ دونوں کی عادات اور خواہشات کا بعد جلد ہی ان دونوں کو ایک دوسرے سے بیزار کر دیتا ہے۔ برا آدمی فطرتاً بدوں ہی کو اپنی طرف راغب کرتا ہے۔

برے دوست اپنے دوستوں کو یہ یقین دلاتے رہتے ہیں کہ دنیا میں ترقی کرنے کا حق صرف آپ ہی کو ہے کیونکہ جیسا شاندار ماضی آپ کا گزرا ہے، اس سے بہتر مستقبل کی ضمانت بھی دی

Marfat.com

جاسکتی ہے۔ وہ دنیا کی دلفریبیوں کا لالچ دے کر اپنے دوستوں کو گمراہ کرتے اور اپنا مطلب نکالتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے دوستوں کے برے کاموں کو بھی خوشنما بنا کر انہیں دکھاتے اور یوں دھوکا دے کر انہیں اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تباہ کرتے رہتے ہیں۔

شیطان اپنے دوستوں کو بے حیائی سکھاتا ہے:

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیاء لوگ، بے حیائی کی رسمیں، بے حیائی کے کام، بے حیائی کی باتیں، بے حیائی کی مجلسیں سب شیطانی کام ہیں اور جو انسان بھی ان میں حصہ لیتا ہے وہ دراصل شیطان کا دوست ہے۔ یہ لاشعوری دوستی ہے اور انسان شیطان پر لعنت بھیجنے کے باوجود بھی اس کی بات مانتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔"

(البقرۃ 168-169)

یعنی غلط رسموں کی پیروی کرنے پر اکساتا ہے۔

شیطان کی پیروی نہ کرو:

اللہ پاک فرماتے ہیں:

"اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

(البقرۃ 208)

یہ بڑی کٹھن منزل ہے کیونکہ شیطان اپنے دوستوں کو اسلام لانے اور اس میں پوری طرح داخل ہو جانے یعنی اس کی پوری پوری پابندی کرنے سے روکتا ہے اور انسان لاشعوری دوستی کی بنا پر اس کی بات مانتا ہے اور اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ اس طرح شیطان اسے اپنی مرضی سے چلاتا ہے اور انسان یہ کہنے کے باوجود بھی کہ میں شیطان پر لعنت بھیجتا ہوں اغواء، چوری، ڈاکہ، قتل اور ایسے جرم کرتا ہے اور شیطان اسے متواتر بھکاتا رہتا ہے تاکہ یہ نادم نہ ہونے پائے۔

Marfat.com

شیطان مفلسی سے ڈراتا ہے:

اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو شیطان اسے ڈراتا ہے کہ یہ رقم خرچ کر کے تم مفلس ہو جاؤ گے اس لئے شیطان کے لاشعوری دوست ہاتھ اس طرح باندھ کر رکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں تو خرچ نہیں کرتے البتہ فضول اور نمائشی کاموں اور رسموں میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں حالانکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔"

(البقرۃ 268)

شیطان سب سے برا دوست ہے:

اللہ پاک کا یہ واضح ارشاد ہے:

"سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی۔"

(النساء 38)

اللہ سے بہتر مشورہ دینے والا اور کون ہو سکتا ہے اور یہ اللہ کا مشورہ۔ اس کی طرف سے نصیحت اور انتباہ ہے کہ شیطان سب سے برا دوست ہے لہٰذا جو لوگ شیطان سے لاشعوری دوستی رکھتے ہیں انہیں اس سے باز آجانا چاہئے اور ہر کام کرنے اور ہر بات منہ سے نکالنے کے وقت یہ سوچ لیں کہ کہیں یہ شیطان کی تحریک یا ترغیب تو نہیں ہے اس طرح وہ اس کی دوستی سے محفوظ رہیں گے۔

شیطان کی چالیں کمزور ہوتی ہیں:

اللہ پاک فرماتے ہیں:

"پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔"

(النساء 76)

بظاہر شیطان اور اس کے دوست بڑی تیاریوں سے اٹھتے ہیں اور بڑی زبردست چالیں چلتے ہیں لیکن اہل ایمان (شیطان کے دشمن) کو نہ ان کی تیاریوں سے خوف زدہ ہونا چاہئے اور نہ ان کی چالوں سے۔ آخر کار ان کا انجام ناکامی ہے لیکن افسوس ان لوگوں پر جو شیطان کی ان بودی

Marfat.com

اور کمزور چالوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور یہ اعتبار کر لیتے ہیں بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ ضرور کامیاب ہوں گے کیونکہ ان ظالموں کی گھن گرج اور تیاری تہلکہ مچا دیتی ہے اور کمزور ایمان والے لوگ ان کے ساتھی بلکہ مددگار بن کر رہ جاتے ہیں لیکن اس ساری جنگ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ظالم ناکام رہتے ہیں اور سیدھی اور سچی راہ پر چلنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔

شیطان اپنے دوستوں کو کس طرح اپنی راہ پر لگالیتا ہے:

شیطان کا سارا کاروبار وعدوں اور امیدوں کے بل پر چلتا ہے۔ وہ جس کسی کو بھی غلط راہ کی طرف لے جانا چاہتا ہے اسے سبزباغ دکھاتا ہے، طرح طرح کی امیدیں دلاتا ہے، طرح طرح کی آرزوؤں میں الجھاتا ہے، آخرت سے بے خوف کرتا ہے اور وہ جس چیز کا ذوق رکھتا ہو، اس کے سامنے اس طرح کی باتیں پیش کرتا ہے اور یوں اسے پھانس لیتا ہے۔ وہ خیالات پر اثر انداز ہو جاتا ہے، سوچ فکر کی گمراہ کن راہیں کھول کر ان پر چلنے کے لئے آمادہ کرلیتا ہے اور حوصلہ بھی دیتا ہے حتیٰ کہ ایسا انسان کسی دوسرے سے نیکی اور فائدے کی کوئی بات سننا پسند نہیں کرتا۔
قرآن مجید میں اللہ پاک نے اس کی ان کرتوتوں اور طریقوں کا ایک نقشہ انسان کے سامنے رکھا ہے، فرمایا:

"جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں۔ وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں (یعنی اس کی ہر بات ماننے لگتے ہیں اور اپنی سوچ فکر کی باگیں اس کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے

(وہ اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا
"میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا
میں انہیں بہکاؤں گا
میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا
میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم پر جانوروں کے کان پھاڑیں گے
اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے۔"

اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے اپنا ولی اور سرپرست بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

وہ ان لوگوں (اپنے دوستوں) سے وعدے کرتا ہے

Marfat.com

اور انہیں امیدیں دلاتا ہے
مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں
ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جس سے خلاصی کی کوئی صورت پر نہ پائیں گے۔"

(النساء 116-121)

شیطان گمراہی کو خوشنما بنا کر انسان کو اس کی دعوت دیتا اور اپنے جال میں پھنساتا ہے:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:
"مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کو اطمینان دلایا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو خوب کر رہے ہو۔"

(الانعام 43)

اس طرح شیطان گمراہی کو خوبصورت بنا کر اپنے دوستوں کو دکھاتا اور انہیں اپنے جال میں پھانستا رہتا ہے۔

شیطان انسان کا سب سے بڑا حاسد ہے:

اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ شیطان انسان کا سب سے بڑا حاسد ہے اس حسد کی وجہ سے وہ ہر وقت انسان کی تباہی کے لئے کوشاں ہے لیکن انسان اس کی باتیں سنتا۔ ان سے تاثر لیتا ہے اور ان پر عمل کرنے کے لئے بے تاب رہتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:
"اور یاد کرو جبکہ ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا

اس نے کہا "کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے"
پھر بولا "دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اچھا تو جا، ان میں سے جو بھی تیری پیروی کریں تجھ سمیت ان سب کے لئے جہنم ہی بھرپور جزاء ہے تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے، ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا، مال اور اولاد میں ان کے ساتھ ساجھا لگا اور ان کو وعدوں کے جال

Marfat.com

میں پھانس اور شیطان کے وعدے ایک دھوکے کے سوا اور کچھ بھی نہیں یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہو گا اور توکل کے لئے تیرا رب کافی ہے۔"

(بنی اسرائیل 61-65)

وہ اپنے دوستوں کو ہاتھ سے پکڑ کر کسی کام کے کرنے کا حکم نہیں دے سکتا بس اس کا کام ناصح مشفق بن کر ان کے خیالات میں اپنی ترغیبات کو شامل کر دینا ہے۔ مندرجہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ وہ انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس کی تباہی کے لئے نئے نئے ہتھیاروں سے لیس ہو کر ہر طرف سے وار کرتا ہے اور انسان کتنا دیوانہ ہے کہ اسے واقعی ناصح مشفق سمجھتا ہے اور اس کی ترغیب و تلقین پر عمل کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتا ہے۔ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی ناصح مشفق بن کر اپنے جال میں پھانسا اور انہیں شجر ممنوعہ کا پھل کھانے پر آمادہ کر لیا تھا۔۔۔ بالکل اسی طرح یہ بدبخت ہر انسان کو شیشے میں اتارنے کی کوشش کرتا ہے جو جتنا زیادہ اللہ سے دور ہو گا' اتنا ہی جلد اس کا شکار ہو جائے گا۔

اللہ کے دوستوں پر شیطان کا بس نہیں چلتا:

رب نے فرمایا "اچھا تو نکل جا یہاں سے کیونکہ تو مردود ہے اور اب روز جزاء تک تجھ پر لعنت ہے۔" اس نے عرض کیا "میرے رب یہ بات ہے تو پھر مجھے اس روز تک کے لئے مہلت دے جبکہ انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔" فرمایا "اچھا تجھے مہلت ہے اس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے۔" وہ بولا "میرے رب جیسا تو نے مجھے بہکایا اس طرح اب میں زمین میں ان کے لئے دلفریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکاؤں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔"

فرمایا "یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے بے شک جو میرے حقیقی بندے (دوست) ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا۔ تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں اور ان سب کے لئے جہنم کی وعید ہے۔"

(الحجر 36-43)

اللہ پاک کے دوستوں کی شان کس قدر بلند و بالا ہے کہ شیطان کو خود اعتراف ہے کہ وہ ان پر قابو نہیں پا سکتا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس راستے سے عمرؓ گزرتے ہیں' شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

Marfat.com

شیطان کے نادان دوست:

اللہ پاک فرماتے ہیں:

"ایک گروہ کو تو اس (میں) نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے کیونکہ انہوں نے خدا کے بجائے شیاطین کو اپنا سرپرست بنا لیا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں۔"

(الاعراف 30)

اپنے منہ سے کوئی شخص یہ نہیں کہتا کہ میں نے خدا کی بجائے شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا ہے اور نہ کسی نے آج تک اس کا اعتراف کیا ہے لیکن کرتوت بتا دیتے ہیں کہ اس کا سرپرست خدا ہے یا شیطان۔ ڈاکو، چور، قاتل، زانی اور ہر قسم کی بدمعاشی کرنے والے منہ سے تو کبھی نہیں کہتے کہ ہم شیطان کی سرپرستی اور تحریک پر یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ بھی جب گھر سے ارتکاب جرم کے لئے نکلتے ہیں تو خدا کو یاد کر کے اور اس سے دعا کر کے نکلتے ہیں کہ انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی ہو حالانکہ ان کے یہ مقاصد سراسر شیطانی کام ہیں۔ اللہ پاک لوگوں کو سمجھ عطا فرمائیں کہ وہ شیطانی اور رحمانی کاموں میں تمیز کر سکیں۔

شیطان کے دوست کس طرح بنتے ہیں:

پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

(النحل 98-100)

شیطان کن لوگوں کو دوست بناتا ہے:

"جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔ یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں۔

آخرکار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا تو اپنے شیطان سے کہے گا۔

"کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا بعد (فاصلہ) ہوتا تو تو بدترین ساتھی نکلا۔

Marfat.com

اس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ جب تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہارے لئے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔"
(الزخرف 36-39)

امام رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:
"اگر کوئی شخص تمہارے سامنے آئے اور تمہیں کسی چیز کا حکم دے تو دیکھو کہ اس کا یہ حکم اللہ کے حکم کے موافق ہے یا نہیں۔ موافق نہ ہو تو شیطان اس شخص کے ساتھ ہے اگر اسی حالت میں تم نے اس کی اطاعت کی تو تم نے اس کی اور اس کے شیطان کی عبادت کی۔۔۔ اسی طرح اگر تمہارا نفس تمہیں کسی کام کے کرنے پر اکسائے تو دیکھو کہ شرع کی رو سے وہ کام کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اجازت نہ ہو تو تمہارا نفس خود شیطان ہے یا شیطان اس کے ساتھ ہے اگر تم نے اس کی پیروی کی تو تم اس کی عبادت کے مرتکب ہوئے۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "مگر شیطان کی عبادت کے مراتب مختلف ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کرتا ہے اور اس کے اعضاء کے ساتھ اس کی زبان بھی اس کی موافقت کرتی ہے اور دل بھی اس میں شریک ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اعضاء و جوارح سے تو آدمی ایک کام کرتا ہے مگر دل اور زبان اس کام میں شریک نہیں ہوتے۔ بعض لوگ ایک گناہ کا ارتکاب اس حال میں کرتے ہیں کہ دل ان کا اس پر راضی نہیں ہوتا اور زبان ان کی اللہ سے مغفرت کر رہی ہوتی ہے اور وہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم یہ برا کام کر رہے ہیں۔ یہ محض ظاہری اعضاء سے شیطان کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ٹھنڈے دل سے جرم کرتے ہیں اور زبان سے بھی اپنے اس فعل پر خوشی و اطمینان کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ظاہر و باطن دونوں میں شیطان کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

شیطان کے بہکانے کا طریقہ کار

کہتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک راہب تھا جس کے تقدس کی داستانیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں اور شیطان کو اسے بہکانے کا کوئی موقع نہ ملتا تھا۔ اس کی خانقاہ سے تھوڑے فاصلے پر ایک گاؤں تھا جس میں دو بھائی رہتے تھے جن کی ایک ہی بہن تھی اور کوئی دوسرا رشتہ دار زندہ نہ تھا۔ ایک دفعہ ان دونوں بھائیوں کو حکومت وقت کی طرف سے کسی جنگ میں شامل ہونے کا حکم ملا۔ انہیں اپنی بہن کی فکر ہوئی کہ اب اس کا سرپرست کون ہوگا۔ آخر کافی غور و فکر کے

Marfat.com

بعد انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اسے راہب کی سرپرستی میں دے دیا جائے کیونکہ اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ تھا چنانچہ وہ اپنی بہن کو لئے ہوئے اس کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ یہ ہماری بہن ہے ہم جنگ پر جارہے ہیں اور اس کا سنبھالنے والا کوئی نہیں ہے، براہ کرم اسے اپنے پاس رہنے کی اجازت دے دیں۔ واپسی پر ہم اسے آپ سے لے جائیں گے۔

راہب نے طوعاً و کرہاً ان کی بات مان لی اور خانقاہ کے ایک کمرے میں اسے جگہ دے دی۔ دونوں بھائی خوشی خوشی جنگ میں چلے گئے۔

راہب دونوں وقت اس کا کھانا اور پینا دروازے کے باہر رکھ کر دروازہ کھٹکھٹا دیا کرتا تھا اور خود واپس چلا جایا کرتا تھا۔ لڑکی کھانے پینے کا وہ سامان اٹھا کر اندر لے جاتی تھی۔ اس طرح کچھ عرصہ گزرا تو شیطان نے ایک دن راہب کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ لڑکی اکیلی رہتی ہے، بیچاری تنہائی میں گھبراتی بھی ہوگی اور ممکن ہے اسے کوئی بدنی تکلیف وغیرہ بھی ہو--- اس سے بات چیت کرنا اور اس کا حال پوچھنا انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے تجھے اس پر عمل کرنا چاہئے چنانچہ دوسرے دن سے اس نے لڑکی کی خیریت دریافت کرنی شروع کردی پھر شیطان نے بہکایا کہ اس کے پاس بیٹھ کر اس کا دل بہلایا جائے چنانچہ لڑکی کے پاس بیٹھنے لگا اور کچھ دنوں کے بعد رسمی تکلفات اور حجابات دور ہوگئے۔

اب شیطان نے راہب کے جنسی جذبہ کو برانگیختہ کرنا شروع کر دیا اور وہ لڑکی اسے پرکشش نظر آنے لگی اس نے لڑکی کے پاس بیٹھنے کا وقفہ بڑھا دیا اور جنسی جذبہ کو تسکین دینے والی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ ادھر لڑکی بھی اس کی باتوں سے متاثر ہوگئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصہ کے بعد دونوں فعل بد کے مرتکب ہوگئے اور رفتہ رفتہ یہ ان کا معمول بن گیا اسی دوران لڑکی حاملہ ہوئی پھر اس کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی جس کا گلا گھونٹ کر انہوں نے چوکھٹ کے نیچے ایک گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا۔

کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد دونوں بھائی جنگ سے واپس آئے اور راہب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنی بہن کو گھر لے آئے۔ رات کو خواب میں دونوں بھائیوں نے وہ سب کچھ دیکھا جو راہب اور لڑکی کے درمیان ہو چکا تھا لیکن ایک دوسرے سے شرم کے مارے کچھ نہ کہا بلکہ اسے وہم تصور کیا لیکن جب دوسری رات بھی یہی خواب دیکھا تو دونوں نے اس کی روداد ایک دوسرے کو سنائی۔

وہ سخت طیش میں آئے اور اپنی بہن کو ساتھ لے کر راہب کے پاس گئے پھر ان دونوں کو اسی کمرے میں لے گئے جہاں لڑکی رہتی تھی۔ انہوں نے دونوں سے خواب والی بات کی تصدیق

Marfat.com

چاہی تو دونوں نے انکار کر دیا اور کہا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ دونوں بھائیوں نے دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے گڑھا کھودا تو بچی کی ہڈیاں برآمد ہو گئیں۔ شیطان نے آخری وار کیا اور دونوں بھائیوں کو ابھارا کہ انہیں قتل کر دیا جائے چنانچہ انہوں نے راہب اور اپنی بہن کو قتل کر دیا۔

شیطان اس طرح ناصح مشفق بن کر آہستہ آہستہ انسان کے جذبات سے کھیلتا اور اسے برائی کرنے پر آمادہ کر لیتا ہے۔ ہم آئندہ صفحات میں بتائیں گے کہ اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔

Marfat.com

شیطانی ہتھکنڈوں سے بچنے کا طریقہ

یہ باب سب سے زیادہ اہم ہے اور اس پر غور اور عمل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچا جاسکے۔ پہلے شروع میں تین حکایات کا مطالعہ کیجئے:

1۔ یہ واقعہ قاضی ثناء اللہ رحمتہ اللہ علیہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں اس طرح لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت نے قاضی کی عدالت میں استغاثہ کیا کہ میرے خاوند نے دوسری شادی کر لی ہے، میرا انصاف کیجئے۔ قاضی نے کہا۔ "یہ دعویٰ قابل قبول نہیں ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔"

اس پر عورت نے کہا۔ "قاضی صاحب اگر پردہ اور شرم مانع نہ ہوتی تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھاتی اور اپنا حسن و جمال آپ کو دکھاتی اور پھر میں پوچھتی کہ مجھ جیسی حسین عورت جس کے نکاح میں ہو، اس کو کہاں زیبا ہے کہ وہ دوسری عورتوں کی طرف نگاہ کرے۔"

اس مجلس میں ایک صاحب دل موجود تھے وہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو قاضی نے پوچھا۔ "حضرت کیا ہوا؟" فرمایا، جب عورت نے اس طرح کہا تو بارگاہ الٰہی سے ہاتف غیب نے آواز دی۔ "سنتے ہو عورت کیا کہتی ہے؟" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اپنی عظمت اور کبریائی کا پردہ ہے ورنہ میں اپنا جلال اور جمال تم پر ظاہر کرتا اور پھر پوچھتا کہ تم میرے بندے ہو کر کس کی طرف متوجہ ہو۔ کون ہے میری مثل، کون ہے میری شان و شوکت والا، میرے کمال و رفعت جیسا تم کو میں نے کس چیز سے پیدا کیا اور کیا کچھ بنا دیا۔ ہر لحہ کتنے احسان ہیں تم پر اور تم سب احسانات کو بھول جاتے ہو اور ان کی طرف متوجہ ہوتے ہو جن کے ہاتھ میں تنکا توڑنے کی بھی طاقت نہیں۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی طرف، وہ کیا دے سکتے ہیں۔"

دوسری حکایت: حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنے شیخ حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ پہاڑ کی طرف ایک مقام پر گئے۔ وہاں ایک غار میں ایک

Marfat.com

درویش کو دیکھا کہ عالم تحیر میں کھڑا ہے اور آسمان کی طرف دیکھتا ہے، چہرہ زرد ہے، ایک پاؤں غار کے باہر اور دوسرا اندر ہے۔ حضرت نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے عرض کیا۔

"میں یہاں بارہ برس سے عبادت میں ہوں، آزمائش کے طور سے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتے ہیں کہ وہ ہماری محبت سے سرشار ہیں یا قلب کا تعلق کسی اور سے ہے۔ میری آزمائش اللہ تعالیٰ نے اس طرح لی کہ ایک عورت حسین و جمیل زیور سے آراستہ وہاں سے گزری تو شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا۔ میں نے باہر نکل کر اس کو دیکھنے کی خواہش کی ابھی ایک پاؤں باہر نکلا تھا کہ آواز آئی۔

"کیسے بے غیرت ہو، شرم نہیں آتی۔ دعویٰ تو ہماری محبت کا کرتے ہو اور دیکھتے عورتوں کی طرف ہو، یہ کیسی محبت ہے؟"

اس وقت سے میں اس طرح کھڑا ہوں۔ استغفار کر رہا ہوں کہ کب معافی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"تم میرے سامنے ہوتے ہوئے دوسروں کی طرف متوجہ ہو۔"

تیسری حکایت: ترمذی کی روایت ہے کہ کفل نامی ایک شخص بنی اسرائیل میں سے تھا جو بہت امیر تھا۔ ایک دن ایک عورت سخت مجبور ہو کر اس کے پاس قرض لینے کو آئی تو اس نے کہا۔

"میں تمہیں ساٹھ دینار اس شرط پر دیتا ہوں کہ ایک رات تمہیں میرے ساتھ گزارنی ہوگی۔"

عورت نے کہا۔ "ٹھیک ہے۔"

عورت قرض لے گئی اور وعدے کے مطابق آئی جب وہ اس فعل بد کے لئے آمادہ ہوا تو عورت کی آنکھوں میں آنسو آگئے، کفل نے کہا۔

"میں کوئی زبردستی تو نہیں کر رہا ہوں۔ میں نے تم کو پیسے دیئے ہیں اور تم نے وعدہ کیا ہے، اب اس میں رونے کی کون سی بات ہے؟"

عورت نے کہا۔ "میں اس لئے روتی ہوں کہ میں نے یہ فعل بد کبھی نہیں کیا۔ میرے بچوں کو فاقہ تھا، ماں کی محبت سے مجبور ہو کر میں تمہارے پاس قرض لینے آئی تھی۔ اگر فاقہ نہ ہوتا تو کبھی نہ آتی۔"

اس بات سے کفل کے دل میں ندامت اور رقت پیدا ہوئی کہ نامعلوم میں نے کتنی بار یہ

Marfat.com

فعل بد کیا ہے اور یہ عورت ایک دفعہ اس فعل بد کے کرنے سے بھی ڈرتی ہے۔ اس نے اس وقت توبہ کر لی اور عورت کو نہ صرف باعزت روانہ کر دیا بلکہ قرض بھی معاف کر دیا اور دل میں ارادہ کر لیا کہ آج کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا۔

خدا کی قدرت وہ شخص اسی رات کو مر گیا۔ اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا پایا گیا کہ "کفل کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ سے سات مرتبہ سے زیادہ بار اس حدیث کو بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔

شیطان مردود جب وار کرے یا اکسائے تو فوراً یہ پڑھنا چاہیے۔ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، شیطان مردود سے کہ وہ ہمیشہ سے دشمن ہے۔

لیکن ہوتا یہ ہے کہ شیطان کی چکنی چپڑی اکساہٹیں ہم پر جادو کی طرح اثر کرتی ہیں اور ہم اس کا حکم ماننے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں حالانکہ بعد میں ندامت بھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فاذکرونی اذکرکم "تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔"

تم اپنے گناہوں کی ندامت سے مجھ کو یاد کرو ہم مغفرت کے ساتھ تم کو یاد کریں گے تم سائل بن کر یاد کرو ہم سخی بن کر یاد کریں گے۔ تم اپنے دل میں یاد کرو ہم بھی اپنے نفس میں یاد کریں گے۔ تم آدمیوں کے مجمع میں یاد کرو ہم ملائکہ کے مجمع میں یاد کریں گے۔ تم فرش پر یاد کرو ہم عرش پر یاد کریں گے۔ جب تک تم ہمارا ذکر کرتے رہو گے ہم بھی تمہارا ذکر کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ہر وقت اس بندے کے حال پر ہے جس کا دل اللہ کے ذکر میں ہے اور ذکر ہی دل کی پاکی کا باعث ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

لکل شئی صقالته القلوب ذکر الله

"یعنی دلوں کو صاف کرنے والا اللہ کا ذکر ہے جس سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے۔"

اصول یہ ہے کہ آدمی اسی کو یاد کرتا ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہوتی ہے جس کے ساتھ تعلق ہی نہ ہو، اسے کون یاد کرتا ہے۔ ایک عابد تھے ذکر بہت کرتے تھے۔ ایک دفعہ شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم کو ذکر کرتے ہوئے کافی وقت ہو گیا لیکن ابھی تک تو تم کو کوئی جواب نہیں ملا کہ تمہارا ذکر قبول بھی ہوتا ہے یا نہیں اور ایسا وسوسہ کبھی کبھی انسان کے دل میں آ ہی جاتا ہے کہ ذکر تو کرتے ہیں مگر کوئی حلاوت، کوئی کیفیت اور کوئی معاملہ ظاہر نہیں ہوتا۔ عابد کے دل میں بھی شیطان نے ایسا ہی وسوسہ ڈال دیا۔ رات کو اسے خواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ جب تم ایک دفعہ اللہ کہتے ہو تو ہم اس کو قبول فرمالیتے ہیں اور دوسری دفعہ کہنے کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں۔

اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے جس کو اس کی توفیق ملی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کی نشانی ہے۔ فرمایا گیا ہے، ذکر اللہ اکبر!

پس شیطانی اکساہٹوں سے بچنے کے لئے ذکر اللہ سب سے بڑا ہتھیار ہے کیونکہ ذکر کرنے والے پر شیطان کا زور نہیں چلتا اور ذکر کوئی مشکل چیز بھی نہیں نہ اس کے لئے وضو، رخ اور وقت کی پابندی ہے جب اور جہاں چاہے اور جس حال میں چاہے اللہ اللہ کرتا رہے۔ اللہ کی عظمت کے گیت گاتا رہے۔ اللہ کے احکام کی تابعداری کرتا رہے۔ شیطان قریب نہیں آئے گا اور اگر کوشش کرکے قریب آ ہی گیا تو وار کرنے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ پس شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کے لئے ذکر اللہ کو اپنا معمول اور دستور بنالیجئے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ خرید و فروخت کے کاروبار میں بھی اللہ کے ذکر سے اور اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ (سورہ الجمعتہ میں یہ آیت موجود ہے) دکانداری کر رہے ہیں، ملازمت کر رہے ہیں، کھانا کھا رہے ہیں، بیوی کے ساتھ مشغول ہیں پھر بھی دل میں ہروقت اللہ کی یاد ہے۔

بزرگ فرماتے ہیں تم اللہ کی یاد میں ہو تو اللہ کی رحمت کی نظر تمہارے حال پر ہوتی ہے جب آدمی ذکر میں فکر کے ساتھ محنت کرتا ہے تو اس کی برکت سے محبوبیت کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ذکر میں تین چیزیں ضروری ہیں: اخلاص، مواظبت اور فکر۔

ذکر میں اخلاص تو یہ ہے کہ ذکر محض رضائے الٰہی اور قرب خداوندی کے لئے کیا جاوے۔ مواظبت سے مراد ہے پابندی سے ذکر کرنا اور فکر سے یہ مراد ہے کہ ذکر زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہے کہ جس ذات پاک نے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی ہے کوئی حرکت، کوئی کام اور کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف نہ ہونے پائے۔ اس سے ایک خاص کیفیت حاصل ہوتی ہے۔ قلب سے دوری کے پردے ہٹتے ہیں، حجابات اٹھتے ہیں، قلب میں نورانیت چمکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور انوار و تجلیات کی یہ ساری کیفیتیں محسوس ہوتی رہتی ہیں۔ ان کو الفاظ کے دائرہ میں نہیں لایا جاسکتا یہ تو واردات قلبی ہے جس کا تجربہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ اسے بیان نہیں کیا جاسکتا جب آدمی اس راہ میں قدم رکھتا ہے تو شروع شروع میں شیطان خوب وار کرتا ہے تاکہ اس کی پارٹی سے نکلنے نہ پائے لیکن جب صبر و استقامت کے ساتھ قدم بڑھاتا رہتا ہے تو شیطان دور کھڑا کف افسوس ملتا رہتا ہے کہ میرا

Marfat.com

شکار میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ پھر اس میں اتنی قوت اور اتنی جرات نہیں ہوتی کہ اپنے ہتھکنڈوں کو پھیلا کر اسے اپنے چنگل میں لے سکے۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے مومنوں کی جان اور مال جنت کے عوض میں خرید لیا ہے۔ اب اپنا تو کچھ بھی نہیں رہا۔ یہ اللہ پاک کا احسان ہے کہ خود ہی جان اور مال دینے والے ہیں اور خود ہی خریدار ہیں اور ان کے بدلے میں جنت دے رہے ہیں۔ اس لئے اب ہمیں اپنے جسم و جان اور مال و دولت کو اللہ ہی کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا ہے اور جب شیطان وار کرنے لگے تو اسے بتا دیں کہ یہ سب کچھ تو اللہ کی راہ میں بک چکا ہے، تم کیا ڈھونڈتے ہو۔

کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کا جب آخری وقت آیا تو آپ نے تین بار "لا، لا، لا" کہا۔ شاگردوں اور لواحقین کو فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں خدا کا ہی انکار نہ کر رہے ہوں۔ جب چند منٹوں کے لئے طبیعت ذرا سنبھلی تو لوگوں نے اس بات کے متعلق پوچھا اس پر آپ نے فرمایا شیطان سامنے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے۔ احمد تو ایمان سلامت لے گیا تو مجھ سے بچ گیا اور میں کہہ رہا تھا نہیں۔ نہیں ابھی تک تو سانس میرے سینے میں موجود ہے اور تیرے حملہ کا اب بھی خطرہ ہے اسی لئے ایمان کی سلامتی کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

Marfat.com

شیطان اور ماڈرن ازم

شیطان نے اپنی زنبیل (تھیلی) میں انواع و اقسام کے وہ خطرناک فتنے جمع کر رکھے ہیں جنہیں وہ وقتاً فوقتاً اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے لئے زنبیل سے نکال کر دنیا کے گوشے میں پھیلاتا رہتا ہے۔ لیکن ان فتنوں کے پھیلانے میں جس عیاری، ہوشیاری اور سمجھداری سے وہ کام لیتا ہے ان کی تہ تک پہنچنے کے لئے حضرت انسان کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ شیطان تو ماحول، فضا اور حالات کا اندازہ کرنے کے بعد فتنہ پھیلاتا ہے اور رفتہ رفتہ اولاد آدم کو اپنے ڈھب پر لے آتا ہے۔

اس نے جب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ اسلام کی اولاد بڑے سکون اور پیار سے اپنا وقت گزار رہی ہے تو اس نے ایک دھماکہ کرنا چاہا تاکہ اس کی موجودگی کا انہیں علم بھی ہو جائے اور ان میں سے کسی نہ کسی کو اپنا آلہ کار بھی بنا سکے۔ چنانچہ اس نے قربانی کے ایک موقع پر حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل میں ایک انوکھے تنازعہ کا بیج ڈالا یعنی ایک کو کہا کہ تمہاری قربانی منظور نہیں ہوئی جبکہ دوسرے کی ہو گئی ہے اس لئے وہ تم سے بالاتر ہے اس کے ساتھ اس نے حسد اور رقابت کے انسانی جذبات کو ہوا دی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا یہ دنیا کا سب سے پہلا قتل ہے، اس کے بعد آہستہ آہستہ اولاد آدم حسد، بغض، کینہ، مکر، فریب اور قتل جیسے مکروہ جذبات سے مغلوب ہوتی رہی اور دنیا میں رفتہ رفتہ فتنہ و فساد پھیلتا گیا۔

جب کافی وقت گزر گیا تو اس نے ایک اور دھماکہ کرنے کا پروگرام بنایا یوں تو وہ چھوٹے چھوٹے دھماکے کرتا ہی رہتا تھا مگر اس کے پاس دھماکوں کی جو اسکیم تھی اسے اپنے وقت پر بروئے کار ضروری تھا۔ اس نے روز ازل ہی میں اللہ پاک سے روز آخر تک زندگی کا پروانہ حاصل کر لیا تھا اس لئے اس نے فتنوں کی بارش کا پروگرام تیار کر لیا تاکہ وقت کے ساتھ فتنے بڑھتے رہیں اور آخر میں فتنوں کا سیلاب ساری دنیا کو یوں گھیر لے جیسے طوفان نوح نے ساری دنیا کو گھیر لیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت لوط علیہ السلام کے زمانے تک اس

Marfat.com

نے فتنوں کے جتنے جال پھیلائے تھے ان میں اولاد آدم کی اکثریت پھنس چکی تھی اس لئے اس نے بڑے اطمینان سے قوم لوط میں لواطت کا فتنہ پھیلایا جس کے متعلق قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا فتنہ تھا جو اس سے پہلے پوری دنیا میں کہیں بھی موجود نہ تھا۔ آپ شیطان کی عیاری کا اندازہ کریں اور اس کے مکرو فریب کو دیکھیں کہ اس نے کس طرح عورت کے بجائے مرد کو مفعول بنا کر اسے اس قدر پرکشش فعل بنا دیا کہ اس قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کی تنبیہات کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی اس لئے اللہ پاک نے بھی اسے ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دیا۔ لیکن لواطت کا یہ فعل ختم نہ ہوا بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہا اور اب دنیا کے کونے کونے میں زنا کی طرح مقبول اور مروج ہے اس طرح شیطان نے انسان سے وہ کام کرا لیا جس کے لئے اسے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ نوائے وقت (مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء) کی ایک خبر ملاحظہ فرمایئے اور اندازہ لگائے کہ اس گھناؤنے فعل کی زد میں اب کیسے کیسے لوگ آ چکے ہیں۔

"ہانگ کانگ پولیس افسران کا جسم فروشی اسکینڈل بعض پولیس افسروں کی سینکڑوں ننگی تصاویر ملی ہیں بے شمار نوجوان پولیس والے منہ چھپاتے پھرتے ہیں کہ کوئی پہچان نہ لے ہانگ کانگ کی پولیس کو سینکڑوں ایسی تصاویر ملی ہیں جن میں پولیس کے بعض افسران کی ننگی تصاویر بھی شامل ہیں ان تصویروں سے پتہ چلتا ہے کہ بعض پولیس والے اپنا جسم فروخت کرنے (لواطت) کے کاروبار میں ملوث ہیں۔ بعض تصویریں ایک ہی مرد پولیس افسران کی برہنہ جسم کے مختلف زاویوں سے اتاری گئی لگتی ہیں بہت سی تصاویر ایسی ہیں جس میں بہت سے مرد صرف پولیس کی پیٹی یا کیپ پہنے ہوئے ہیں۔ جسم فروشی کے اس اسکینڈل نے ہانگ کانگ پولیس کو دنیا بھر میں بدنام کر دیا ہے اور بے شمار جوان پولیس والے منہ چھپائے پھر رہے ہیں کہ کہیں انہیں پہچان نہ لیا جائے۔"

اسی سلسلہ میں لگے ہاتھوں ایک اور خبر ملاحظہ فرمائیں جو ۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء کے اسی نوائے وقت اخبار میں شائع ہوئی ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ پہلے وقتوں میں قاتل کے دل میں احساس ندامت پیدا ہو جایا کرتا تھا شیطان نے بڑی محنت کر کے اسے ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا ہے تاکہ قاتل خواہ مخواہ ندامت کے چکر میں پھنسنے کی بجائے فخر و مباحات سے کام لے آج کل کے دہشت گرد اس کی زندہ مثال ہیں جن کی تعداد دنیا بھر میں لاکھوں سے زیادہ ہے۔ وطن عزیز کے بہت پیارے شہر کراچی میں بھی آج کل دہشت گردوں کا راج ہے جو شیطان کی مقبول ترین ٹیم ہے جس کی وجہ سے جرائم میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

"بھائی پھیرو (لاہور کے قریب) کے نواحی گاؤں اولکھ میں گلزار فارم کے کماد کے کھیت سے برآمد ہونے والی ۴ بچوں کی سربریدہ نعشوں کے قتل کا معمہ حل ہو گیا ہے۔ یہ بدقسمت معصوم بچے عمران خان، شرافت علی، سلمیٰ بی بی، اور کریماں بی بی تھے، جنہیں ان کے شقی القلب باپ محمد انور نے پنڈی پیراں والی تھانہ بڑا گھر سے یہاں لا کر تیز دھار آلہ سے ذبح کیا۔ پھر ان کے سر نعشوں سے جدا کر کے نعش بوریوں میں بند کر کے کماد کے کھیت میں پھینک گیا۔ ملزم نے ۴ قتلوں کا اعتراف کیا ہے۔ ایوان وقت کی ٹیم قصور، مانگامنڈی اور ننکانہ صاحب سے ہمارے نامہ نگاروں کی رپورٹوں کے مطابق گوروکے (تھانہ سرائے مغل) کے ملزم محمد انور نے ۱۵ سال قبل ایک بیوہ خاتون بی بی سے شادی کی خاتون بی بی کے بطن سے اس کے پہلے خاوند تاج سے ایک لڑکی اور دو لڑکے تھے۔ محمد انور نے دونوں لڑکوں کو ان کے ننھیال بھیج دیا اور سوتیلی بیٹی ثریا کو اپنی بیوی کے ساتھ گھر لے آیا۔ اس دوران خاتون بی بی کے بطن سے مزید چار بچے پیدا ہوئے ثریا بی بی جب جوان ہوئی تو ملزم نے اسے ہوس کا نشانہ بنانا شروع کیا جس پر خاتون بی بی نے سخت احتجاج کیا ڈیڑھ سال قبل ملزم نے طیش میں آ کر اپنی بیوی خاتون بی بی کو تھانہ بڑا گھر کے علاقہ میں لے جا کر قتل کر دیا بعد میں ملزم اپنے چار بچوں اور اپنی محبوبہ (سوتیلی بیٹی) کو لے کر لاہور میں روپوش ہو گیا ملزم کے ثریا بی بی سے ناجائز تعلقات تھے اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ ۲۰ روز قبل ملزم نے ثریا کی مدد سے ہی خاتون بی بی کو قتل کیا تھا اور بعد میں چاروں بچوں کو بھی بے دردی سے قتل کر دیا اس نے ثبوت ختم کرنے کے لئے بعد ازاں ثریا کو بھی ٹھکانے لگا دیا۔ ثریا سمیت پانچوں نعشوں کے سر بھی متذکرہ فارم سے برآمد کر لئے گئے ہیں۔ لیکن اطلاعات کے مطابق ملزم کو اپنی بیوی پر بدچلنی کا شبہ تھا اور وہ سمجھتا تھا کہ یہ بچے ناجائز اولاد ہیں۔ محمد انور نے ان تمام چھ قتلوں کا اعتراف کر لیا ہے۔ ملزم انور نے اپنی گرفتاری خود دینے کے بعد پولیس کو اقبالی بیان میں بتایا کہ وہ اپنی بیوی (خاتون بی بی) کی پہلی بیٹی (ثریا) کی محبت میں گرفتار تھا۔ اس لئے اس نے راستہ صاف کرنے کے لئے ثریا سے مل کر بیوی اور اپنے چار بچوں کے قتل کی منصوبہ بندی کی۔ ڈیڑھ ماہ قبل اس نے خاتون کو موڑ کھنڈا کے علاقے میں چاقو کے وار کر کے قتل کیا اور دس روز پہلے اولکھ میں کماد کے کھیتوں میں چاروں بچوں کو باری باری ذبح کر

Marfat.com

دیا۔ سفاکی کی ان دونوں وارداتوں میں اس کی محبوبہ ثریا بھی شامل تھی۔ تاہم بچوں کے قتل کے موقع پر ثریا نے پولیس کو راز بتانے کی بات کی جس کے ڈر سے ملزم انور نے ۱۸ سالہ ثریا کو بھی موقع واردات پر قتل کر دیا ثریا کی لاش جمعرات کو جائے واردات سے برآمد کر لی گئی ہے انور نے بتایا کہ ثریا اور اس نے دس بارہ روز قبل داتا صاحب لاہور میں بیٹھ کر مشورہ کیا کہ چاروں بچوں کا باری باری چاقو سے سر کاٹ دیا جائے ایک سوال کے جواب میں ملزم نے بتایا کہ اسے اپنے انجام کا علم ہے تاہم اس نے یہ کام بڑے حوصلے سے کیا ہے۔ اپنے بچوں بیوی اور محبوبہ کو درندگی سے قتل کرنے والا ملزم انور اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں اس نے کہا کہ "میں نے غلط کام کیا ہے جس کا بہت افسوس ہے اس واقعہ نے مجھے بھی مار دیا ہے میں اب صرف ایک زندہ لاش ہوں" اس سفاکی کی وجہ بیان کرتے ہوئے ملزم انور نے اپنی صفائی میں اپنی بیوی (خاتون) پر بدچلنی کا الزام لگایا تاہم بدکردار بیوی کے ساتھ اتنا عرصہ گزارنے کے بارے میں سوال کے جواب پر وہ خاموش رہا اپنے معصوم بچوں بیوی اور محبوبہ کے قتل کے ملزم انور کے بارے میں بھائی پھیرو پولیس کی رائے یہ ہے کہ اس کا ذہنی توازن درست ہے ملزم کو اپنے کئے پر کسی قسم کی شرمندگی نہیں اور نہ ہی اس نے تفتیش کے دوران کسی قسم کا احساس گناہ یا پچھتاوا ظاہر کیا۔ ملزم انتہائی پرسکون انداز میں پولیس کے سامنے پیش ہوا، اور بغیر کسی خوف کے ساری واردات سنائی جس پر پولیس بھی "خوف زدہ" ہو گئی۔

ہم نے یہ واقعہ نمونے کے طور پر لکھا ہے کیونکہ اب ایسے واقعات کوئی عجوبہ نہیں رہے بلکہ شیطان کی کوششوں کے نتیجہ میں روزمرہ کے واقعات بن چکے ہیں اور ہر واقع میں کوئی نہ کوئی ندرت ضرور ہے اس طرح آج کل عورتوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی (Gang Rape) کے واقعات بہت مشہور ہیں مگر ایسے واقعات کم ہونے کی بجائے ہر روز بڑھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کو پہلے ایسے جرائم کی خاطر اپنے آلہ کار ڈھونڈنے اور انہیں تیار کرنے کے لئے وقت درکار ہوتا تھا مگر اس کی ساری مشکلات اب نشر و اشاعت کی بھرمار اور اس کے گوناگوں ذرائع نے آسان کر دی ہیں پہلے اسے خود یا اس کی ذریت اور انسانوں میں سے اس کی ٹیم کے ممبروں کو دور دراز کے سفر کرتے پڑتے تھے۔ لیکن اب اگر وہ ایک جگہ کسی بھی فتنے کو ماچس کی تیلی دکھاتا ہے تو نشر و اشاعت کے ذرائع و وسائل چشم زدن میں اس آگ کو دنیا کے کونے کونے

Marfat.com

تک پہنچا دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مرد و خواتین جو کہتے ہیں کہ ہم بڑے حیا والے اور پردہ دار ہیں تنہائی میں ٹیلی وژن اور ڈش انٹینا کی بدولت سب کچھ عملی طور پر ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور اس سے لذت حاصل کرتے ہیں۔

شیطان نے چند "مہذب" طریقے بھی اختیار کر لئے ہیں اس نے انسان کی ضروریات میں مشغلوں کی تڑپ پیدا کر دی ہے اس لئے اب ہر شخص کوئی نہ کوئی مشغلہ اختیار کرنے پر مجبور ہے بظاہر یہ لفظ بہت خوبصورت ہے اور بلاشبہ بعض مشغلے بھی بہت مفید اور پیارے ہیں جیسے کھیل کود، باڈی بلڈنگ اور سیر و سیاحت وغیرہ مگر ہم ذیل میں ماڈرن ازم کا لیبل لگا کر مروج ہونے والے چند مشاغل کا ذکر کرتے ہیں جس سے آپ شیطان کی عیاری، مکاری اور ہوشیاری کا اندازہ کر سکتے ہیں شیطان کہتا ہے اے انسان تو سارا دن کام دھندے میں لگا رہتا ہے اس لئے تھک جاتا ہے دولت کی ضرورت تجھے بے چین رکھتی ہے خانگی معاملات سے تیرا سکون برباد ہوتا ہے معاشرہ میں تجھے مناسب عزت نہیں دی جاتی اس لئے تو سکون حاصل کرنے کے لئے میرے بتائے ہوئے مشغلوں سے اپنا دل بہلایا کر بس تجھے سکون نصیب ہوگا اور تیری زندگی خوشگوار ہو جائیگی۔ پھر لوگ بھی تجھے مناسب (Due) عزت دیا کریں گے۔ انسان اس کی چکنی چپڑی باتوں سے متاثر ہو جاتا ہے اور اس کی بات مان کر اپنے نفس کی باگیں اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے پھر وہ اسے سدھائے ہوئے بندر کی طرح جدھر چاہتا ہے گھماتا ہے اور اپنے جال سے نکلنے کا خیال تک پیدا نہیں ہونے دیتا۔

آگے بڑھنے سے پہلے ہم آپ کی توجہ اس خاص بات کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ شیطان نے انسان اول پر جو وار کیا تھا اس کا لازمی نتیجہ کیا نکلا اور اس کے بعد سے شیطان نے اس وار کو اس کثرت سے متواتر استعمال کیا ہے کہ اب انسان اس کے چنگل سے آزاد نہیں ہو سکتا۔

اللہ پاک نے شیطان کے اس پہلے وار کا تذکرہ اس طرح کیا ہے کہ:

"اے اولاد آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔

اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی فتنے میں مبتلا کر دے۔ جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروا

Marfat.com

دیئے تھے۔ تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ ان شیاطن کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔" (الاعراف ۲۶)

اس طرح اللہ پاک نے خود اس بات کی نشاندہی کر دی ہے کہ عریانی اور بے حیائی شیطان کا پہلا وار ہے۔ جس کے ذریعے وہ انسان کے سفلی جذبات بھڑکانے اور انہیں بدکاری کرنے پر آمادہ کرتا ہے حتیٰ کہ انہیں بے غیرت اور دیوث بنا دیتا ہے اکبر الہ آبادی نے بہت عرصہ پہلے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

خدا کے فضل سے بی بی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب ان کو نہیں آتا انہیں غصہ نہیں آتا

شیطان نے انسانی مشغلوں میں سب سے پہلے "انسان اور عورت" کا مشغلہ اپنے مخصوص اقدامات کے لئے منتخب کیا ہے اور اس سے وہ کام لے رہا ہے کہ اب انسانی رشتوں کی تمیز باقی نہیں رہی ہے کیونکہ باپ بیٹی، سسر بہو اور بھائی بہن کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہونے کی بے شمار مثالیں روز اخبارات میں "واقعات" کے عنوان کے تحت نظر آتی ہیں۔

اللہ پاک نے عورت کی پانچ حیثیتیں مقرر کی ہیں ①ماں ②بیٹی ③بہو ④بہن ⑤بیوی اور عورت اپنی ہر حیثیت میں قابل احترام ہے لیکن جب وہ شیطان کے بہکانے پر اپنی ان سب حیثیتوں کی حدود و قیود پھلانگ کر صرف عورت بننے پر اتر آتی ہے تو اپنی منزل سے گر کر احترام کھو بیٹھتی ہے لیکن اب تو ان حرکات کے باوجود ایسی عورتیں موجودہ سوسائٹی میں زیادہ عزت پاتی ہیں اور سٹار بن کر چمکتی ہیں۔ تاہم وہ مرد کے لئے صرف کھلونا بن کر رہ جاتی ہیں۔ جس سے وہ جب تک اور جس طرح چاہے کھیلتا ہے اور پھر ناکارہ بنا کر پھینک دیتا ہے ہم ذیل میں امریکی اور یورپی معاشرہ میں عورت کی حیثیت کے متعلق چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

"امریکی ماہر جنسیات اپنے ماحول کے مطابق ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ امریکہ میں لوگوں کی زندگی جنس سے عبارت ہے ان کا کھانا پینا، اوڑھنا بچھونا سب جنس سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا ان کے خیال کے مطابق ہر مرض کی دوا صرف جنس ہے اور کچھ نہیں شادی سے بہت پہلے بے حد جنسی تجربات کی وجہ سے وہاں جنسی امراض وبائی صورت اختیار کر گئے ہیں وہاں اخلاق باختگی اور بے راہروی یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی عورت کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں

Marfat.com

دیکھ لیتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اگر اس شخص سے نظر مل جائے تو یہ کہتا ہوا آگے بڑے جاتا ہے۔ "عیش کرو عیش"

"HAVE A NICE TIME"

کیونکہ فریقین کو ایسے وقت میں روکنا ان کی شخص آزادی میں مداخلت ہے لہٰذا والدین بھی جرات نہیں کرسکتے کہ وہ اپنے بچوں کو ایسا کرتے دیکھ کر منع کریں۔

امریکہ اور تقریباً یورپین ممالک میں فوری ہفتہ وار رومانس مہیا کرنے کے لئے ایسے ہوٹل ہیں جو صرف ہفتے اتوار کو کھلتے ہیں اور ضروریات مہیا کرتے ہیں یہاں مختلف رنگ ڈھنگ اور عمر کے لڑکے لڑکیاں اور مرد عورتیں آتے ہیں اور اپنا مطلب حل کرکے واپس لوٹ جاتے ہیں۔

شیطان نے صدیوں کی محنت کے بعد یورپ میں اپنا ہیڈکوارٹر قائم کرکے اپنی نگرانی میں عیاشی کے چند اڈے کھول دیئے جن کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1 Pub پب، ایسے شراب خانے جہاں وقتی رفاقت کے لئے لڑکیاں مہیا کی جاتی ہیں۔

2 Al-Flimingo الفلمنگو، یہ لڑکیوں کی قیام گاہ ہے، جو سمجھنے لگتی ہیں کہ اب ان کی زندگی کے دروازے پر کوئی دستک نہ دے گا۔ یہ گویا ایسا ہاسٹل ہے Hostel ہے جہاں باہر سے آنے والے لوگ شراب نوشی کرتے اور ان لڑکیوں سے عیاشی کرتے ہیں۔

3 Key Club کی کلب، جہاں مرد اور عورتیں (خواہ میاں بیوی ہوں یا بہن بھائی) جمع ہوتے ہیں اپنی اپنی کاروں کی چابیاں جمع کرتے ہیں پھر اندھیرے میں ہر شخص ایک ایک چابی اٹھالیتا ہے اب جس کار کی چابی جس آدمی کے ہاتھ آجائے وہ اس کار والی یا کار والے کی بیوی سے عیاشی کرے گا۔

4 Chick چک یعنی چوزہ، سولہ سترہ سال کی لڑکیاں جن سے اپنی بیوی کے علاوہ امریکی شوہر تعلقات قائم کرلیتا ہے اور ہنی مون کی یادگاریں مناتا رہتا ہے۔

5 Dating ڈیٹنگ (تنہائی کی آبادی)، لڑکے اور لڑکیاں آزادانہ طور پر ملتے ہیں اسے امریکی معاشرہ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس معاشرے میں ماں اپنی بیٹی کے لئے اس وقت اپنا بستر خالی کردیتی ہے جب اس کا آشنا اس سے ملنے آتا ہے اور خود یہ کہہ کر باہر چلی جاتی ہے Go On Pills یعنی مانع حمل گولیوں سے کام چلاؤ۔

6 Singles Clubs سنگلز کلب، جہاں امریکہ بوڑھے مرد اور عورتیں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کو پھانستے اور ان سے جنسی سکون حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

7 Sea Beach ساحل سمندر، یوں تو ساحل سمندر ہر روز آباد رہتے ہیں لیکن ہفتے اور اتوار کو ان کا نظارہ دیدنی ہوتا ہے خاص طور پر اگر سورج نکلا ہوا ہو تو یوں لگتا ہے گویا پورا شہر امنڈ آیا ہے یہاں مادر زاد ننگے ہونا اور ننگے رہنا فیشن ہے۔

8 Gays Clubs گیز کلب، جہاں مرد فاعل اور مفعول ہوتے ہیں اور عمل قوم لوط کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اپنے ان کارناموں کو فخریہ بیان کرتے ہیں واضح رہے کہ امریکہ (بلکہ اب تو تقریباً سارے ملکوں میں قانونی طور پر اور چوری چھپے) مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے شادی کر لینا قانونی طور پر جائز ہے بس ایک بانڈ Bond پر دستخط کرنے پڑتے ہیں جس میں شوہر کون ہوگا اور "بیوی" کون ہوگا۔ لکھنا پڑتا ہے۔

9 Nacked Clubs ننگوں کے کلب، ان کی حدود میں داخل ہوتے ہی لباس اتار کر رکھ دیا جاتا ہے اور مادر زاد ننگے ہو کر مرد اور عورتیں کھیلتے اور وقت گزارتے ہیں۔

10 Adult Book Shop یہ عریاں اور فحش لٹریچر کی دکانیں ہیں۔

11 Follies Theaters یہاں بلو پرنٹ اور فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔

12 Pint Houses یہاں پر لوگ آتے ہیں۔ اور ان کو سپلائی کی جانے والی لڑکیاں بنی Bunny کہلاتی ہیں۔ ایک بنی کلب کے تین ممبروں کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ ان کا لباس بکنی Bikni کہلاتا ہے۔ جس سے زیادہ عریاں لباس کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔

13 Menziz مینزز، جہاں لڑکیاں اپنے گاہکوں کے جسم کی مالش کرتی ہیں۔ جبکہ وہ مادر زاد ننگے ہوتے ہیں اس کے بعد بلیو باتھ یا گولڈن باتھ (غسل کی قسمیں) کا بندوست کیا جاتا ہے اور ایک غسل پر تقریباً دو سو ڈالر خرچ آتا ہے۔

شیطان کے ان اڈوں سے واپس آ کر کیا یہ لوگ حسد و رقابت انتظار و فراق، کرب و اضطراب اور امراض و آلام کے انگاروں پر نہیں لوٹتے؟

اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو پھر قتل و غارت، رقابت اغوا، خودکشی، طلاقوں کی بھرمار، حرامی بچوں کی پیدائش، جنون، اعصابی بیماریوں ان جلانے اندیشوں اور وسوسوں کی رفتار کیوں اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ہم قارئین سے پوچھتے ہیں کیا شیطان کے اس قسم کے اڈوں کے علاوہ عورت کو کھیل تماشا بنا لینے کے کئی اڈہ ان کے گرد و پیش میں موجود نہیں ہیں۔ جن میں سے کچھ پرائیویٹ اور چھپے ہوئے ہیں اور کچھ کھلے عام اور دوسروں کو دعوت دینے والے ہیں۔ اپنے وطن میں بھی اب یہ سب کچھ ہو رہا ہے جو نظام اسلامی نافذ کرنے کے لئے قائم ہوا تھا۔

Marfat.com

اب تو قاہرہ اور بیجنگ میں منعقد ہونے والی عورتوں کی کانفرنسوں میں پاس ہونے والی قراردادوں میں چند باتیں خاص طور پر شیطان کی زبردست کامیابی کی غماز ہیں۔ (۱) بچے پیدا کرنا عورت کا حق ہے اور اس میں شادی کرنے یا نہ کرنے کی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ (۲) اسقاط حمل عورت کا حق ہے وہ چپ چاپ یہ کام کر سکتی ہے۔ اور اسے روکنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ (۳) جنسی آزادی Freedom of Uterus عورت کا بنیادی حق ہے اس کے خلاف پابندی کوئی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

مشرقی بنگال کی ادیبہ تسلیمہ نسرین نے عورت کی جنسی آزادی کی علمبردار بن کر کتابیں لکھی ہیں لیکچر دیئے ہیں اور اپنے ملک میں مقدمات سے بچنے کے لئے وہ یورپ میں اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہے۔ اب چونکہ شیطان نے یہ نقارہ بجا دیا ہے اور دنیا کی چار ہزار خواتین نے قاہرہ اور بیجنگ میں شیطان کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے دینی آزادی کے دف سنبھال لئے تا کہ انہیں ہر جگہ ہر مجلس اور ہر گھر میں بجایا جائے اور ان عورتوں کو بھی دعوت دی جائے جو خاندانی منصوبہ بندی سے بھی بے خبر ہیں۔ دف کی یہ آواز بھی اب آہستہ آہستہ بلند ہوتی جائے گی حتیٰ کہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچے گی اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق ایسا وقت آجائے گا کہ لوگ سرعام زنا کریں گے اور کوئی کسی کو روکنے والا نہ ہو گا اگر کوئی شخص کچھ کہے گا بھی تو صرف یہ کہے گا کہ تم نے راستہ روک لیا ہے ذرا ہٹ کر کرتے تو اچھا ہوتا تا کہ گزرنے والوں کو انتظار نہ کرنا پڑتا۔

اس طرح شیطان اب ماڈرن ازم کو زیادہ رنگین اور وسیع کرنے کی فکر میں ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ نسل آدم اپنی غیرت اور حمیت کھو بیٹھی ہے اور جو لوگ ابھی تک پرانی ڈگر پر ڈٹے ہوئے ہیں ان کے آس پاس بھی اس ماڈرن ازم کی عفونت پہنچ رہی ہے کیونکہ آندھی جب چلتی ہے تو مکان کے کونوں کھدروں میں بھی اس کا اثر محسوس ہوتا ہے۔ اب کوئی قابل ذکر اجتماعی اور زوردار تحریک ایسی نہیں ہے جو اس ماڈرن ازم کے سیلاب کے آگے بند باندھ سکے۔ اور ہماری نئی نسل جس سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں وہ زیادہ ہی ماڈرن بن رہی ہے کیونکہ اسے اب ہر سہولت حاصل ہے۔ آپ اس کا اعتراف تو کریں گے کہ فحاشی و عریانی و عیاشی کا یہ سیلاب صرف ڈنڈے کے زور پر ہی رک سکتا ہے۔ اور ڈنڈا صرف حکومت چلا سکتی ہے۔ لیکن اس وقت حکومت جو کچھ حرکت کر رہی ہے اس سے یہ سیلاب نہیں رک سکتا۔ علماء کرام صرف کفر سازی میں مشغول ہیں یا فرقہ بندی کا پرچار کر رہے ہیں۔ اہل

Marfat.com

علم کا طبقہ بھی کوئی نمایاں خدمت سرانجام نہیں دے رہا ہے۔ آخر ہم لوگ کہاں جائیں؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آخر ہمارا انجام کیا ہوگا؟

اب عورتوں میں عالمی مقابلہ حسن کے ساتھ مردوں میں بھی مقابلہ حسن شروع ہوگیا ہے اور غالباً انہیں حسین ترین قرار دینے کا فیصلہ عورتیں کریں گی جو اس مقابلہ میں جج کا کردار ادا کریں گی۔

شیطان کا دوسرا بڑا اڈہ حصول دولت کی دوڑ کا میدان ہے۔ دولت ہر انسان چاہتا ہے اسلام بھی اس سے منع نہیں کرتا۔ لیکن اس نے کچھ حدود و قیود نافذ کی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ نہ حرام کمایا جائے نہ حرام خرچ کیا جائے۔ لیکن شیطان کئی صدیوں کی محنت کے بعد انسان کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگیا ہے کہ حلال اور حرام دونوں ہی انسان کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والی حدیں ہیں انہیں پھلانگ جاؤ اور خوب جی بھر دولت کماؤ خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہاتھ آئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اب دوسروں کی جائیداد پر قبضہ کرلینا کوئی معیوب بات نہیں سمجھی جاتی۔ شیطان نے حضرت انسان کو اب یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے نئے نئے طریقے سکھائے ہیں۔ اس لئے اب رشوت، چوری، ڈاکہ، قتل، چور بازاری، فراڈ، دھوکہ دہی، ذخیرہ اندوزی، بینکوں سے قرضہ لے کر واپس نہ کرنا۔ خود کو دیوالیہ قرار دے دینا، ہر بڑا آدمی یا عہدیدار بڑے سے بڑے جعل ساز سے بھی ایک قدم آگے ہے ان کی خفیہ کارگزاریوں کا اگر آپ حال معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو آپ کو حیرت ہوگی کہ ان کی فضول خرچیاں، ٹھاٹ باٹ، رعب و داب، اقدار حیات، نام و نمود اور شہرت کیوں عروج پر ہیں۔ اس لئے کہ "مال حرام بود و بجائے حرام رفت" والی بات ہے۔ دولت کی اس دوڑ میں حکومتیں سب سے آگے ہیں۔ ایک دوسرے ملک کے ذرائع آمدن، تیل، معدنیات، مصنوعات، فصلیں اور ایسی ہی دوسری چیزوں کی چمک انہیں دعوت دے رہی ہے کہ آگے بڑھو اور ان پر قبضہ کرلو۔ اب تو دن دیہاڑے ڈاکو گھروں میں گھس جاتے ہیں اور کلاشنکوف کے بل پر تمام زیورات اور نقد لوٹ لیتے ہیں رات کو یہ کام کرنے والے عورتوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی کا دھندہ بھی کرتے ہیں۔ یعنی دولت اب مقصد حیات بن کر رہ گئی ہے اور شیطان اپنی ٹیم کو گرم رکھے ہوئے ہیں تا کہ جو لوگ ابھی تک دولت کی چمک سے محروم ہیں انہیں آگے بڑھایا جائے۔

لیکن اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

"اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، مال و جان کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کرکے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب

Marfat.com

کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایت ہوگی۔ اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رہ ہیں۔ (البقرہ ۱۵۵۔۱۵۷)

آخر میں چند اشعار حاضر ہیں۔ جو اس موقع کی مناسبت سے بہت موزوں ہیں۔

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن
غریبوں سے لپٹ جاتی ہے دنیا فکر نان ہو کر
امیروں کے مقابل ہوتی ہے حسن بتان ہو کر
غوطے تو لگائے زمزم میں اور غرق ہیں حب دنیا میں
پانی نے بدن کو پاک کیا اب جان کو طاہر کون کرے

شیطان نے چند اور مشاغل کو موجودہ نسل پر مسلط کرکے اسے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ ان مشاغل میں زیادہ نمایاں، موسیقی، مصوری، رقص، ڈرامہ، آزاد معاشرہ، سوانپ Swanp یعنی بیوی بدل ماحول ہیں۔ پہلے تو لوگ دوسروں کی بیویوں کے ساتھ رقص ہی کرتے تھے لیکن اب چند دنوں کے لئے ایک دوسرے سے اپنی اپنی بیویوں کو بدل لیتے ہیں تا کہ زندگی میں تنوع پیدا ہو۔ یہ طریقہ یورپ میں خاص طور پر بہت مقبول ہے۔

ان مشاغل میں حسن کے مقابلے، جوئے کے اڈے، شراب خانے، اوپرا، ڈانسنگ ہال، نشے کے اڈے، سیر و تفریح، نوجوانوں کے لئے Youth Festivals جہاں جوانیاں اپنی جولانیاں دکھاتی ہیں۔

راحت یعنی Relaxation حاصل کرنے اور اوقات فرصت Leisure Time کو گزارنے کے لئے نت نئے طریقے ایجاد کئے جا رہے ہیں جنہیں دیکھ دیکھ کر اب تو خود شیطان بھی حیران ہو رہا ہے کہ میرا سدھایا ہوا انسان اب تو میرے بھی کان کاٹنے لگ گیا ہے۔ حالانکہ اسلام نے لمحات فرصت کو گزارنے اور راحت حاصل کرنے کے لئے جو اصول بتایا ہے وہ یہ ہے کہ

"جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ اور اپنے رب ہی کی طرف راغب رہو۔"

اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ غم اور مشکل میں نماز اور صبر سے مدد حاصل کرو۔ یعنی نماز اور صبر سے ساری کلفتیں دور ہو جاتی ہیں۔

اللہ پاک نے لغو مشاغل اور شیطانی کاموں سے انسان کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

Marfat.com

"لوگوں کے لئے مرغوبات نفس، عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر چیدہ چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں گو یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔

حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے۔ (آل عمران ۱۴)

شیطانی مشاغل میں سے ایک مشغلہ نشہ بازی بھی ہے۔

اپنی شامت اعمال کا مارا آدمی جب سکون کی تلاش میں دولت، عورت اور جدیدیت وغیرہ کے ہاتھوں میں کھیلنے کے باوجود بھی محروم و مہجور ہی رہتا ہے تو پھر شیطان اسے نشے کی چاٹ لگا دیتا ہے۔ اب افیون، گانجا، چرس، بھنگ اور شراب وغیرہ پرانے وقتوں کی یادگار کے طور پر باقی ہیں۔ کیونکہ مقبولیت عامہ کا علم ہیروئن کے ہاتھ میں ہے جس کے رسیا لڑکے اور لڑکیاں گھر سے چوری کر کے کوئی نہ کوئی چیز اٹھا لاتے ہیں اور انہیں بیچ کر نشہ پورا کرتے ہیں لیکن جب یہ حربہ ناکام ہو جاتا ہے تو شیطان انہیں سکھاتا ہے کہ اب تم اپنی عزت اور عصمت کا سودا کر لو۔ لیکن نشہ نہ چھوڑو۔ چنانچہ عزت اور عصمت کے سودے چھپے اور کھلے عام ہوتے ہیں۔

اب نشہ بازی کے اڈے بڑے بڑے بنگلے بن گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بنگلوں، کوٹھیوں، کلبوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، تفریح گاہوں اور مختلف کلچرل سینٹروں میں منشیات کی انتہائی ترقی یافتہ صورتیں دستیاب ہیں۔ بلکہ اب صرف یہی جگہیں منشیات کے مراکز نہیں ہیں۔ بلکہ بیسیوں آماجگاہیں معرض وجود میں آ گئی ہیں حالانکہ منشیات کے کثرت استعمال نے نسل آدم کو اس قدر مفلوج اور مخبوط الحواس بنا دیا ہے کہ اسے نیند سکون اور نشے کی گولیوں کے بغیر زندہ رہنا دشوار ہو گیا ہے۔ عیاشی کا جنون، پاگل خانوں کی بہتات، خودکشی کی بڑھتی ہوئی وارداتیں، عالمگیر توڑ پھوڑ، دواؤں کی بھرمار، اسپشلسٹوں کے کلینک مہلک بیماریاں اور جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار یہ سب دولت، عورت اور منشیات کے مارے ہوئے لوگوں کی نحوست اور بدبختی کا نتیجہ ہیں۔

وطن عزیز بھی شیطان کی ان تمام تیروں کا ہدف ہے جہاں اس کا کوئی نشانہ خطا نہیں جاتا۔ اس لئے اب ہر سمجھدار اور حساس آدمی کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ اپنی اولادوں کو شیطان کی اس تیر اندازی سے کس طرح بچایا جائے کیونکہ اکیلا آدمی پورے معاشرے سے جنگ نہیں کر سکتا جبکہ شیطانی اور طاغوتی قوتیں اس کی مدد ہر وقت مستعد ہیں کاش لوگ شیطان کے تیروں کی چبھن محسوس کریں اور اللہ پاک کے فرمان کو یاد رکھیں۔

"یہ شیطان لوگوں کو وعدوں کے سبز باغ دکھائے گا، انہیں تمناؤں اور آرزوؤں میں گرفتار کرے گا، مگر سمجھ لو شیطان کے سارے وعدے اور یہ سبز باغ دھوکے کی ٹٹی سے زیادہ نہ ہوں گے۔" (النساء ۱۲۰)

Marfat.com

حکمت کی باتیں

اللہ پاک نے سورہ الاحزاب کی آیات 41 تا 42 میں ارشاد فرمایا ہے۔

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو، وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تا کہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لئے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔"

اللہ پاک فرماتا ہے۔

میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور زبان بن جاتا ہوں۔ پھر وہ جو کچھ بھی سنتا، دیکھتا، بولتا اور چھوتا ہے۔ سب میرے لئے اور میرے ذریعہ سے کرتا ہے۔

انسان کی نظر شیطان کا ایک زہر آلود تیر ہے جس نے اس کو نامحرم سے بچایا اللہ تعالیٰ اس کے ایمان میں ایسی لذت پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کا دل مالا مال ہو جاتا ہے۔

اللہ نے قلوب کو اس وصف پر پیدا فرمایا ہے کہ جو ان پر احسان کرتا ہے وہ لازماً اس کی طرف محبت سے مائل ہوتے ہیں۔ مجھے اس دل پر تعجب ہوتا ہے جو خداوند تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا محسن نہیں دیکھتا پھر وہ کیسے پورے کا پورا اس کی طرف نہیں جھک پڑتا۔

جس کی خوشی اللہ کے سوا کسی اور کے ساتھ ہو، وہ جان لے کہ اس کی خوشی اسے ہیشگی کا غم ورثہ میں چھوڑنے والی ہے اور جس شخص کی محبت اپنے رب کی نوکری اور ملازمت کے سوا کسی دوسری شے سے ہو تو وہ جان لے کہ اس کی محبت اسے ہیشگی کی وحشت اور پریشانی کا ورثہ

Marfat.com

دینے والی ہے کیونکہ حق تعالیٰ کے سوا جس کے ساتھ بھی وہ مسرور ہے اور محبت رکھتا ہے، وہ سب فانی ہے اور فنا ہو جانے کے بعد وہ اس کے لئے ہمیشگی کے غم، وحشت اور پریشانی کے سوا کچھ اور اپنے پیچھے نہ چھوڑیں گے۔ پس دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی خدا کے ساتھ خوش رہنے کی عادت اور اس کی خدمت و ملازمت کے ساتھ انس و محبت پیدا کرے کیونکہ ہمیشگی اسی میں ہے۔

ذکر لسانی وہی معتبر ہے جس کے ساتھ دل میں بھی اللہ کی یاد موجود ہو لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اگر کوئی شخص زبان سے ذکر و تسبیح میں مشغول ہو مگر اس کا دل حاضر نہ ہو اور ذکر میں نہ لگے تو وہ بھی فائدے سے خالی نہیں کیونکہ ثواب تو ہو گا۔

دین میں سچائی خدا کی تلوار ہے جس چیز پر یہ پڑتی ہے، اسے کاٹ کر رکھ دیتی ہے گویا سچائی وہ چیز ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی اور دنیا کی سب سے بڑی سچائی خدا کی توحید اور اس کی معرفت ہے جب یہ آدمی کے دل میں داخل ہو جاتی ہے تو دوسری ہر محبت، دوسرے سب تعلق اور ساری مخلوق کی قدر و منزلت کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ذکر کی بدولت جب انسان کا یقین توحید پر کامل ہو جاتا ہے اور آفاق و انفس میں خالق اکبر کی آیات کا مشاہدہ اس میں عبودیت کی روح پھونک دیتا ہے تو آدمی اشاعت اسلام اور قیام حکومت الٰہیہ کے لئے میدان عمل میں نکل آتا ہے کیونکہ تزکیہ نفس کے بغیر اسی قدر اہم اور ارفع مقصد کی جانب قدم اٹھانا دوبھر ہو جاتا ہے۔ توحید پر کامل یقین کے لئے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر اور اس کے معنوں میں غور کرنا بھی بہترین اثرات پیدا کرتا ہے۔

گناہ بالعموم خلوت و تنہائی میں یا ہم پیالہ و ہم نوالہ دوستوں کی موجودگی میں ہی کیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں ضمیر اس پر متنبہ کرتا ہے لیکن اگر آدمی اس کی آواز کو درخور اعتنا نہ سمجھے بلکہ شیطان کی اکساہٹ اور ترغیب کے زیر اثر گناہ کرتے کرتے اس پر دلیر ہو جائے یعنی مجسم شیطان بن جائے اور اسے ندامت یا جھجک محسوس نہ ہو تو قلب بیمار ہو جاتا ہے، گناہوں کی سیاہی اس پر چھا جاتی ہے اور عقل اسے کوئی مشورہ نہیں دیتی بلکہ خاموش تماشائی بن کر دیکھتی رہتی ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اب تک اس نے جتنے بھی مشورے دیئے تھے، سب رد کر دیئے گئے ہیں۔ وہ کچھ عرصہ تک سمجھاتی ڈراتی اور برے انجام سے متنبہ کرتی رہتی ہے لیکن جب اس کی ہر بات رد کر دی جاتی ہے تو پھر نفس کو تاسف سے دیکھتی رہتی ہے کہ یہ اچھا نہیں کر رہا ہے۔ یہ منزل (Stage) اس کے مجسم شیطان ہو جانے کی ہوتی ہے۔ اس منزل میں اس کی دوستی شیطان سے گہری اور مستحکم ہو جاتی ہے اور وہ شیطان کا ادنیٰ سا کارندہ بن کر دنیا میں فتنہ

Marfat.com

وفساد کی آگ بھڑکاتا اور جہنم کی طرف قدم بڑھاتا رہتا ہے۔ وہ نیکی اور اچھائی کو مذاق سمجھتا ہے اور ظلم و ستم کرنا اس کا مشغلہ بن جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا یا اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ دہشت گرد جو مجسم شیطان ہوتے ہیں کس طرح لوٹتے، قتل کرتے اور انسانی لاشوں کو مسخ کرتے ہیں اور اس پر قہقہے لگاتے اور ناچتے ہیں۔ انہیں ذرہ بھر رحم نہیں آتا آہ و فغاں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ شیطان کا ناچ ہے جس میں یہ لوگ بڑے ذوق شوق اور جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"تیری خوش نصیبی یہ ہے کہ جب تو مرے تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔"

جو شخص زندگی بھر اللہ اللہ کی پریکٹس کرتا رہتا ہے اور اللہ کے احکامات پر خلوص دل اور سوز و گداز سے عمل کرتا ہے اس کے لئے زندگی کے آخری لمحات میں اللہ اللہ پکارنا اس لئے آسان ہو جاتا ہے کہ یہ ذکر اس کے بدن کی نس نس میں سرایت کر چکا ہوتا ہے لیکن جس نے زندگی میں اپنے خالق سے محبت نہ کی اور اس کے نام کو قلب میں جگہ نہ دی نہ ہی زبان سے اس کی تسبیح کی۔ اسے آخری وقت میں بھی اللہ اللہ کی یاد نہ آئے گی بلکہ وہ بیوی بچے، مال و دولت اور محلات کو یاد کرے گا جن کی محبت اس کے قلب و جگر میں راسخ ہو چکی ہوتی ہے حالانکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کا لازمی نتیجہ یہ یقین ہے کہ کوئی چیز نہ میری ملکیت ہے، نہ کسی دوسرے کی بلکہ سب کچھ اللہ جل شانہ کی ملکیت ہے اور اس یقین کی بدولت کسی چیز کے مل جانے کی خوشی اور جاتے رہنے کا غم اثر انداز نہیں ہو سکتا، اسی کیفیت کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر استقامت دکھائی انہیں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔"

(الاحقاف 13)

لیکن اس کیفیت کو حاصل کرنے کے لئے حلال کمائی اور ذکر الٰہی دونوں ضروری ہیں۔ ان کے بغیر اس کا تصور بھی ناممکن ہے کیونکہ یہ واردات ہے مشاہدہ نہیں ہے جس طرح ایک نابالغ بچہ جنسی اختلاط کی لذت کو نہیں سمجھ سکتا نہ محسوس کر سکتا ہے اسی طرح جو لوگ ذکر الٰہی کے لئے محنت نہیں کرنا چاہتے وہ اس کی لذت سے ناآشنا ہی رہتے ہیں کیونکہ اس راہ میں یہ حالت ہو جاتی ہے:

شب تاریک و بیم موج و گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکسار ان ساحل ہا

Marfat.com

اللہ پاک نے جو فرمایا ہے کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا تو اس کے نتیجہ میں جو شخص خدا کو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے ہر وقت یاد رکھتا ہے جس کے اعمال، اقوال اور افعال میں اللہ پاک کی یاد کی خوشبو رچ بس جاتی ہے۔ اسے اللہ پاک کس طرح فراموش کر سکتا ہے وہ تو نہ یاد رکھنے والوں کا بھی رب اور مالک ہے اور ان کے انتظار میں اس طرح رہتا ہے جس طرح گڈریا اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ کے انتظار میں ہوتا ہے اور فاذکرونی تو ایسا اعلان ہے جو خنک و شیریں پانی کے بہنے والے چشمے کی مانند ہے جس سے سرکشوں، باغیوں، نافرمانوں اور گمراہوں کی پیاسی اور بھولی بھٹکی روحیں جب چاہیں سیراب ہو سکتی ہیں۔ جو اللہ کو یاد رکھتا ہے اس کا ذکر تو اللہ پاک فرشتوں میں کرتا ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا اللہ اسے بھٹکنے اور برباد ہونے کے لئے چھوڑ دے گا۔ اس کی چشم محبت ہر حال میں اپنے یاد کرنے والے کو دیکھتی اور اس کی حفاظت فرماتی ہے۔ جب بندے کے دل میں یہ احساس راسخ ہو جاتا ہے کہ میرا مالک اور ۱
خالق مجھے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے ہر وقت محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ میری پرورش اور حفاظت کرتا ہے تو پھر بندے کو نہ بھوک پیاس کا غم ہوتا ہے نہ دکھ درد کی فکر، نہ پریشانیاں اسے بددل کر سکتی ہیں، نہ سختیاں اور صعوبتیں اس کی کمر توڑ سکتی ہیں، نہ وہ کسی کے دروازہ پر جھکتا ہے نہ اسے کسی دوسرے کی پرواہ ہوتی ہے۔ اللہ پاک تو اپنے بھولنے والوں کا بھی انتظار کرتا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔

"اے نبی ﷺ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا وہ تو غفور الرحیم ہے۔"

(الزمر 53)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا تھا۔

"تم میں سے کون ایسا آدمی ہے جس کے پاس سو بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک کھو جائے تو ننانوے کو بیابان میں چھوڑ کر اس کھوئی ہوئی کو جب تک وہ مل نہ جائے ڈھونڈتا نہ رہے؟ پھر جب مل جاتی ہے تو وہ خوش ہو کر اسے کندھے پر اٹھا لیتا ہے اور گھر پہنچ کر دوستوں اور پڑوسیوں کو بلاتا اور کہتا ہے کہ میرے ساتھ خوشی کرو کیونکہ میری کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس طرح ننانوے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے۔ ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔"

ایسا محبوب جس کی طلب میں تکلیفیں راحتوں میں تبدیل ہو جائیں اور زہر بھی قند معلوم

Marfat.com

ہو وہ صرف اللہ جل شانہ کی ذات پاک ہے جس کی محبت کسی نقطہ پر پہنچ کر ختم نہیں ہو سکتی بلکہ چاہنے والے کو دم واپسیں تک ایسا سرور بخشتی ہے کہ چمنستان حیات کا ذرہ ذرہ اور گوشہ گوشہ تابناک نظر آنے لگتا ہے۔ محبوب کے ذکر میں بڑی لذت ہے اس کی باتوں میں بڑا کیف ہے، اس کی یاد میں بڑا سکون ہے اور یہی بات خود اس محبوب ازلی نے بتائی ہے کہ میرے ذکر سے تم کو اطمینان قلب نصیب ہو گا۔

اللہ دن میں کئی ہزار بار تمہارے دل کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ دل اس کی طرف رجوع کرتا ہے یا نہیں؟ اگر تمہارا دل ایک منٹ کے لئے بھی خدا کی طرف رجوع کرے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو اپنا آئینہ بنالیتا ہے اور اپنی تمام نعمتوں کو تم پر نچھاور کرتا ہے۔

بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو جو کچھ پہلے سے وہاں موجود ہوتا ہے، اس کو تہ و بالا کر دیتے ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ معرفت کا بادشاہ (الہام) کسی دل کی بستی میں فاتحانہ داخل ہو اور پھر بھی اس کے منافی کوئی چیز اس بستی میں باقی رہ جائے۔ ایسی سب چیزوں کی ولایت اور حکمرانی وہاں سے لازماً ختم ہو جائے گی ایمان کے فاتحانہ داخلہ کے بعد تو ایسا دل جو کچھ دیکھتا، سنتا، سوچتا اور کرتا ہے۔ سب امر الٰہی کے دائرہ کے اندر ہوتا ہے خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں:

آپ سنواریں تے میں ملاں تے میں ملیاں سکھ ہو
جے توں فریدا میرا ہو رہیں تے سب جگ تیرا ہو

جس طرح مہمان کے آنے سے پہلے مکان کی صفائی کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ وہاں اس کا دشمن موجود نہ ہو۔ اسی طرح دل کو حرص و ہوا اور شیطانی خواہشات سے پاک کرنا بھی ضروری ہے تا کہ وہاں تجلیات الٰہی کا نزول ہو سکے۔

انسان کائنات کا جس قدر وسیع مطالعہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احساس اور اس کی عظمت و جلال کا تاثر اس کے دل پر اسی قدر قوی ہوتا چلا جائے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں، ان ہوش مند لوگوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی ساخت میں غور، فکر کرتے ہیں اور وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں۔

پروردگار یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے تو پاک ہے اس سے کہ عبث (فضول) کام کرے۔

پس اے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ تو نے جسے دوزخ میں ڈالا، اسے

Marfat.com

درحقیقت بڑی ذلت و رسوائی میں ڈال دیا اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔"

(آل عمران 190-193)

ذکر ہو یا دعا دونوں دل کی گہرائیوں سے اسی صورت میں پھوٹتے ہیں جب آفاق و انفس پر غور و فکر کیا جائے۔ اس سے اللہ کی عظمت اور محبت دل پر نقش ہو جاتی ہے اور راحت و سکون کی کلیاں چٹکنے لگتی ہیں۔

Marfat.com

دعا

شیطان کی اکسائیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا
جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ضرور ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

شیطان کے دوست اول تو دعا ہی نہیں مانگتے اور اگر کبھی دعا مانگتے بھی ہیں تو اپنے برے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیابی کی دعا مانگتے ہیں مثلاً چور جب چوری کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو کہتا ہے یا اللہ مجھے کامیابی عطا کر میں خوب مال لے کر واپس لوٹوں۔ اس طرح باقی جرائم پیشہ لوگ جو دراصل شیطان کے پکے اور سچے دوست ہوتے ہیں۔ اسی قسم کی دعائیں مانگا کرتے ہیں حالانکہ حرام کام کی دعا کرنا بذات خود ایک گناہ ہے جس کی سزا لازمی ملے گی۔

دعائیں نیک ہوں اور ان کے ساتھ دلی اضطراب ہو تو انشاء اللہ بہت جلد قبول ہو جائیں گی۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کیا یا حضرت میرا بچہ عرصہ سے گم ہے۔ آپ دعا فرمائیں میرا بچہ واپس آجائے آپ نے دعا کی اور وہ چلی گئی لیکن چند روز کے بعد پھر آئی اور پھر دعا کرانے کے بعد چلی گئی پھر تیسری دفعہ آئی اور آپ کے سامنے بیٹھ کر رونے اور عاجزی کرنے لگی وہ روتی جاتی تھی اور بار بار کہتی تھی۔ خدا کی قسم اب میرے دل میں صبر و تحمل کی ذرہ بھی طاقت نہیں رہی ہے، میں مری جا رہی ہوں۔ خدا کے لئے میرے بچے کو پہنچا دیجئے۔ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ تمہارا بچہ تمہارے گھر میں بیٹھا ہے۔ جب وہ گھر پہنچی تو اس کا بچہ وہاں موجود تھا۔ دوسرے دن وہ بچے کا ہاتھ پکڑ کر دربار میں اظہار تشکر کے لئے حاضر ہوئی۔ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں نے پوچھا۔

Marfat.com

''حضرت پہلی اور دوسری بار آپ نے دعا کی وہ قبول نہیں ہوئی لیکن تیسری بار آپ نے دعا کے بغیر ہی فرمایا جاؤ تمہارا بچہ تمہارے گھر میں بیٹھا ہے' یہ کیا راز ہے؟'' آپ نے فرمایا قرآن مجید میں سورہ النحل کی آیت نمبر26 میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے۔

''کون ہے جو مضطر کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں سختیوں سے نجات دیتا ہے۔''

میں تو اس بچے کے لئے بے چین و مضطر نہ تھا اور اس عورت کے دل میں بھی اس درجہ بے چینی نہ تھی کہ اضطراب کی کیفیت صادق آتی۔ اس لئے دعا کارگر نہ ہوئی۔ تیسری مرتبہ جب وہ رونے لگی اور اس کے ظاہر و باطن سے اضطراری کیفیت ظاہر ہوئی تو میں نے سمجھ لیا کہ اسی آیت کے ظہور کا وقت آگیا ہے اور اس آیت کے اعتقاد ہی کی بنا پر میں نے حکم لگایا کہ جاؤ تمہارا بچہ گھر آگیا ہے۔

دعا کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے حمد باری تعالیٰ کرے پھر حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجے' اس کے بعد دعا کرے اور دعا کے آخر میں پھر درود و سلام کا اہتمام کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے قرآن مجید میں بہت سی دعاؤں کا ذکر کیا ہے تا کہ انسان یہ سمجھ سکے کہ اسے کیا مانگنا ہے اور کس طرح مانگنا ہے۔ یہ دعائیں خیر و برکت کا خزانہ ہیں۔ دعا کرتے وقت جب انسان عجز و انکساری کا پیکر بن جاتا ہے تو خدا کی رحمتوں کے خزانے وا ہو جاتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ ہر بات کا جواب دے رہا ہے جیسے دل پر الہام وارد ہو رہا ہے جیسے دنیا بھر کا سکون سمٹ کر اس کے دل میں جمع ہو گیا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

Marfat.com

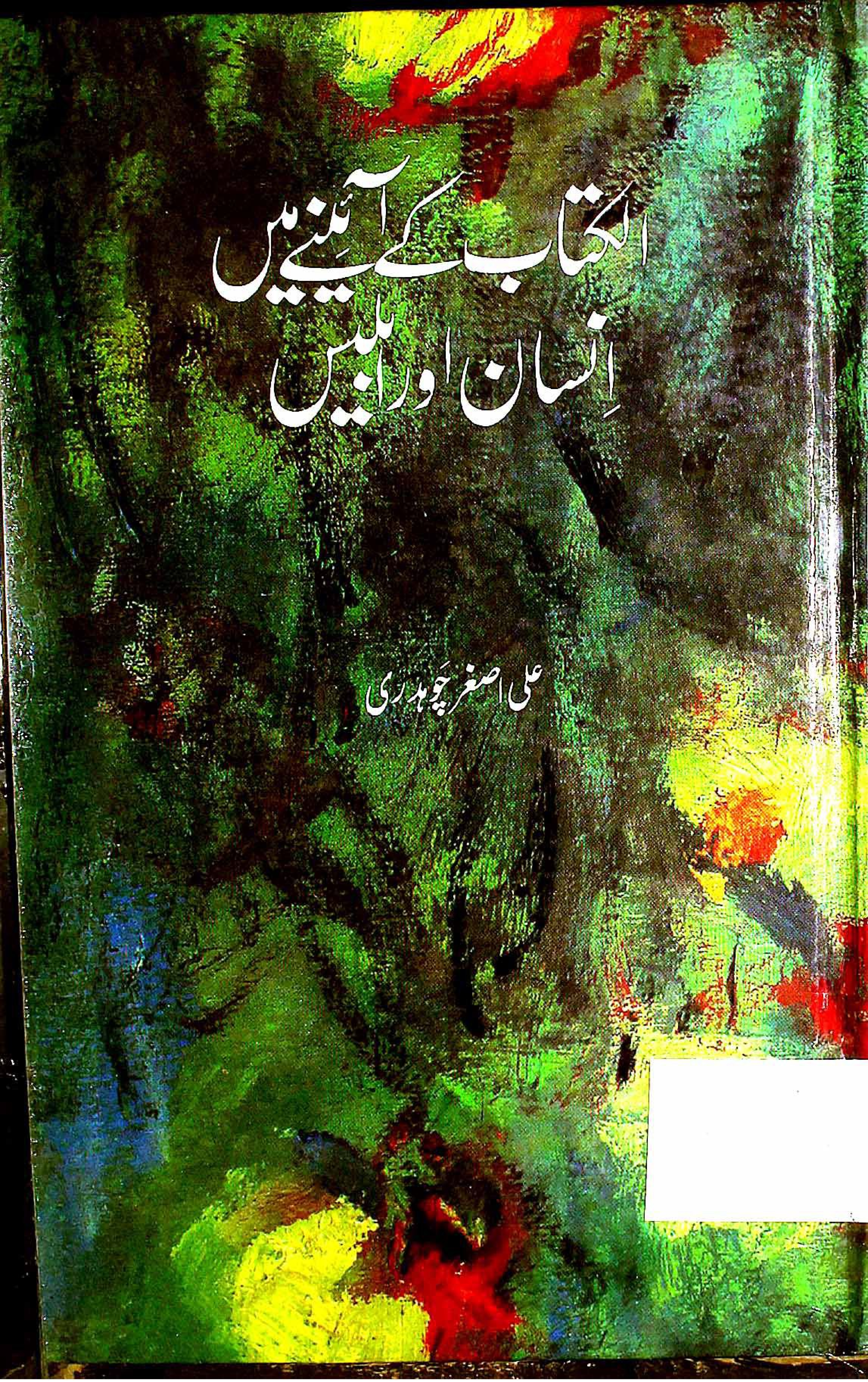

Marfat.com